



بانٹوا میمن خدمت کمیٹی (رجسٹرڈ) کراچی کے حسب ذیل چار عہدوں پر بلا مقابلہ
نو منتخب معزز عہدیداران صاحبان برائے مدت 2020 - 2023ء



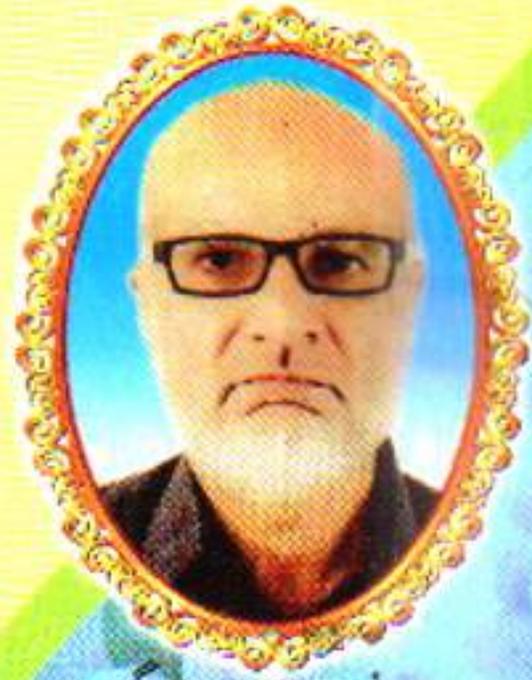
جناب محمد اقبال عبداللہ اباحسین نی نی
نائب صدر



جناب محمد حنیف حامی قاسم مچھیارا کھانانی
صدر



جناب محمد ہارون عبدالکھور محمد کوٹایا
جوائنٹ سیکریٹری



جناب محمد یونس عبدالستار ایدھی بکرا
اعزازی جنرل سیکریٹری



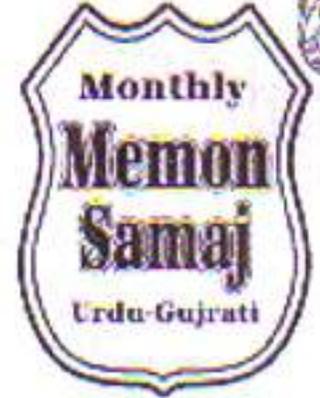
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
تَحْمِیْلًا وَفِضْلًا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْكَرِیْمِ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے

سورۃ الملک - پارہ ۲۹ - آیت ۱

بانتوا میمن جماعت کاتر جمان



اردو - گجراتی

انور حاجی قاسم محمد کارپڑیا

مدیر اعزازی

عبدالجبار علی محمد بدو

پبلشر

فی شماره: 50 روپے

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیئرن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

جنوری 2021ء

جمادی الثانی 1442ھ

شماره: 01

جلد: 66



021-32768214

021-32728397

Website : www.bmjr.net

E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

زیر نگرانی

بانتوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانتوا میمن جماعت خانہ، محلہ نور ہاکی حاجیانی اسکول، ایچ ٹی، خان روڈ، نزد درجہ پبلشر، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ادارہ



بانٹو ایمین برادری خدمت خلق اور صحت عامہ کی طرف گامزن

انسان کی خدمت ہر مذہب میں عبادت قرار دی گئی ہے اور خاص کر اسلام میں تو اس کی اہمیت بہت زیادہ بیان کی جاتی ہے۔ خاص طور سے ایسے لوگوں کی خدمت کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے جنہیں آپ جانتے نہ ہوں بلکہ محض انسانی تعشق کی بنیاد پر دوسروں کے کام آئیں اور ان کے دکھ درد دور کریں۔

ایسی خدمت جس کے بدلے خدمت لینے والے سے کوئی فائدہ اٹھایا جائے کوئی خدمت نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک سودا ہوتا ہے کہ تم ہمارا کام کرو، ہم تمہارا کام کریں مگر الحمد للہ ابھی اس دنیا میں ایسے بے لوث لوگ موجود ہیں جو مخصوص خدمت کے اصل جذبے کو سمجھتے ہیں اور کسی لابی یا غرض کے بغیر دوسروں کے کام آتے ہیں۔ اگر مبین برادری کی خدمات کا جائزہ لیا جائے تو نہ جانے کتنے صفحات بھر جائیں گے عمران خدمات کا ذکر مکمل رہے گا۔ دنیا کے ہر ملک میں اس مبین قوم کے افراد امن پسند، صلح پسند اور انسانیت کی ہمدردی اور وطن سے محبت کے حوالے سے پہچانے جاتے ہیں۔ کس کس کا نام لیا جائے؟ نہ جانے کتنے مبین رہنما انسانیت کی فلاح و بہبود کے بعد خود تو دنیا سے چلے گئے عمران کی یاد گاریں اب بھی موجود ہیں اسی لیے وہ بے نام و نشان نہیں ہوئے۔

مبین برادری کے افراد اسلام اور بزرگان دین سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دنیا کے جس گوشے میں بھی گئے، وہاں دین کو پھیلاتے رہے، مدارس و مساجد قائم کرتے رہے۔ ان کو ہمیشہ یاد رکھنے کا سامان کرتے رہے۔ تحریک پاکستان میں مبینوں اور بانٹو کے مبینوں نے جس سرگرمی سے کام کیا، اس کی مثال تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ ہندوؤں کے درمیان رہتے ہوئے بھی اس بانٹو مبین برادری کے مخیر حضرات نے اپنی مالی سپورٹ سے پاکستان کے قیام کو ممکن بنایا۔ مسلم لیگ اور قائد اعظم کی ہر طرح سے مدد کی۔ سیٹھ حسین قاسم دادا اور مراد مبینی حاجی داؤد وغیر مخیر حضرات نے تو قائد اعظم کو بلیک چیک تک پیش کیا تھا۔ اور نٹ ایگزوز (پنی آئی اے) کے قیام سے پاکستان کی معیشت کو مضبوط کیا گیا تھا۔ نہ صرف قیام پاکستان کے وقت مبینوں نے اپنا کردار ادا کیا بلکہ آج تک کر رہے ہیں۔ اگر مبین برادری کو پاکستان کی معیشت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

اس بات کا اعتراف ابتدائی رہنماؤں سے لے کر آج تک ہر دور میں ہر پاکستانی رہنماؤں نے کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ الحمد للہ آج

پوری دنیا میں میمن برادری ہے اور دنیا کے تقریباً 42 سب ملکوں میں یہ حضرات نہ صرف رہتے بستے ہیں بلکہ ہر جگہ کو معاشی طور پر مستحکم کرتے چلے جا رہے ہیں اور انسانی خدمات کا کوئی میدان خالی نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ بلاشبہ اس بات کا سارا کریڈٹ میمن قوم کے قائدین کو جاتا ہے جنہوں نے اپنی قوم کی اس انداز سے تربیت کی کہ وہ آج تک عالم انسانیت میں امن و محبت اور خدمتِ خلق کی علامت بنی ہوئی ہے۔ عوامی خدمت اور انسانی فلاح و بہبود کے میدانوں میں صدیوں سے اس برادری کا نام نمایاں ہے۔ اسکول، کالج، اسپتال، بچہ خانے، انڈسٹریل ہوم، ڈسپنسریاں، دارالامان، دارالاطفال، کمیونٹی سینٹرز، جماعت خانے، فلاحی مراکز، کمپلیکس، مسافر خانے کیا کیا اس برادری نے قائم نہیں کئے۔ پھر یتیموں، یتیموں، بیواؤں، پسماندہ، نادار، بے روزگار، مفلس غرض ہر طرح سے معاشرتی طور پر کمزور لوگوں کی کفالت، کس کس چیز کا ذکر کیا جائے، سب کچھ ہے بہت کچھ کیا ہے اور بہت کچھ کرنا ہے۔

اپنی برادری کو میں خوش قسمت برادری کہوں گا جس کے ہر فرد کو قدرت نے خصوصی جذبہ ہمدردی سے نوازا ہے اور ہر ایک کے دل میں انسانیت سے پیار کو رکھ دیا ہے۔ یہ اس برادری کا فخر بھی ہے، اس کی شان بھی اور اس کا اعزاز بھی۔ ہمیں اس توفیق الہی پر اپنے اللہ کے حضور سجد و شکر ادا کرنا چاہیے۔ انسانی خدمت کی توفیق اللہ تعالیٰ ہر ایک کو نہیں دیتا بلکہ یہ خوبی تو وہ کسی کسی کو ہی دیتا ہے اور ایسا خوش قسمت انسان اپنے پروردگار کا شکر ادا کرے کہ مالکِ حقیقی نے اسے خدمتِ انسانی کے لیے چنا۔ بے شک! یہ بہت بڑا اعزاز ہے جس پر ہر خدمت گزار کو فخر کرنا چاہیے۔

اپنی بانٹو امین جماعت نے گھروں میں ہونے والی رنجشوں (گھریلو تنازعات) ختم کرنے کے لیے بھی منصوبہ بندی کی اور نہ جانے کتنے گھروں کو فونے سے بچالیا۔ اس جماعت نے چھوٹے تا بڑوں کو چھوٹے قرضے فراہم کر کے ان کی تجارتی حیثیت مستحکم کی تو ساتھ ہی مستحق طالب علموں کو اسکالرشپس دے کر ان کے لیے اعلیٰ تعلیم کی راہ ہموار کی۔ اس جماعت کی سرپرستی میں اسکول اور کالج تک چلائے جا رہے ہیں صرف یہی نہیں اسکولوں، کالجوں اور مدرسوں کے کامیاب طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کرنا نہیں انعامات و اعزازات سے نوازا بھی اس جماعت کا طرفہ امتیاز رہا ہے۔

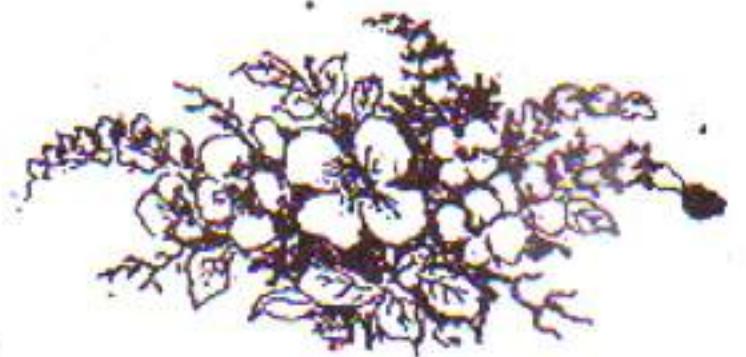
بانٹو امین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی نے بانٹو امین برادری کی خواتین کی بہبود ان کی رہنمائی اور ان کی مدد کے لیے بھی متعدد اقدامات کیے شاید یہ اس جماعت کی شبانہ روز کوششیں ہی ہیں جن کے باعث بانٹو امین برادری مسلسل ترقی کر رہی ہے اور اس کے افراد کی خوشحالی کا سفر برابر جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جاری رہے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اپنی برادری کو ہمیشہ ہی مخلص قیادت ملی جس نے اپنی ذات کو فراموش کر کے اور اس کے عہدہ داران نے اپنے آپ کو بھلا کر اپنی برادری کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لیے کام کیے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت مسلسل روشن و تابندہ منزلوں کی طرف بڑھ رہی ہے۔

ادنیٰ خادم

نیک خواہشات اور پر غلوس دعاؤں کا طالب

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی





ان کے باتوں میں

کون سی باتیں

ہوں۔ ان پر اس وقت غور کرو جب وہ تمہارا ساتھ چھوڑ رہی ہوں۔

(ارسطو)

ہذا لوگوں کو ہر وہ بات سیکھنی چاہیے جس کے نہ جاننے سے شرمندگی حاصل ہوتی ہو۔ (افلاطون)

ہذا اگر تمہارے پاس دو پیسے ہیں تو ایک روٹی اور دوسرے کے پھول لے لو۔ روٹی تمہاری بھوک ختم کر دے گی اور پھول تمہیں جینا سکھادیں گے۔ (بقراط)

ہذا مسکراہٹ روح کا دروازہ کھول دیتی ہے۔ (الہیرونی)

ہذا ٹھوکر کھانے سے پہلے جو ہوشیار ہو جائے وہ جلدی کامیاب ہوتا ہے۔ (سقراط)

ہذا مسلمان دوسری قوموں سے ایک الگ قوم ہیں کیونکہ ان کی قومیت کی بنیاد ظہر توحید پر ہے۔ (قائد اعظم محمد علی جناح)

ہذا جو میرا پیسہ چراتا ہے وہ میری سب سے فقیر چیز لے جاتا ہے۔ (ٹیکسپیئر)

ہذا دھوکے اور فریب کی عادت انسانی روح کا سب سے زیادہ ناقابل علاج مرض ہے۔ (ہنری وارڈ پیٹر)

ہذا عظیم مقصد کے لیے جان دینے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے۔ (جارج گارڈن بارن)

ہذا بہترین مطالعہ انسان کی پرکھ ہے۔ (ہاسفورٹھ)

ہذا آدمی کی زندگی کا بہترین حصہ وہ ہے جس میں وہ اچھے کام کر کے بھول چکا ہوتا ہے۔ (ورڈز ورتھ)

ہذا جس شخص کو پسند ہو کہ مشکلات و مصائب کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ خوشحالی میں کثرت سے دعائیں کرے۔ (حضور اکرم ﷺ)

ہذا آپس میں قلع تعلق نہ کرو، بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بھائی بھائی رہو۔ (حضرت ابو بکر صدیق)

ہذا فتح و شکست کا انحصار فوج کی کمی و بیشی پر نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد پر ہوتا ہے۔ (حضرت عمر فاروق)

ہذا جس شخص کو سال بھر تک کوئی تکلیف یا رنج نہ پہنچے وہ جان لے کہ اس سے اس کا اللہ تعالیٰ ناراض ہے۔ (حضرت عثمان غنی)

ہذا جب بھی فارغ وقت ملے تو اپنی ماں کے پاس بیٹھ جایا کریں کیونکہ ماں کے ساتھ گزارا ہوا وقت قیامت کے دن نجات کا باعث بنے گا۔ (حضرت علی)

ہذا جس کام کی انجام دہی تمہارے لئے دشوار ہو تم اس پر قادر نہ ہو، اس کی ذمہ داری اپنے سر نہ لو۔ (حضرت امام حسین)

ہذا صدقہ کو فقیر نہ جانو کیونکہ اس کا ایک دانہ بھی قیامت میں پہاڑ جتنا وزن رکھتا ہے۔ (حضرت عائشہ)

ہذا اپنے آپ کو عظمت اور دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا انتہائی برا ہے۔ (حضرت امام غزالی)

ہذا زندگی کی درازی کا راز صبر میں پوشیدہ ہے۔ (شیخ سعدی)

ہذا حقیقی کامیابی لگا تار محنت کا کام ہے۔ (مولانا جلال الدین رومی)

ہذا خوشیوں پر اس وقت غور نہ کرو جب وہ تمہارا دامن تمام رہی



راغب مراد آبادی (مرحوم)

تخلیق اسی نے کی اور کیا شان دلبری دی
 انسان کو خلافت، جس کائنات کی دی
 شایان شان اس کے میں حمد کیا کہوں گا
 ہر چند اس نے مجھ کو توفیق شاعری کی دی
 ظلمت میں جہل کی یہ سب سے بھٹک رہا تھا
 انسان کو علم و فن کی تونے ہی روشنی دی
 جیسے رسول تونے قرآن بھی اتارا
 نوع بشر کو گویا تعلیم آجی دی
 ہم فرض منجہبی سے نافل نہ ہوں کہ تونے
 تبلیغ دین حق کو، اکیسویں صدی دی
 اسلام کے ہیں دشمن پارے کی طرح لرزاں
 تونے مجاہدوں کو ایسی دلاوری دی
 مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
 حمد و ثنا کو اپنی ہم کو یہ بحر بھی دی
 راغب کے دل سے آئی آواز مہمن اقرب
 اے کارساز تجھ کو آواز جب کبھی دی





راغب مراد آبادی (مرحوم)

اٹھ کر آپ ﷺ کے در سے جاؤں میں کہاں آقا ﷺ
میرے محترم آقا ﷺ میرے مہرباں آقا ﷺ

عمر ہی بسر میری کاش ہو مدینے میں
جائے اب نہ اک لمحہ کاش رایگان آقا ﷺ

مجھ کو بھی جگہ دیجئے آپ ﷺ اپنے قدموں میں
آپ تیرا مدینے میں اور میں یہاں آقا ﷺ

آپ ہی پچائیں گے اس عذاب سے مجھ کو
شع معصیت کی لو ہے رواں رواں آقا ﷺ

آپ ﷺ ہی کی سیرت ہو، مشعل رہ ہستی
میرے حق نگر آقا ﷺ، میرے حق نشاں آقا ﷺ

وہ فقط مدینہ ہے، عرش رب کا زینہ ہے
خار بھی جہاں کے ہیں، رشک گلستاں آقا ﷺ

مدحت آپ ﷺ کی راغب کر سکے بیاں کیوں کر
فکر سر بہ زانو، گنگ ہے زباں آقا ﷺ

ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟

لوگوں نے ایک دفعہ حضرت ابراہیم ادھم بلجی سے سوال کیا ”کیا وجہ ہے

اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں فرماتا؟“ آپ نے فرمایا۔

☆ تم اللہ کو جانتے ہو مگر اس کی اطاعت نہیں کرتے۔

☆ حضور اکرم ﷺ کو پہچانتے ہو مگر ان کی پیروی نہیں کرتے۔

☆ قرآن کریم پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھاتے ہو مگر شکر ادا نہیں کرتے۔

☆ جانتے ہو کہ جنت اطاعت کرنے والوں کے لئے ہے مگر اس کی طلب نہیں کرتے۔

☆ جانتے ہو کہ دوزخ گنہگاروں کے لئے ہے مگر اس سے نہیں ڈرتے۔

☆ شیطان کو دشمن جانتے ہو مگر اس سے دوستی کرتے ہو دور نہیں بھاگتے۔

☆ خویش و اقارب کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتے ہو مگر عبرت نہیں پکڑتے۔

☆ موت کو برحق جانتے ہو مگر عاقبت کا کوئی سامان نہیں کرتے۔

☆ دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہو مگر اپنی برائیوں کو ترک نہیں کرتے۔

بھلا ایسے شخص کی دعائیں کیسے قبول ہوں

گامیاب اور پامردی اور عریگی

تحریر: احمد بتاسی (مرحوم)

مشعلِ راہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "کون ہے جو مجھ سے سیکھ لے یہ چند خاص باتیں، پھر وہ خود ان پر عمل کرے یا دوسرے عمل کرنے والوں کو بتائے؟" میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ تو آپ ﷺ نے (ازراہ شفقت) میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے لیا اور سن کر یہ پانچ باتیں بتائیں۔ فرمایا: "جو چیزیں اللہ نے حرام قرار دی ہیں ان سے بچو اور ان سے پورا پورا پرہیز کرو، اگر تم نے ایسا کیا تو تم سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے (اور یہ عبادت نقلی عبادت کی کثرت سے افضل ہے) اور اللہ نے جو تمہاری قسمت میں لکھا ہے اس پر راضی اور مطمئن ہو جاؤ اور ایسا کرو گے تو تم سے زیادہ بے نیاز اور دولت مند ہو جاؤ گے اور (تیسری بات یہ کہ) اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر ایسا کرو گے تو مومن کامل ہو جاؤ گے اور جو تم اپنے لئے چاہتے ہو وہی دوسرے لوگوں کے لئے بھی چاہو اور پسند کرو، اگر تم ایسا کرو گے تو حقیقی اور سچے مسلمان ہو جاؤ گے اور (پانچویں بات یہ ہے کہ) زیادہ مت ہنسنا کرو، کیوں کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔"

اس حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے حاضرین کے سامنے چند باتیں بتانے کا ارادہ کیا اور ان کو پوری طرح متوجہ کرنے کے لئے فرمایا کہ کون، ان کو سیکھنا چاہتا ہے جو خود بھی ان پر عمل کرے اور دوسروں کو بھی ان کی تعلیم دے؟ اس پر جب حضرت ابو ہریرہؓ نے اپنے آپ کو پیش کیا تو آپ ﷺ نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور پانچ باتیں ارشاد فرمائیں۔ ان میں پہلی بات یہ تھی کہ تم حرام اور ناجائز کاموں کے قریب نہ جاؤ تو سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار ہو جاؤ گے۔ تقویٰ، نیک اعمال کا سرچشمہ ہے۔ جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے ممنوعات سے بچتا ہے، گویا وہ سب سے زیادہ عبادت گزار ہے، کیوں کہ عبادت نام ہے کھلم بندگی اور پیروی کا، اور غلام وہ جو آقا کو فرماں بردار ہو۔ پس شخص ہمہ وقت اللہ کے خوف سے حرام چیزوں سے اجتناب کرے گا، وہی تو سچا بندہ ہے، کیوں کہ عبادت صرف نماز روزے کا نام نہیں، بلکہ یہ تو ایک رویہ ہے، جو انسان کی پوری زندگی محیط ہونا چاہئے۔ دوسری بات رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی کہ

اللہ نے جو کچھ تمہاری قسمت میں لکھ دیا ہے، اس پر راضی اور مطمئن ہو جاؤ تو تم سب سے بڑے فخری ہو جاؤ گے۔ حدیث میں آتا ہے کہ "دولت مندی تو دل کی دولت مندی ہے۔"

پس جس کا دل اس بات پر مطمئن ہو گیا کہ جس حال میں اسے اللہ نے رکھا ہے ٹھیک ہے تو وہ سب سے بڑا فخری ہے۔

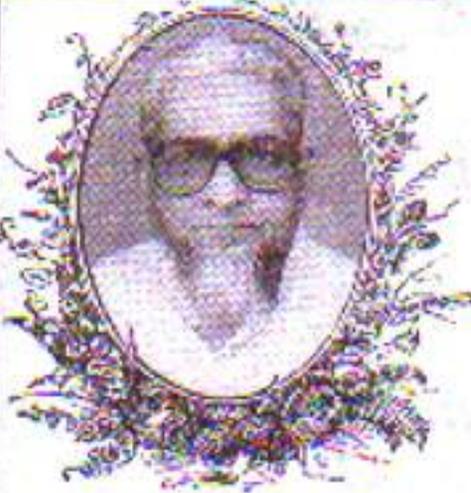
مانگے گا تو اللہ سے مانگے، کسی دوسرے کے آگے دست سوال دراز کرنے کی ذات برداشت نہیں کرے گا۔ جو آدمی اللہ کے دیئے پر مطمئن نہیں اور کثرت کی خواہش نے اس کا سکون اور چین چھین رکھا ہے، اگر وہ ڈھیروں سونے چاندی کا مالک ہے تو پھر بھی منلس ہے۔ اسی لیے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے دیئے پر راضی اور مطمئن ہے وہ سب سے بڑا فخری ہے۔

تیسری بات جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی، وہ یہ ہے کہ اپنے اسمائے کے ساتھ اچھا سلوک کر دو گے تو مومن بن جاؤ گے۔ ہمسایہ ہر وقت کا ساتھی ہے۔ اس کے ساتھ حسن سلوک انسان کی اولین ذمہ داری ہے۔ اگر ہمسائے کے ساتھ تعلقات اچھے نہ ہوں گے تو ہر وقت کی پریشانی ہوگی۔ زندگی آسودہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمسائے کے ساتھ تعلقات خوش گوار ہوں۔ یہاں ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کو ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ وہ شخص ایمان والا نہیں جس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہیں۔ ہمسائے کے حقوق کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اتنا زور دیا کہ مجھے محسوس ہونے لگا کہ شاید ہمسائے کو وراثت میں حق دار بنا دیا جائے۔ پس ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک جہاں دینی طور پر امن و سکون کا باعث ہے وہاں ایمان کی علامت بھی ہے۔

چوتھی بات یہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی کہ تم دوسرے کے لئے دینی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو، اس طرح تم مسلم ہو جاؤ گے۔ ظاہر ہے کوئی شخص یہ پسند نہیں کرتا کہ اسے تکلیف ہو، وہ دستاویا جائے یا اسے نقصان پہنچایا جائے۔

اگر ہر شخص دوسروں کے لئے بھی ایسے ہی جذبات رکھے تو واقعی دنیا جنت نظیر بن جائے، کیوں کہ ہر شخص خود کو محفوظ اور مامون محسوس کرے گا۔ اس بات کو رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بھی فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ الفاظ تو مختصر ہیں مگر ان کی جامعیت کا اندازہ لگائیے کہ اس طرح عمل سے پورا مسلمان معاشرہ امن کا گوارہ بن جائے گا، جرائم اور بد عنوانی کی تمام صورتیں ختم ہو جائیں گی، کیوں کہ ہر برائی دوسروں کے لئے نقصان کا باعث اور حقوق کی تلخی کا باعث ہوتی ہے۔

پانچویں بات جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی وہ یہ ہے کہ زیادہ ہنسنا نہ کرو، کیوں کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ دل مردہ ہو تو احساس زیاں جاتا رہتا ہے۔ سلام تو رین وسط ہے، یہ درمیانی چال کو پسند کرتا ہے۔ خوشی کا موقع ہو تو انسان اس قدر بے باک نہ ہو جائے کہ بروقت آنے کا احساس ہی ختم ہو جائے۔ اسی طرح اگر کوئی صدمہ پہنچے تو وہاں ممبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ قہقہے تو وہی شخص لگائے گا جو فکر فردا سے بریک نہ ہو۔ جس شخص کے ذہن میں یہ چیز مختصر رہے کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، کیا پتہ موت کا وقت کب آجائے۔ وہ غفلت کا شکار کیسے ہو سکتا ہے۔ موت تو اچانک بھی آسکتی ہے، اگر اس بات کا احساس ہو تو قہقہے لگانا کس کو سوجھتی ہیں رسول اللہ ﷺ محبوب خدا اور خیر الخالق ہیں، آپ ﷺ نے کبھی کبھی تبسم فرمایا ہے، مگر کھل کھلا کر کبھی نہیں ہنستے۔ زیادہ ہنسنا غفلت اور بے خوفی کی علامت ہے، جس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ مردہ کی تو زندگی مطلوب ہے تا کہ موت آئے تو اس حال میں کہ دل اور ضمیر زندہ ہو، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے "تمہیں ہرگز موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔" نصیحت کی یہ پانچ باتیں حکمت کا خزانہ ہیں۔ ان پر خود عمل کرنا اور دوسروں کو ان کی تبلیغ کرنا ہر مسلمان کا مشن ہونا چاہئے تا کہ معاشرے میں امن و سکون کا دور دورہ ہو، دنیا کی زندگی بھی اطمینان سے گزارے اور اگلی زندگی کے لئے بھی اچھے اعمال ذخیرہ ہو جائیں۔



بارگاہ رب العزت میں

ہم سب کی دعا

گجراتی کلام: آدم نور (مرحوم)

سابق اعزازی مدیر ”مبین ویلفیئر“ بمبئی

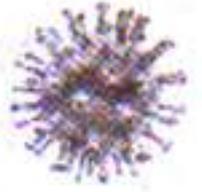
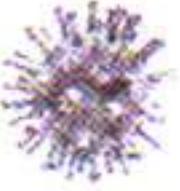


میری اچھی عمر ہو عمر آخر فضل و رحمت سے تیری اے دستگیر
 سب سے اچھے ہوں میرے پچھلے اعمال سب سے اچھا وقت ہو، وقت اجل
 اور بلوں جس روز تجھ سے اے غنی، سب سے اچھا روز ہو میرا دنیا
 اے ولی اسلام کے اور دستگیر، اے مسلمانوں کے حامی اور ناصر
 مجھ کو رکھ اسلام پر قائم و دائم، تادم آخر رہوں تیرا غلام
 جب کہ آئے وقت ملنے کا تیرے، میرا ملنا بھی ہو ساتھ اسلام کے
 تجھ سے یا رب مانگتا ہوں میں گناہوں سے پناہ، مجھ کو محتاجی و تنگ دستی سے بچا
 کل اقارب میرے اور احباب بھی، فضل سے تیرے ہوں خوش حال و غنی
 دے بلا کی اس مشقت سے پناہ، جو مجھے کر دے اللہ تعالیٰ بچا
 ہر گناہ اور اس کے ہر سامان سے ہر طرح کے ڈنڈ اور تادان سے
 مال و دولت کے برے فتنے سے بھی، فقر و عشرت کے برے فتنے سے بھی
 دے پناہ اور فتنہ دجال سے، اس کے ظلمے اور دغا کی چال سے
 زندگی کے فتنے سے اور موت کے، اور کفر و فسق اور حصیان سے
 دل کی سختی سے بھی اور غفلت سے بھی، اور محتاجی سے اور ذلت سے بھی
 اور دکھانے اور سنانے کے لئے، کوئی نیکی مجھ سے تو ہونے نہ دے
 اور نمائش اور ریاکاری سے دے پناہ، اور مجھے حرص و حوس سے دے پناہ
 گوگا پنا، بہرہ پن اور دیوانہ پن، سب سے دے مجھ کو پناہ اے پروردگار
 جتنی ہیں بیماریاں سخت اور بری، جن سے لوگوں کا جینا کرتا ہے محال
 کولرہ ہو یا برص ہو یا ہو جذام، دے پناہ اس سب سے رب العلام
 بشکر یہ مبین ویلفیئر گجراتی (بمبئی) عید ایڈیشن 2006ء اردو ترجمہ: کھنری عصمت علی بٹیل

کورونا وائرس کا مقابلہ قومی عزم اور ہمت سے ممکن ہے

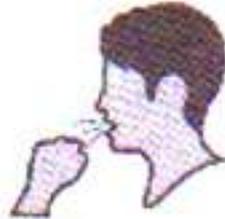
نکول کورونا وائرس

خود کو اور دوسروں کو بچانے کے لئے چند تدابیر



☆ بخار، کھانسی اور سانس لینے میں دشواری کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

☆ کھانسنے یا چھینکنے کے دوران ناک منہ کو شویا کسی کپڑے سے ڈھانپ کر رکھیں۔



☆ استعمال کے بعد نشو کو مناسب طریقے سے ضائع کریں۔

☆ ہاتھوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔



☆ اگر کسی کو نزلہ، زکام ہے تو دوسرے لوگوں سے کم از کم ایک میٹر کے فاصلے پر رہیں۔

☆ گندے ہاتھوں سے آنکھ، ناک یا منہ کو مت چھوئیں۔

STAY AT HOME
SAVE YOUR LIFE

☆ اپنی حفاظت کے لئے فیس ماسک استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆ صحیح طریقے سے پکے ہوئے انڈے، مرغی، مچھلی، گوشت سے یہاری پھلنے کا خدشہ نہیں ہے۔

لہذا ملک کے ہر شہری اور برادری کو عدم سنجیدگی اور لاپرواہی کو قطعی ترک کر کے بلاتا خیر تمام احتیاطی

تدابیر کو قوی فریضہ سمجھتے ہوئے پورے اہتمام سے اختیار اور عمل کرنا چاہیے۔

اگر ہم سب عمل نہیں کریں گے تو قومی یکجہتی کی حقیقی اور پائیدار فضا کا فروغ پانا محال ہوگا۔ اس موذی

مرض سے بچنا مشکل ہوگا۔

آئیے ہم اس کورونا وائرس کے خاتمے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کریں۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کے سابق اعزازی جنرل سیکریٹری اور موجودہ جونیئر نائب صدر، آل پاکستان میمن فیڈریشن کے سابق سیکریٹری جنرل اور موجودہ سینئر نائب صدر کے علاوہ یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان کے نائب صدر، ورلڈ میمن آرگنائزیشن ممبر مینجنگ کمیٹی، المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے جنرل سیکریٹری اور دیگر اداروں میں مختلف عہدوں پر فائز ہمہ جہت سماجی شخصیت

عبدالحی حاجی سلیمان بھنگڑا

کی غم انگیز رحلت

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی، آل پاکستان میمن فیڈریشن، المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی، یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان، ورلڈ میمن آرگنائزیشن کے مختلف اعلیٰ عہدوں پر فائز سرگرم ہمہ جہت سماجی شخصیت عبدالحی حاجی سلیمان بھنگڑا حرکت قلب بند ہونے کے باعث بروز بدھ 6 جنوری 2021ء کو 78 سال کی عمر یا کردار انسانی سے کوچ کر گئے۔

ان اللہ وانا الیہ راجعون

نماز جنازہ بعد نماز مغرب میمن جامع مسجد پہاڑی والی (شہید ملت روڈ) میں ادا کی گئی۔ تجھیڑو تھن مینوہ شاہ قبرستان میں والد محترم اور والدہ محترمہ کے پہلو میں کی گئی۔ دوسرے روز ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی (سوئم) میں بانٹوا میمن جماعت، بانٹوا میمن خدمت کمیٹی، بانٹوا انجمن حمایت اسلام، بانٹوا میمن راحت کمیٹی، آل پاکستان میمن فیڈریشن، المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی، ورلڈ میمن آرگنائزیشن اور یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان اور دیگر سماجی اور فلاحی اداروں کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین، سماجی کارکنان، دوست احباب اور عزیز واقارب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) میں بروز پیر 11 جنوری 2021ء کو مغرب تا عشاء برائے ایصالِ ثواب قرآن خوانی کی گئی اس کے بعد تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں مقررین نے مرحوم کی سماجی اور فلاحی اور خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

قرارداد تعزیت - بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے سابق اعزازی جنرل سیکریٹری اور موجودہ جونیئر نائب صدر جناب عبدالحی حاجی سلیمان بھنگڑا کی غم انگیز رحلت پر بانٹوا میمن جماعت کے محترم صدر جناب محمد حنیف حاجی قاسم بھٹی، نائب صدر اول جناب محمد سلیم محمد صدیق، نائب صدر دوم جناب نجیب عزیز بالاگام والا، جونیئر نائب صدر دوم جناب عبدالجبار نعیمی محمد آدم بدو، اعزازی جنرل سیکریٹری جناب انور حاجی

قاسم محمد کا پڑیا، اعزازی جوائنٹ سیکریٹری اول جناب فیصل محمد یعقوب دیوان، اعزازی جوائنٹ سیکریٹری دوم جناب محمد شہزاد ایم بارون کوٹھاری مجلس عاملہ کے اراکین نے مرحوم عبدالغنی بھٹنڈا کے اہل خانہ اور دیگر لواحقین سے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ مرحوم کی مغفرت کر کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اہل خانہ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے

(آئین)



اپنی روزمرہ زندگی کے لئے پانی کی اہمیت کو سمجھیں
پانی کو احتیاط سے استعمال کرنا ہم سب کا فریضہ ہے
اس کا ضیاع ایک مسئلہ ہے

پانی بھی کیا ہے، ایک ٹھونٹ میسر ہو تو انسان جان سے چلا جاتا ہے اور اگر یہی پانی سیلابی ریلے کی صورت میں آئے تو سینکڑوں انسانوں کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا ہے۔ پانی قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے۔

یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ اس کا استعمال کیسے کرے۔ پانی کو پینے کے قابل کیسے بنائے اور روزمرہ کے دیگر کاموں میں کیسے استعمال کرے۔ پانی کی کمی اس وقت صرف ہمارے ملک میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے کئی دیگر ممالک میں بھی بحرانی کیفیت کا باعث بنی ہوئی ہے۔

انسانوں میں پانی کی کمی کے احساس کو اجاگر کرنے کے لیے ہر سال 22 مارچ کو پوری دنیا میں "گلوبل یوم آف آب" کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ نے پہلی مرتبہ 1993ء میں 22 مارچ کے دن کو گلوبل یوم آف آب قرار دیتے ہوئے اسے ہر سال منانے کا اعلان کیا تھا۔





میرے حقوق کیا ہیں

☆ میں اڑ نہیں سکتا کیونکہ ہوا بے حد آلودہ ہے۔

☆ میں تیر نہیں سکتا کیونکہ پانی بے حد آلودہ ہے۔

☆ میں کیا کر سکتا ہوں؟ میرا کوئی مستقبل ہے؟





آپ کسی سے کم نہیں، اپنی اہمیت کو سمجھ لیں

محترمہ سمیرا محمد حنیف مونا، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ

انسان اس وقت منفی سمت میں جاتا ہے جب اسے یہ احساس ہو جائے کہ وہ غیر اہم ہے اور یہ کہ اسے کوئی نہ پسند کرتا ہے اور نہ اہمیت دیتا ہے۔ یہ بات مردوں کی نسبت خواتین میں کچھ زیادہ ہی نظر آتی ہے۔ خود کو اہم بنانے کے لئے ضروری ہے کہ سب لوگوں اور خاص کر گھر والوں کے ساتھ ٹھہلیں ملیں اور گھر میں دلچسپی لیں۔ اس ضمن میں کچھ مدد ہم آپ کی کر سکتے ہیں۔ ان اصولوں پر عمل کریں، آپ بھی جان بھول بن سکتی ہیں۔

شکوہ نہیں کرنا: اگر آپ کامیاب بننے اور کھلوانے کی خواہش مند ہیں تو گھوں، شکوہوں سے گریز کریں۔ اگر آپ کی حق تلفی ہوئی ہے تو صبر و برداشت کا مظاہرہ کریں اور موقع محل دیکھ کر شکایت کریں۔ آپ کی بات سن کر یقیناً آئندہ آپ کے ساتھ ایسا نہیں ہوگا۔



Sumera Hanif Mota

شکایت معقول طریقے سے: کسی سے شکایت ہے تو لڑنے جھگڑنے کے بجائے ٹھٹھے لہجے میں اسے بتائیں کہ مجھے تم سے یہ شکایت ہے۔ اپنا دکھ اور پریشانی اسے سنائیں جس کے متعلق آپ کو یقین ہو کہ وہ آپ کا مسئلہ سمجھدگی سے سنے گا اور اس کا حل بھی پیش کرے گا لیکن اگر وہ سن کر خاموش ہو جائے تو آپ کسی اور سے اس کی شکایت نہ کریں۔ اس طرح آپ دوسروں کو اعتماد میں کبھی نہیں لے سکیں گے۔

قسمت خراب نہیں ہے: ایسے لوگ ہم وردی کے لائق نہیں ہوتے جو ہر وقت اپنی قسمت کا رونا روتے رہتے ہیں۔ ایسے حضرات کو کمزور کہا جاتا ہے۔ اپنے اندر ہمت اور حالات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ پیدا کریں۔

گھلنے ملنے میں مزہ ہے: اگر آپ مرکز نگاہ بننا چاہتے ہیں تو اس اصول کو آپ اپنی قید میں رکھیں کہ ہر تقریب میں، سب سے نکل مل

جائیں۔ اپنی شخصیت کو نمک کی طرح بنالیں، تاکہ آپ کے بغیر کسی محفل میں رونق نہ ہو، ہر جگہ پھیکا پن ہو اور آپ کے ہونے سے قہقہے گونجیں، ہنسی مذاق ہو۔

دوسروں کی تعریف: کہتے ہیں کہ ایک تعریفی جملہ بہتر تعلقات کی بنیاد ہوتا ہے۔ اگر کسی کا لباس اچھا لگ رہا ہے تو آپ دو طرح اس کی تعریف کر سکتے ہیں۔ مثلاً، ”تم نے اچھا سوت پہن رکھا ہے“ یا ”یہ رنگ تم پر سوٹ کر رہا ہے“۔ آپ خود سمجھ سکتی ہیں کہ کون سا جملہ فرد کو زیادہ خوش کر سکتا ہے۔

دوسروں کے دکھ بانٹنا سیکھیں: ہمیشہ یہ سوچیں کہ کس کس طرح آپ دوسروں کے غم اور زخموں پر مرہم رکھ سکتے ہیں۔ ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ اگر گھر نہ جائیں تو ٹیلی فون پر ہی بات کریں۔ تسلی دیں، حوصلہ دیں، اس طرح آپ کسی کی زندگی میں بے حد اہمیت حاصل کر سکتے ہیں۔

خواہ مخواہ کی نکتہ چینی نہ کریں: دوسروں کے لئے بے ضرر بن جائیں۔ اگر آپ کو کسی میں کوئی خامی نظر بھی آئے تو اتنے نرم انداز میں بیان کریں کہ وہ تنقید برائے تنقید کے بجائے تنقید برائے اصلاح لگے۔ یاد رکھیں الفاظ کے پیر پھیر سے معنی بدل جاتے ہیں۔ بولتے وقت بہت سوچ سمجھ کر اور اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے گفتگو کریں کہ کسی کا دل نہ دکھے۔

دوسروں کی بھی سنیں: دوسروں کی ہر بات غور سے سنیں پھر اپنی بات بیان کریں۔ زندگی کی افراتفری میں رشتوں کو پختہ اور مضبوط بنانے میں اہم کردار وقت ادا کرنا ہے۔ ”اپنوں“ کو وقت دیں اور انہیں احساس دلائیں کہ وہ آپ کے لئے بہت اہم ہیں۔

خود کو اہم جانیں: دوسروں کو اپنی اہمیت کا احساس دلانے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ آپ ان سے اپنے لئے مختلف معاملات پر مشورے لیں۔ مثلاً دیکھنا یہ رنگ مجھ پر کیسا لگ رہا ہے۔ کیا یہ میرا سنائیں مجھ پر بہتر لگے گا؟ کیا میرا لباس سچ ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

اعتماد سے بات کریں: زندگی سے جڑے ہر رشتے کو بھاننے اور مضبوط بنانے کے لئے ضروری ہے کہ آپ خود سے مطمئن ہوں۔ ذات باری تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور مثبت اندازہ قمر اپنا کر زندہ ہونے کا احساس دلائیں۔

مسکرائے رہیں: اگر آپ تھل مزاجی اور مسکراہٹ کو اپنی شخصیت کا خاصہ بنالیں تو یقین جائیں آپ دنیا کو فتح کر سکتے ہیں اور اگر آپ نے اپنوں کے دل فتح کر لیے تو کیا ہی بات ہے۔

گھمنڈ نہ کریں: آپ کا بھی نفس ہے۔ اپنی بھی تعریف کریں لیکن عجز و انکساری کے ساتھ۔ اپنی کامیابیوں کا کریڈٹ اللہ تعالیٰ اور متعلقہ لوگوں کو دیں اس طرح آپ دوسروں سے تعریف وصول کر سکتے ہیں۔ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ آپ اپنے اقرباء کی رگوں کے خون میں اپنی محبت و اہمیت کے جرثومے داخل کر دیں اور اپنے گھر کا فخر بن کر دوسروں کو اہمیت دیں بھی اور اپنی اہمیت منوائیں بھی۔



پانٹو ایمپن خدمت کمیٹی

قیام : 20 جولائی 1950ء

تحقیق، تحریر، ترتیب و تدوین : کہتری عصمت علی پٹیل

مدت	اعزازی جنرل سیکریٹریز صاحبان	سال	جناب محترم صدر صاحبان
ایک سال	ولی محمد احمد پولانی	1950 - 1951ء	1- اباطیب غنی موسیٰ
ایک سال	ولی محمد احمد پولانی	1951 - 1952ء	2- اباطیب غنی موسیٰ
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1952 - 1953ء	3- حاجی عثمان عبدالغنی ایدھی
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1953 - 1954ء	4- حاجی عثمان عبدالغنی ایدھی
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1954 - 1955ء	5- حاجی عثمان عبدالغنی ایدھی
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1955 - 1956ء	6- حاجی عثمان عبدالغنی ایدھی
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1956 - 1957ء	7- حاجی رحمت اللہ عبدالغنی جاگڑا
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1957 - 1958ء	8- قاسم حسین قاسم دادا
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1958 - 1959ء	9- قاسم حسین قاسم دادا
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1959 - 1960ء	10- قاسم حسین قاسم دادا
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1960 - 1961ء	11- قاسم حسین قاسم دادا
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1961 - 1962ء	12- قاسم حسین قاسم دادا
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1962 - 1963ء	13- حاجی صدیق حاجی آدم پیر محمد
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1963 - 1964ء	14- حاجی صدیق حاجی آدم پیر محمد
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1964 - 1965ء	15- یوسف حسین قاسم دادا
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1965 - 1966ء	16- حاجی صدیق حاجی آدم پیر محمد
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1966 - 1967ء	17- عبدالغنی حاجی حبیب

ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1967 - 1968ء	18- عبدالستار حاجی عبدالشکور ایڈمنی
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1968 - 1969ء	19- یوسف حسین قاسم دادا
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1969 - 1970ء	20- یوسف حسین قاسم دادا
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1970 - 1971ء	21- عبدالرحمن ایچ حبیب
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1971 - 1972ء	22- عبدالرحمن ایچ حبیب
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1972 - 1973ء	23- عبدالرحمن ایچ حبیب
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1973 - 1974ء	24- یوسف حسین قاسم دادا
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1974 - 1975ء	25- یوسف حسین قاسم دادا
ایک سال	محمد صدیق عبدالرحمن پولانی	1975 - 1976ء	26- یوسف حسین قاسم دادا
ایک سال	حاجی عیسیٰ اے شکور جاگلڑا	1976 - 1977ء	27- یوسف حسین قاسم دادا
ایک سال	حاجی عیسیٰ اے شکور جاگلڑا	1977 - 1978ء	28- یوسف حسین قاسم دادا
ایک سال	عبدالعزیز محمد بکیا	1978 - 1979ء	29- یوسف حسین قاسم دادا
ایک سال	عبدالعزیز محمد بکیا	1979 - 1980ء	30- ہاشم حاجی احمد دادا
ایک سال	عبدالعزیز محمد بکیا	1980 - 1981ء	31- یوسف حسین قاسم دادا
ایک سال	عبدالعزیز محمد بکیا	1981 - 1982ء	32- ہاشم حاجی احمد دادا
ایک سال	عبدالعزیز محمد بکیا	1982 - 1983ء	33- ہاشم حاجی احمد دادا
ایک سال	حاجی عیسیٰ حاجی سلیمان ڈنڈیا	1983 - 1984ء	34- ہاشم حاجی احمد دادا
ایک سال	عبدالعزیز محمد بکیا	1984 - 1985ء	35- عبدالعزیز کایا
ایک سال	عبدالعزیز محمد بکیا	1985 - 1986ء	36- عبدالعزیز کایا
ایک سال	عبدالعزیز محمد بکیا	1986 - 1987ء	37- عبدالعزیز کایا
ایک سال	عبدالعزیز محمد بکیا	1987 - 1988ء	38- عبدالعزیز کایا
ایک سال	عبدالغفار عبدالشکور نی نی	1988 - 1989ء	39- عبدالغفار ایچ عثمان نوٹا نکلیا
ایک سال	عبدالغفار عبدالشکور نی نی	1989 - 1990ء	40- عبدالغفار ایچ عثمان نوٹا نکلیا

ایک سال	حاجی عیسیٰ سلیمان ڈنڈیا	1990 - 1991ء	41- عبدالغفار ایچ عثمان نونا نکلیا
ایک سال	حاجی عیسیٰ سلیمان ڈنڈیا	1991 - 1992ء	42- عبدالغفار ایچ عثمان نونا نکلیا
ایک سال	حاجی عیسیٰ سلیمان ڈنڈیا	1992 - 1993ء	43- عبدالغفار ایچ عثمان نونا نکلیا
ایک سال	حاجی عیسیٰ سلیمان ڈنڈیا	1993 - 1994ء	44- حاجی عبدالعزیز کایا
ایک سال	حاجی عبدالغنی آدم کھانانی	1994 - 1995ء	45- حاجی عبدالعزیز کایا
ایک سال	حاجی شریف مدار ڈوانی	1995 - 1996ء	46- حاجی عبدالعزیز کایا
ایک سال	عبدالغنی رحمت اللہ کھانانی	1996 - 1997ء	47- حاجی عبدالعزیز کایا
ایک سال	عبدالغنی رحمت اللہ کھانانی	1997 - 1998ء	50- حاجی ایم منیر سلیمان بلوانی
ایک سال	عبدالغنی رحمت اللہ کھانانی	1998 - 1999ء	51- حاجی ایم منیر سلیمان بلوانی
ایک سال	عبدالغنی رحمت اللہ کھانانی	1999 - 2000ء	52- حاجی ایم منیر سلیمان بلوانی
ایک سال	عبدالغنی رحمت اللہ کھانانی	2000 - 2001ء	53- حاجی ایم منیر سلیمان بلوانی
ایک سال	عبدالغنی رحمت اللہ کھانانی	2001 - 2002ء	54- حاجی ایم منیر سلیمان بلوانی
ایک سال	توفیق سلیمان مہون	2002 - 2003ء	55- حاجی ایم منیر سلیمان بلوانی
ایک سال	توفیق سلیمان مہون	2003 - 2004ء	56- حاجی عبدالعزیز کایا
ایک سال	بچہ رحمت اللہ آموزی	2004 - 2005ء	57- حاجی عبدالعزیز کایا
ایک سال	بچہ رحمت اللہ آموزی	2005 - 2006ء	58- حاجی عبدالعزیز کایا
ایک سال	بچہ رحمت اللہ آموزی	2006 - 2007ء	59- عبدالوہاب حاجی صدیق پولانی
ایک سال	بچہ رحمت اللہ آموزی	2007 - 2008ء	60- عبدالوہاب حاجی صدیق پولانی
ایک سال	بچہ رحمت اللہ آموزی	2008 - 2009ء	61- عبدالوہاب حاجی صدیق پولانی
ایک سال	محمد یونس عبدالستار بکسرا	2009 - 2010ء	62- ایم حنیف حاجی قاسم مجھیارا کھانانی
ایک سال	محمد یونس عبدالستار بکسرا	2010 - 2011ء	63- ایم حنیف حاجی قاسم مجھیارا کھانانی
ایک سال	محمد یونس عبدالستار بکسرا	2011 - 2012ء	64- ایم حنیف حاجی قاسم مجھیارا کھانانی
ایک سال	محمد یونس عبدالستار بکسرا	2012 - 2013ء	65- ایم حنیف حاجی قاسم مجھیارا کھانانی

ایک سال	محمد یونس عبدالستار بکسرا	66- ایم حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانا ٹی 2014 - 2013ء
ایک سال	غلام محمد ایم کسبانی	67- یعقوب اسماعیل ایدھی 2015 - 2014ء
ایک سال	غلام محمد ایم کسبانی	68- یعقوب اسماعیل ایدھی 2016 - 2015ء
ایک سال	غلام محمد ایم کسبانی	69- یعقوب اسماعیل ایدھی 2017 - 2016ء
ایک سال	محمد یونس عبدالستار بکسرا	70- ایم حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانا ٹی 2018 - 2017ء
ایک سال	محمد یونس عبدالستار بکسرا	71- ایم حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانا ٹی 2019 - 2018ء
ایک سال	محمد یونس عبدالستار بکسرا	72- ایم حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانا ٹی 2020 - 2019ء
ایک سال	محمد یونس عبدالستار بکسرا	73- ایم حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانا ٹی 2021 - 2020ء
ایک سال	محمد یونس عبدالستار بکسرا	74- ایم حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانا ٹی 2022 - 2021ء
ایک سال	محمد یونس عبدالستار بکسرا	75- ایم حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانا ٹی 2023 - 2022ء

اپنی جان بچانے اور صحت مند رہنے کے لئے کرنا ہے چنا ہوگا فیس ماسک تحفظ کا ضامن

☆ احتیاطی تدابیر پر سختی سے عمل کریں!
☆ تمام دفاتر، کارخانوں، دوکانوں، ریسٹورانس، ہوٹلز، مینوفیکچرنگ یونٹس اور دیگر کام والی جگہوں کے منتظمین
SOPs پر عمل کو یقینی بنائیں۔

☆ دفاتر اور دیگر کام والی جگہوں میں احتیاطی تدابیر کا مناسب انتظام رکھیں۔
☆ برادری کو کورونا اور اس کے پھیلاؤ سے متعلق تفصیل سے آگاہ کریں۔ ادارے میں کورونا کی
علامات، احتیاط اور علاج سے متعلق پوسٹرز یا بینرز نمایاں جگہ پر لگانے ہوں گے۔
☆ پروفیشنل میٹنگز کے دوران ہاتھ ملانے، گلے ملنے سے اجتناب کریں۔ تعظیماً ہاتھ جوڑ کر یا پھر دائیں طرف
اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر مصافحہ یا الوداع کریں۔



SOPs پر یقینی عمل - کورونا سے بچاؤ کا واحد حل



فروغ تعلیم کا سفر

کیا سر آدم جی حاجی داؤد کا خواب پورا ہو گیا؟

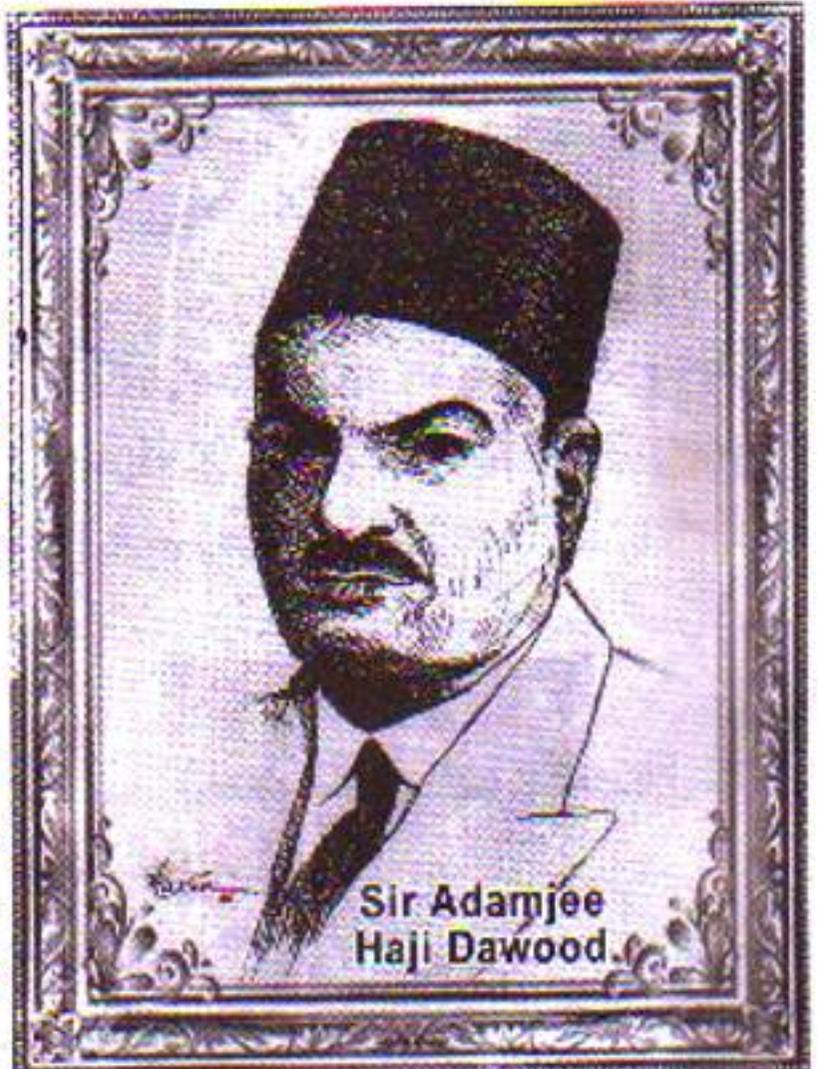
تحریر: جناب یوسف عبدالکریم تولہ، سینئر جرنلسٹ



پاکستان میں سات دہائیوں کے عرصے میں اقتصادی شعبے میں مبین برادری نے بالخصوص اور پاکستانی قوم نے بالعموم جو قابل فخر کامیابی حاصل کی ہے، اس میں سر آدم جی حاجی داؤد کی بے مثال رہنمائی اور تعلیمی میدان میں جدوجہد کا بہت بڑا کردار ہے۔ تعلیم کے بغیر کوئی بھی قوم صحیح معنوں میں ترقی نہیں کر سکتی۔ تعلیم کے بغیر انجینئر، ڈاکٹر، وکیل، سائنسدان، ایتھے کارخانے اور اکاؤنٹنٹ، معاشی اور انتظامی امور کو بطریق احسن چلانے والے قابل لوگ، سیاستدان یا رہنما پیدا نہیں ہو سکتے۔ ایسے رہنما نہ ہوں تو کوئی بھی قوم ترقی کی راہ پر آگے نہیں بڑھ سکتی۔ علم کی روشنی کے بغیر ترقی کی منزل پر کامیابی سے نہیں پہنچا جاسکتا۔ تعلیم وہ بنیاد ہے جس پر

برادری کی خوشحالی کی مضبوط اور پائیدار عمارت کھڑی کی جاسکتی ہے۔

جب سر آدم جی حاجی داؤد نے برادری کی خدمت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا اور اس وقت مبین برادری کے حالات خاصے ناسازگار تھے۔ خصوصاً تعلیمی شعبے میں برادری کی حالت بہت خراب تھی۔ سر آدم جی حاجی داؤد صرف تجارتی و اقتصادی ترقی کے اصولوں پر یقین نہیں رکھتے تھے بلکہ آپ کا خیال یہ تھا کہ تجارت کے ساتھ ساتھ صنعت کے شعبے میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر اقتصادی ترقی ممکن نہیں۔ اسی دور میں برصغیر کی ہندو برادری کے لوگ تجارت کے ساتھ ساتھ صنعت کے شعبے میں بھی شامل ہو کر اقتصادی ترقی کر رہے تھے۔ خود آدم جی پٹ سن کی تجارت کے ساتھ پٹ سن کی صنعت میں بھی شامل ہوئے اور اس کام کو مزید وسعت دی۔ اس دور میں مبین برادری صنعت کے شعبے میں شامل ہوتے ہوئے پہنچاتی تھی۔ اس کا خاص سبب تعلیم سے محرومی تھا کیونکہ جدید صنعت کو چلانے کے لئے ٹیکنیکل تعلیم کا ہونا ضروری تھا۔ ملازمین پر بھروسہ کر کے کامیابی کا حصول صرف خواب

Sir Adamjee
Haji Dawood

ہی ہو سکتا ہے۔ ایک تجارتی فرم کی حیثیت سے صنعت کو چلانا ممکن تھا اسی لئے برادری میں تعلیم ضروری تھی۔

آدم جی نے تعلیمی شعبے میں برادری کی پسماندہ حالت کو انقلابی انداز سے بہتر بنانے کے لئے ٹھوس فیصلے کئے اور قوم کی خدمت کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ اس دور میں مبین برادری کے زیادہ تر لوگ تعلیم کے متعلق نہایت بے پروائی اور تساہل سے کام لے رہے تھے۔ برادری میں عام طور پر یہ رجحان تھا کہ ”مبین کا بچہ بیوپاری ہے، اس کو ڈگری کی ضرورت نہیں“ اس غلط تاثر کو ختم کرنا نہایت دشوار تھا۔ لیکن آدم جی نے آج سے کئی عشروں قبل 29 مئی 1933ء کو برادری کے کچھ مخلص کارکنان اور بے لوث ساتھیوں کا تعاون حاصل کر کے ”مبین ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی“ کی بنیاد ڈال کر برادری میں تعلیم کا شوق پیدا کرنے کے لئے بھرپور جدوجہد کا آغاز کیا۔

انہوں نے مبین برادری کو یقین دلایا کہ تعلیم زندگی کے مقصد کو کشادہ بناتی ہے اور تاجر برادری کے لئے تعلیم حاصل کرنا اشد ضروری ہے۔ ان کی جدوجہد کے نتیجے میں برادری کو آہستہ آہستہ حقیقت کا احساس ہونے لگا اور اس نے تعلیم میں دلچسپی لینے شروع کر دی۔ اس جدوجہد کے نتائج قیام پاکستان کے بعد صحیح معنوں میں سامنے آئے۔ مبین برادری میں اکاؤنٹنٹ، انجینئروں، ڈاکٹروں اور وکیلوں وغیرہ کی تعداد بڑھتی گئی اور اب تک بڑھتی جا رہی ہے۔ مبین برادری کے تاجر حضرات صنعت کے شعبے میں اچھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ اس طرح سر آدم جی حاجی داؤد نے برصغیر کی تقسیم سے قبل مبین برادری کے لئے اقتصادی ترقی کا جو سنہرا خواب دیکھا تھا اس کو اب تعبیر مل رہی ہے۔ پاکستان میں مبین برادری نے تعلیم کے شعبے میں کیسی ترقی کی ہے اس کا اندازہ 30 جولائی 1961ء کو صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی آدم جی سائنس کالج کی افتتاحی تقریب کے موقع پر کی گئی اس تقریر سے لگایا جاسکتا ہے۔

”30 سال قبل کوئی بھی یہ مشکل تعلیم حاصل کیا ہوا تھا۔ لیکن اب تعلیم نے ایسا انقلاب برپا کر دیا ہے کہ مبینوں نے دور اندیشی کے سبب

آدم جی پاکستان پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اپنی تجارت اور صنعت کو آگے بڑھانے میں وہ تعلیم کی وجہ سے ہی زیادہ کامیاب ہوئے ہیں۔“

پاکستان بننے کے بعد بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح نے سر آدم جی حاجی داؤد کو ملک کی اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے کے لئے کراچی بلا یا۔ اس دعوت کو قبول کر کے وہ پاکستان کی اقتصادی ترقی کے جذبے کے ساتھ کراچی تشریف لائے۔ انہوں نے قائد اعظم کے ساتھ مل کر بہت غور و خوض کیا اور اپنی تجارت اور صنعت کو پاکستان میں منتقل کرنے کا اہل فیصلہ کر لیا۔ پاکستان قائم ہونے کے بعد ریزرو بینک آف انڈیا کی طرز پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان قائم کرنے کا سوال پیدا ہوا۔ اس سلسلے میں آدم جی قائد اعظم کی خصوصی دعوت پر کلکتہ سے دوبارہ کراچی تشریف لائے۔ وہ ایک اجلاس میں شامل تھے کہ ان کو دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا اور اس طرح موت کے ظالم پنجے نے 27 جنوری 1948ء کو انہیں ہم سے جدا کر دیا۔ بابائے قوم قائد اعظم نے آدم جی حاجی داؤد کے موت کو پاکستان کے لئے ایک قومی اور ناطقانی نقصان قرار دیا اور ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا تھا:

”پاکستان کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے سر آدم جی جیسے تجربے کار، دلیر اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے صنعت کار کی خدمات کی

ضرورت تھی۔ ان کی رحلت سے مسلم تاجر برادری کو بہت بڑا نقصان ہوا ہے جس کی تلافی بہت مشکل ہے۔“

اگر سر آدم جی حاجی داؤد کو اللہ تعالیٰ نے مزید زندگی دی ہوتی تو پاکستان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کا خواب ان کی زندگی میں ہی پورا ہو جاتا۔ مبین برادری کے تاجروں کے لئے بھی ان کی رہنمائی نہایت سود مند ثابت ہوتی جس کے نتیجے میں پاکستان کے اقتصادی حالات کو زیادہ

بہتر بنانے میں مفید مدد مل سکتی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی کے آگے کون بول سکتا ہے۔ مرحوم آدم جی کے بیٹوں نے بعد میں پاکستان کی اقتصادیات، صنعت اور تجارت کے شعبے میں اہم کردار ادا کر کے اپنے والد محترم کی ادھوری تمناؤں اور خواہشات کو تکمیل کرنے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی حالانکہ اب ان کے سبھی بیٹے رحلت کر چکے ہیں لیکن اس وقت بھی ان کا خاندان ملک کی اقتصادی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ سر آدم جی حاجی واؤڈ نے مبین برادری کے لئے تعلیمی خدمات اور حصول پاکستان کی تحریک میں جو نمایاں کردار ادا کیا اس کو کبھی بھلا یا نہیں جاسکتا۔
(مجمراتی سے ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل)

جماعت کے منصوبوں اور سرگرمیوں کے متعلق آپ کی واقفیت ضروری ہے



ناول کورونا وائرس وباء سے اپنا بچاؤ اور احتیاط کریں
ہائٹوا مبین جماعت آفس میں تشریف لانے والوں (مرد اور خواتین) کے لئے

ضروری گزارش

موجودہ ناول کورونا وائرس وباء کے باعث ہم سب کو احتیاط کرنا لازمی ہے۔ جماعت کے معزز عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی جانب سے ہدایت کی جاتی ہے۔ جماعت کے دفتر میں داخلہ کی اجازت فیملی کے ایک فرد کو ہے اور بچوں کا داخلہ سخت منع ہے۔ داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ اس نے ماسک پہنا ہو اور ہاتھوں کو Sanitizer کر کے دفتر میں داخل ہوں۔ دوسری بات یہ کہ خواتین اپنے مرحومین کے گھر ”سوئم۔ قرآن خوانی“ میں جانے کے بعد وہاں قافلہ رکھیں اور ماسک پہن کر شرکت کریں۔ احتیاط بے حد ضروری ہے۔

نیک خواہشات

انور حاجی قاسم محمد کا پڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری ہائٹوا مبین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی



زندگی کا نصب العین

حقیقی خوشی، جدوجہد اور لگن میں پوشیدہ ہے

ڈاکٹر داؤد صالح (مرحوم)

وہ کیا حالات ہیں جو ایک انسان کو زندگی میں کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار کرتے ہیں؟ ان کے تجزیہ سے ہمیں رہنمائی مل سکتی ہے۔ کیا صرف اچھی قسمت ہی کامیابی کا اصل راز ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض افراد سونے کا چھوٹا منہ میں لے کر پیدا ہوتے ہیں اور ہمیشہ فائدے میں رہتے ہیں اور بعض بیدار نشی طور پر اس غریب کی جھونپڑی کی طرح ہوتے ہیں جو ہر طرف سے مشکلات میں گھری رہتی ہے اور خراب صحت اور غربت کی وجہ سے ناموافق حالات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسے افراد کی بھی کمی نہیں جو اپنے ناموافق حالات اور دشواریوں کے باوجود زندگی کے میدان میں کامیابیوں سے ہمکنار ہوئے لیکن اس کے لئے انہوں نے انتھک محنت کی ناکامیوں سے سبق حاصل کیا اور دشواریوں پر قابو پانا سیکھا۔

کامیابی کی قسمیں : کامیابی کی تعریف مشکل ہے۔ بعض لوگ اس سے دولت مراد لیتے ہیں بعض اس سے معاشرہ میں بلند مقام اور بعض اس سے کسی فن میں مہارت حاصل کرنے کا معیار مقرر کرتے ہیں۔ اکثر حضرات سیاسی شہرت کو کامیابی تصور کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب معیار مسنونہ ہیں۔ ہم اس شخص کو کامیاب قرار دے سکتے ہیں جو زندگی کو بھرپور طریقہ سے گزار رہا ہے۔ خوش و غم رہتا ہے جو زندگی سے سکون حاصل کرتا ہے اور جو اپنی خوش نصیبی میں لوگوں کو حصہ دار بناتا ہے۔ ہر شخص ایک ہی ترقی نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی دولت، شہرت، مقام اور طاقت کو اپنی کامیابی کا معیار سمجھ لے تو وہ حقیقی خوشی حاصل نہیں کر سکتا۔ حقیقی خوشی تو اس جدوجہد اور لگن میں پوشیدہ ہے جو وہ اپنے نیک نصب العین کے حصول کے لئے کرتا ہے۔ کامیابی یہ نہیں ہے کہ ہم نے کیا حاصل کر لیا ہے بلکہ کامیابی وہ دورانیہ ہے جو فرد نقطہ آغاز سے قطعی حصول تک کوشش کرتا ہے۔ اچھی وراثت اور اپنے ارد گرد کے موافق حالات حالانکہ فائدہ مند ہیں لیکن ضروری نہیں کہ یہ کامیابی کی بھی ضمانت ہوں۔ یہ صرف زندگی میں اچھی ابتداء کے لئے کام دے سکتے ہیں۔ اس لئے جن خوش نصیب افراد کو یہ میسر ہیں وہ ان افراد کے مقابلہ میں جو ناموافق حالات کا شکار ہوتے ہیں جلد اور زیادہ ترقی کرنے کی امید کر سکتے ہیں لیکن اچھا صحت مند خوش وضع خوش شکل اور اچھے دماغ کا شخص مواقع جتوا کر ناکام ہو سکتا ہے۔ اس کے برعکس وہ شخص جو بد وضع، غریب اور کمزور ہونے کے باوجود اپنے عزم و ہمت اور استقلال سے اپنی کمزوریوں پر قابو پا کر کامیابیاں حاصل کر سکتا ہے۔ کامیابی کی اس طرح پیمائش کی جاسکتی ہے کہ فرد زندگی کے حالات پر کیا رد عمل ظاہر کرتا ہے۔ موافق یا ناموافق؟ مثبت یا منفی؟ چنانچہ کامیابی کا زیادہ تر دار و مدار اس کی اپنی ذہنی سوچ پر ہے۔ خاص طور پر رکاوٹ کے باوجود نصب العین کے حصول کا عزم اور مستقل مزاجی سے کام لینا اور یہ عوامل انسان کے اپنے اندر موجود ہوتے ہیں اور وہی ان کی موجودگی اور غیر موجودگی کے بارے میں جانتا ہے۔ وہ اگر چاہے تو انہیں سنوار سکتا ہے اور چاہے تو ہکا بکا کر سکتا ہے۔ بالفاظ دیگر وہ خود اپنی کامیابی یا ناکامی کا کسی حد تک ذمہ دار ہے۔

چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ کامیاب زندگی کے حصول کے لئے انسان اپنی ذہنی سوچ میں نکلھار پیدا کرے، بھٹلے و برے حالات میں اپنا ذہنی توازن برقرار رکھے اور حالات سے بدل کر کبھی ہمت نہ ہارے اس بات پر یقین رکھے کہ ناکامی عارضی ہے زندگی کے بارے میں اپنا رویہ مثبت رکھے اپنی طرف سے پوری کوشش کرے اور نتیجہ اللہ پر چھوڑ دے۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے زیر اہتمام
جماعت کے سابق اعزازی جنرل سیکریٹری اور جوئیئر نائب صدر ممتاز سماجی شخصیت

عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا مرحوم کی یاد میں

برائے ایصال ثواب قرآن خوانی اور
تعزیتی اجلاس مقررین کا خراج عقیدت

احوال : کہتری عصمت علی پٹیل

قرآن خوانی اور تعزیتی جلسے میں بانٹوا میمن برادری، آل پاکستان میمن فیڈریشن اور المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی، سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے
عہدیداران، بانٹوا میمن جماعت کی سب کمیٹیوں کے کوئیڑ صاحبان میمن برادری اور دوست احباب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ بعد نماز مغرب
برائے ایصال ثواب قرآن خوانی کی گئی۔ فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کے بعد تلاوت کلام پاک اور بارگاہ رسالت آپ میں ہدیہ نعت رسول
مقبول ﷺ جناب مولانا خالد قادری نے پیش کی۔

نظامت کے فرائض ممتاز سماجی کارکن سابق جوائنٹ سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت جناب محمد فاروق ابوبکر بدو نے انجام دیئے۔
اسٹیج پر بیٹھے ہوئے معزز شخصیات میں بانٹوا میمن جماعت کے اعزازی جنرل سیکریٹری جناب محمد انور کا پڑیا، بانٹوا میمن خدمت کمیٹی کے
اعزازی جنرل سیکریٹری جناب محمد یونس اے ستار بکسر اور نائب صدر جناب محمد اقبال عبداللہ نی، آل پاکستان میمن فیڈریشن کے صدر جناب محمد
حنیف مولانا، میمن فیڈریشن کے سابق صدر جناب عبدالعزیز میمن ایم این اے، المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے سربراہ اور سابق وفاقی وزیر جناب
حاجی محمد حنیف طیب ممتاز بزنس مین اور سماجی شخصیت جناب بچی پولانی، سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے سرپرست جناب محمد بشیر فاروق پولانی اور مرحوم
عبدالغنی بھنگڑا کے فرزند اور میمن فیڈریشن کی سپریم کونسل کے وائس چیئر اور بھنگڑا میمن جناب کامران عبدالغنی بھنگڑا تشریف فرما تھے۔
میمن فیڈریشن کے سیکریٹری جنرل جناب محمد فیصل ابوبکر کھانا، سابق سینئر نائب صدر جناب محمد حنیف اسحاق وغیرہ نے بھی شرکت
کی۔

☆ جناب محمد فاروق ابوبکر بدو : سابق جوائنٹ سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت

آپ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جناب عبدالغنی بھنگڑا ہم سے جدا ہو گئے۔ یقین نہیں آتا وہ ہم سے اتنے جلد جدا ہو جائیں
گے۔ وہ خدمت فہمق کا آغاز پندرہ سال کی عمر میں بانٹوا میمن ویلفیئر کور کے لئے کھالیں جمع کرنے سے خدمتی کاموں کا آغاز کیا تھا اور آخری
سانسوں تک بانٹوا میمن برادری، میمن برادری اور عوام الناس کے لئے بے لوث اور مخلصانہ خدمات انجام دیں۔ آپ مزاجاً نہایت ٹھنڈے دل کے
انسان تھے۔ علاج جانے کی خدمات ہوں یا آباد کاری کا مسئلہ ہو، ادارے کی فنڈ ریزنگ کا سلسلہ ہو یا گھریلو تنازعات کا معاملہ ہو ہر مسئلے کو خوش

اسلوبی سے حل کرتے تھے۔ آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن ان کی مسلسل گراں قدر خدمات ہمیں ان کی یاد دلا رہی ہیں۔ آج ہم سب یہاں مرحوم کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

☆ جناب محمد حنیف موٹلانی : صدر آل پاکستان میمن فیڈریشن

آپ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم عبدالغنی بھنگڑا بڑی خوبیوں والی شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی کس خوبی کا ذکر کروں، سمندر کو کوزے میں بند کرنا ہے۔ گزشتہ 8 سالوں سے رفاقت تھی۔ میمن فیڈریشن کو کافی وقت دیتے تھے۔ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی میں غریب مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ مرحوم نے بانٹوا میمن جماعت کے سماجی اور فلاحی کاموں کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا۔

آپ نے مزید کہا کہ میمن فیڈریشن کی ایک عشاہیہ تقریب تھی۔ مجھے میمن برادری کی ایک پر خلوص اور بے لوث شخصیت میمن خدمت فورم کے چیئرمین حاجی مسعود پادکچھ نے مجھ سے کہا کہ میری آپ سے گزارش ہے یا مشورہ سمجھیں آئندہ آپ میمن برادری کے بے لوث سماجی کارکنان کے اعزاز میں بھی اسی طرح کی تقریب پزیرائی رکھیں تاکہ مزید سماجی ورکر سامنے آئیں گے اور حوصلہ بڑھے گا۔ مجھے ان کی یہ بات ہمیشہ ذہن میں آتی ہے اور احساسِ دلاتی ہے کہ سماجی کارکنوں کو اس کی زندگی میں حوصلہ افزائی اور تقریب پزیرائی ہونی چاہیے۔

☆ جناب عبدالعزیز میمن سابق ایم این اے : سابق صدر آل پاکستان میمن فیڈریشن

آپ نے کہا کہ مرحوم غنی بھائی ایک بے لوث سماجی شخصیت کے مالک تھے۔ ہمیں یہ معلوم نہیں تھا اتنا جلدی ہم سے جدا ہو جائے گا۔ مرحوم مختلف اداروں میں ویلفیئر کے کام کرتے تھے ان کی سماجی اور فلاحی سرگرمیاں اس قدر وسیع پیمانے پر انجام رہی کرتے تھے۔ وہ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی میں بلا کسی امتیاز صحت عامہ کی خدمات دینے میں کوشاں رہے۔ امید ہے مرحوم عبدالغنی بھنگڑا کے سماجی اور خدمتی کاموں کو ان کے باصلاحیت فرزند جناب کامران اے غنی اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جاری و ساری رکھیں گے۔ غنی مرحوم نے مجھ جیسے شخص کو برواشت کیا۔

☆ جناب محمد اقبال عبداللہ ابا حسین نی نی : نائب صدر بانٹوا میمن خدمت کمیٹی

آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ آج کا یہ اجتماع غنی بھائی کی سماجی اور فلاحی خدمات کا اعتراف کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ان کی کمی ہم سب کے لئے پریشان کن ہے، ہمیشہ یاد آتی رہے گی۔ ہم خدمت خالق کا کوئی بھی شعبہ دیکھیں وہ اس میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ مرحوم پندرہ سال کی عمر سے خدمت کے کاموں سے وابستہ ہوئے۔ اپنے سماجی اور فلاحی کاموں کا آغاز بانٹوا میمن ویلفیئر کورسے کھالیں جمع کر کے کیا تھا۔ بانٹوا میمن جماعت ہو یا بانٹوا میمن خدمت کمیٹی ہو، میمن فیڈریشن ہو یا WMO، المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے تحت غریب مریضوں کی جو خدمات انجام دیں وہ ثواب جاریہ ہیں۔ بانٹوا انیس ہسپتال کے لئے ان کی رہائش قریب ہونے کی وجہ سے ہم نے رجوع کیا تھا۔ انہوں نے ہاں بھری تھی اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا وہ ہم سے جلد جدا ہو گئے۔ ان کے تمام واقف کار جانتے تھے کہ مرحوم سوشل کاموں کے لئے وقت بھی دیتے تھے اور دوست بھی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی دعاؤں میں غنی بھائی کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

☆ جناب محمد یونس اے ستار بگسرا : اعزازی جنرل سیکرٹری بانٹوا میمن خدمت کمیٹی

آپ نے مرحوم عبدالغنی بھنگڑا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم بانٹوا میمن برادری اور میمن برادری میں ممتاز سماجی شخصیت

کی حیثیت رکھتے تھے۔ غنی بھائی نے ہی میمن فیڈریشن کے سیکریٹری جنرل کے عہدے پر مجھے آمادہ کیا تھا۔ ان کی یادیں اور گراں قدر خدمات مرحوم کی یاد دلاتی رہیں گی۔ آپ بے شمار سماجی، طبی اور فلاحی اداروں اور فلاحی تنظیموں میں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ مرحوم غنی بھائی کی پوری زندگی سماجی خدمات کی عکاسی کرتی ہے۔ مرحوم گھر بیلڈ تازعات اور برادری کے تصفیہ طلب امور کو بہ حسن خوبی حل کرتے تھے۔ اپنے رفقاء کے کار کے تعاون سے جماعت کے کاموں کے لئے مختیر حضرات سے فنڈ ریزنگ میں بھی آگے آگے رہتے تھے۔ مرحوم غنی بھائی کی برادری میں ہمیشہ محسوس کی جاتی رہے گی۔ یہ خفا پر ہونا بہت مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

☆ جناب حاجی حنیف طیب : سابق وفاقی وزیر، سابق صدر میمن فیڈریشن

سرپرست المصطفیٰ ویلفیئر ٹرسٹ

آپ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا 1975ء سے تعلق تھا۔ صرف بازار میں سبز مسجد میں مدبر شخصیات رابطہ ہوتا تھا جس میں ظہور الحسن بھوپالی، حافظ محمد تقی، عبدالمجید عیسیٰ، بھائی میمن، غنی بھائی، ثار میمن، اقبال بھنگڑا، رفیق مسلم وغیرہ کس کس کا نام لوں تمام انجمن مجبان اسلام کے ساتھی ایک جگہ جمع ہوتے دین کی خدمت کا جذبہ تھا۔ دین اور سماجی خدمت کے کاموں میں آگے بڑھتے رہے۔ سوشل ورک ایک آزمائش ہوتی ہے اسے برداشت کرنا پڑتا ہے۔ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ دولت دے تو حضرت عثمان غنیؓ جیسا دل دے۔ جو لوگ فلاحی اداروں کو مالی تعاون کرتے ہیں وہ ہمیشہ اچھے سلوک کے حق دار ہوتے ہیں۔ بعض لوگ ان کو وہ تو قیر اور عزت نہیں دیتے۔

ہمارے ادارے المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کو ایک شخصیت علاج معالجہ کے لئے ہر سال پچاس ہزار روپے کا عطیہ دیتی تھی۔ ایک دن وہ ہمارے ادارے کے کاموں کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ فلاحی اور علاج معالجہ کے کاموں کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے اور ساڑھے بیانوے لاکھ روپے کے خطیر عطیے کا چیک دے گئے۔ اسی لئے کہتے اللہ تعالیٰ دولت دے تو حضرت عثمان غنیؓ کے خزانے کی طرح دے تاکہ فلاحی کاموں کا سلسلہ جاری و ساری رہے۔ غنی بھائی ادارے کے تمام امور اس خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیتے تھے۔ ان سے قبل میرے دور فتنہ کار مرحوم احمد عبدالشکور منشی، مرحوم محمد اقبال کسہائی اور اس کے بعد ہمارے غنی بھائی نے ذمہ داریاں سنبھالیں نیکی کے اس مشن کو آگے بلکہ بہت آگے بڑھایا ہے۔ آپ بانٹو امین برادری، میمن برادری اور دیکھی لوگوں کی محبوب شخصیت تھے وہ جسمانی طور پر ہم سے دور ضرور ہو گئے ہیں مگر روحانی طور پر ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔ آپ کی کمی ہمیشہ محسوس کی جاتی رہے گی۔ یہ خفا پر ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

مٹو دے اپنی استی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے کہ دانہ خاک میں مل کر گل گزار ہوتا ہے

☆ جناب محمد کامران عبدالغنی بھنگڑا : کوآرڈی نیٹر اوور سیز سپریم کونسل میمن فیڈریشن

آپ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آج آپ نے میرے والد محترم مرحوم و مغفور کے لئے بانٹو امین جماعت کے تمام معزز عہدیداران، مجلس عاملہ کے اراکین اور کنوینر صاحبان کا برائے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور غم انگیز رحلت پر تعزیتی اجلاس منعقد کرنے پر تمام عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کا دلی شکر یہ ادا کیا اور کہا کہ تمام آمد و دوست احباب ہماری فیملی کے غم میں شریک ہوئے۔ تمام مقررین نے اچھے انقب اور اچھے الفاظوں سے میرے والد محترم کو نوازا، تمام مقررین اپنے خوبصورت الفاظوں میں خراج عقیدت پیش کیا۔

یہاں میں اس بات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں میرے والد محترم نے بانٹو انوائس ویلفیئر سوسائٹی کو مسجد کے پلاٹ کے لئے ایک

درخواست دی تھی اس پر ضرور غور کیا جائے اور منظوری دی جائے پوری مسجد کی تعمیر کے اخراجات ہماری فیملی برداشت کرے گی۔

☆ جناب محمد بشیر محمد فاروق پولانی : چیئرمین سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ

اختتامی دعائے خیر

آپ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دینی انسانیت اور مبین برادری کی خدمت کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے (آمین)۔ اللہ تعالیٰ جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگلہ کی دینی، سماجی، فلاحی، طبی خدمات کو قبول و منظور فرمائے۔ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، لواحقین کو صبر جمیل دے (آمین)

کورونا وائرس سے بچنے کے احتیاطی کچھے۔

صحت مند رہیے



☆ کورونا وائرس دوبارہ عالمی وبا کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ ہر ایک کو احتیاط کرنا لازمی ہے۔

☆ جلد علامات ظاہر نہ کرنے والا خاموش قاتل جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہوا ہے۔ جس نے ہر شعبہ

زندگی کو مفلوج کر دیا ہے۔

☆ مرنے والوں میں 80 فیصد ضعیف العمر، متاثرہ شخص کی چھینک چھ فٹ کے اندر ہر چیز کو متاثر کر سکتی ہے۔

پانی بچاؤ، درخت لگاؤ، ملک کو سرسبز بنانا

پاکستان سمیت پانی کا مسئلہ اس وقت دنیا بھر میں شدت اختیار کر چکا

ہے۔ بارش ہمارے پاس قدرت کا انمول عطیہ ہے اور اس کا پانی بچا کر ہم اس کی

کمی پر با آسانی قابو پاسکتے ہیں۔ پانی کو احتیاط کے ساتھ استعمال بے حد ضروری

ہے۔ حب الوطنی کا تقاضہ ہے۔





سب سے منفرد، ہر دلعزیز شخصیت اور پرکشش نظر آنے کا آسان طریقہ مسکراہٹ

مسکرائیے اور دلوں کو فتح کر لیجئے

تحریر: جناب محمد یاسر عبدالستار موسانی، ایم بی اے فنانس

بعض نوجوانوں کی گفتگو اور انداز میں اتنی کشش اور خصوصیات ہوتی ہیں کہ وہ جس محفل میں چلے جائیں، لوگوں کی نگاہیں ان کی طرف خود بہ خود اٹھنے لگتی ہیں۔ یہ ہر دلعزیز نوجوان محفل میں چرچا نڈکا دیتے ہیں۔ اس میں صنف کی کوئی قید نہیں ہوتی چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ ان کی شخصیت سے متاثر ہو کر ہر شخص ان کی قربت کا خواہش مند ہوتا ہے۔ اس کے برعکس کچھ شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے آنے یا نہ آنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ لوگ ان سے رگی بات چیت کرتے ہیں۔ برتاؤ کا فرق شخصیت کے ظاہری خدو خال سے نہیں بلکہ اندر کی خواہشوں سے ہوتا ہے۔ اگر آپ خوش اخلاق، ہنس مکھ، خوش مزاج ہیں، دل میں بڑوں کی عزت رکھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ جلد ہی اپنے ارد گرد کشش کا ڈٹوٹنے والا ہالہ پیدا کریں گے۔ اگر آپ کے برعکس اگر آپ منہ پھٹ، ضدی اور بد تمیز ہیں تو یقیناً لوگ آپ سے کترانے لگیں گے یا منظر گفتگو



Mr. Yasir Moosani

ہی پراکتفا کریں گے۔

بعض اوقات مزاج کی تیزی اور بد اخلاق آپ کے اپنے چاہنے والوں یا گھر والوں کو بھی مایوس کر دیتی ہے۔ ہر دلعزیز جتنا بہت مشکل کام نہیں۔ اگر آپ چند باتوں کا خیال رکھیں تو اس سے آپ کی شخصیت میں نکھر پیدا ہو سکتا ہے۔ سب سے پہلی ضروری بات یہ ہے کہ چھوٹے اور بڑے ہر ایک کی عزت کریں۔ آپ کا یہ عمل دوسروں کی نظر میں آپ کی عزت بڑھا دے گا۔ ہر دلعزیز بننے کا ایک بہترین فارمولہ یہ ہے کہ بات

کرنے سے قبل اچھی طرح سوچیں۔ اس کے بعد بولیں۔ اس طرح آپ بہت ساری مصیبتوں سے بچ جائیں گے۔

مسکراہٹ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ مسکرائیے اور دلوں کو فتح کر لیجئے۔ بلاوجہ کا غصہ، لگائی، بھائی، دوسروں کو نیچا دکھانا، سامنے والے کو حقیر سمجھنا، یہ عادتیں آپ کی شخصیت کی خوبصورتی کو دیکھنے کی طرح چاٹ جائیں گی۔ احساس برتری یا احساس کمتری یہ دونوں آپ کی شخصیت کو گہنہ دیں گے۔ اس کی جگہ اپنی شخصیت میں توازن پیدا کریں۔ اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ آپ کیا بننا چاہتے ہیں۔ ہزاروں کے بچ خود کو نمایاں رکھنا مشکل کام نہیں۔ اگر آپ اپنے اندر مذکورہ خصوصیات پیدا کر لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی آمد سے محفل میں چار چاند لگ جائیں۔

چہرہ اس وقت حسین ہوتا ہے جب وہ مسکراتا ہو اور سب سے زیادہ ہر اس وقت نظر آتا ہے جب وہ غصہ کا اظہار کرتا ہو۔ خاص طور پر مرد حضرات ہزاروں روپے اپنے سنگھار، آرائش اور چہرے کی دل کشی بڑھانے پر صرف کر دیتے ہیں، کاش کہ وہ یہ جان جائیں کہ ایک ہنستے ہوئے چہرے کو جو پھول کی طرح گھٹتے ہو، کسی سنگھار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ صرف اپنی ایک مسکراہٹ سے مرکز نگاہ بن سکتے ہیں۔ مسکراہٹ کا پہلا اصول یہ ہے کہ جب بھی آپ مسکرانے لگیں تو اپنے ذہن کو تمام تر پریشانیوں سے آزاد کریں۔ اس وقت آپ یہ سوچیں کہ آپ کو کوئی فکر نہیں، آپ ہر قسم کی فکروں سے آزاد ہیں۔ ہر چیز میں اچھائی اور خوبصورتی کا پہلو تلاش کریں۔ تب ہی آپ بھرپور مسکراہٹ اپنے چہرے پر پھیلا سکتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ مسکراہٹ خوشیوں کا دروازہ کھول دیتی ہے۔ خوشی کا رشتہ ذہن سے ہوتا ہے۔ ذہن کا دماغ سے اور دماغ کا دل سے ہوتا ہے۔ یہی چیز خوب صورت ہوتی ہے جو آپ کے دل میں خوشیاں کھیر دے اور دل کی گلی کا باعث بنے۔ یہ حقیقت ہے کہ ایک ہنستے ہوئے چہرے کو دیکھ کر اور اس کی گھٹتے باتیں سن کر آپ کے دل میں خوشی اور مسرت کا احساس پیدا ہوگا اور آپ کا دل بھی مسکرانے کو چاہے گا اور آپ اس سے باتیں کرنا چاہیں گے۔ اس کے برعکس ایک ایسا چہرہ جس پر مسکراہٹ کا دور دور تک شائبہ نہ ہو، بات کرنے سے ہی گلے کہ یہ سخت غصہ میں ہے، ماتھے پر شکنیں پڑیں ہوں، ناک سکڑی ہوئی ہو تو یقیناً اس سے بات کرتے ہوئے آپ کو ایک ناگوار قسم کا احساس ہوگا اور جلد ہی آپ اس سے اکتا جائیں گے۔ سب سے منفرد ہر دل عزیز شخصیت اور خوب صورت نظر آنے کا آسان اور سستا طریقہ مسکراہٹ ہے۔ اس سے نہ صرف لوگ آپ سے خوش ہوں گے بلکہ آپ خوب صورت اور حسین بھی نظر آئیں گے۔

اکثر لوگ خود کو نمایاں کرنے کے لئے مختلف انداز اختیار کرتے ہیں تاکہ دوسروں کی نظر میں مقام بنالیں مگر اکثر نا کام ہو جاتے ہیں

آپ کچھ بھی ہوں، آپ کا رنگ کیسا بھی ہو، آپ پر وقار پر کشش بن سکتے ہیں۔ درج ذیل اصولوں پر عمل کریں:

ہنر ہمیشہ صاف ستھرے رہیں۔

ہنر چہرے کی مناسبت سے ہال رکھیں۔

ہنر ہاتھ آہستگی مگر پر جوش انداز میں ملائیں۔

ہنر ہر ملنے والے سے کھڑے ہو کر ملیں۔

ہنر محفل میں آنے والے کو جگہ پیش کریں۔

ہنر محفل میں ہانگ نیچے کر کے بیٹھیں تاکہ کسی کی طرف جوتے کا رخ نہ ہو۔

ہنر محفل میں ہمیشہ بیٹھ کر کھائیں۔

ہنر کھانے کے وقت مناسب مقدار میں کھانا نکالیں۔

- ☆ سب کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔
 ☆ بڑوں کی محفل میں تمباکو نوشی سے پرہیز کریں۔
 ☆ جس طرح کی محفل ہو اسی طرح کاروبار اختیار کریں۔
 ☆ جہاں کھڑے ہوں اپنے سہارے سے کھڑے ہوں۔
 ☆ پہلے دوسروں کو پیش کریں۔ بعد میں خود کو کی چیز لیں۔
 ☆ جب بھی اپنے سے بڑوں سے باتیں، سیدھے کھڑے ہو کر اور نظریں نیچی رکھ کر کریں۔
 ☆ جہاں مناسب ہو تعریف ضرور کریں۔
 ☆ دوسروں کی برائی بر گز نہ کریں۔
- ☆ محفل میں آئیں یا جائیں تو جسم کو سیدھا اور نظر نیچی رکھیں۔
 ☆ باتیں دھیمی آواز میں کریں۔ جن باتوں کا علم نہ ہو ان پر بحث نہ کریں۔
 ☆ جس کو بھی پکاریں اس کے اصل نام سے پکاریں۔
 ☆ بڑے مگر ہتکلی کے ساتھ۔
 ☆ بچوں سے شفقت کے ساتھ پیش آئے۔
 ☆ زیادہ سے زیادہ اپنا کام خود ترتیب و سلیقہ سے کریں۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن برادری کے ضرورت مند طلبہ و طالبات کو



پروفیشنل تعلیم کے لیے اسکالرشپ



زکوٰۃ فنڈز سے

بانٹوا میمن برادری کے وہ طلبہ و طالبات جو مالی وسائل نہ ہونے کے سبب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں مثلاً ڈاکٹرز، وکیل، انجینئرز، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، آرکیٹیکٹ اس کے علاوہ دیگر ٹیکنیکل پروفیشنل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند اور ضرورت مند طالب علموں کے لیے بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے مالی تعاون کیا جاتا ہے جو طلبہ و طالبات مالی سپورٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ بانٹوا میمن جماعت سے رجوع کریں۔

نیک خواہشات کے ساتھ

محمد عمران محمد اقبال ڈنڈیا

فون 32728397 - 32768214

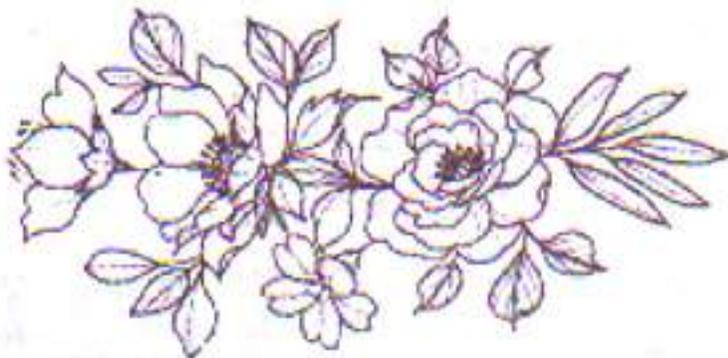
کنوینر ایجوکیشن کمیٹی
بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بلقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بانی حاجیانی اسکول،
یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

شاعری



عمر گھٹے تی ، آشا ودیتی
 جگہ جگہ تے، نظر فیرتی
 واٹ واٹ میں، ٹھوکر لگے تی
 تو ہے ملن سے، مزہ لے تی
 تصویر تو جی ، انھیں ہے تی
 واٹ میں ملوثا ، نظر جھکے تی
 کڈیں با کڈیں ، یاد بھی اچے تی
 ذرا سی گال سے ، گال بھی ودے تی
 کیری مصیبت ، دکھ میں ہے تی
 ذرا چپ میں ، آشا تو روے تی
 رونو بھی اچے تو، خوشی بھی لے تی
 ہر مصیبت ساتھ حلے تی، ماڑو کم سوچیں تا زندگی لے تی
 کرو جو خیر کر کے ہی گال دنیا سونڑے تی
 درویش تو جی تو، سوچ ہی لکھے تی



مصیبتی نظم



گجراتی کلام: اسفعلیل درویش مرحوم
 اردو ترجمہ: کہتری عصمت علی ہنیل

پاکستانی ادب 1947 - 2008ء

انتخاب شاعری۔ افسانہ گجراتی

ایک ایسی درد انگیز، دلچسپ اور انوکھی کہانی جس میں نصیحت بھی ہے اور سبق بھی!
آج کے معاشرے میں حق تلفیاں عروج پر ہیں۔ باپ کی وراثت سے اولاد کو محروم کیا جاتا ہے

خالی پنجرہ

گجراتی تحریرو: بلال میمن (مرحوم)

اردو ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل



Late Bilal Memon

کالچیاواڑ کے رحیم سینھ نے بڑی محنت اور مشقت کے بعد اپنی تجارت اور کاروبار کو وسعت دی تھی۔ اس کا شمار شہر کے دولت مند اور بوشیار ترین کاروباری افراد میں ہوتا تھا۔ رحیم سینھ کا ایک ہی بیٹا تھا جس کا نام تھا، محبوب۔ محبوب نے میٹرک کر لیا تو رحیم سینھ نے اسے اپنے کاروبار میں شامل کر لیا اور ساتھ ہی اسے تجارتی گزر سکھانے

لگا۔ محبوب نوجوان تھا اور عزم تھا اور گمن سے کام کرتا تھا، اس لیے اس نے اپنے باپ کے لگائے ہوئے پودے کو تازہ و درخت بنانے پر توجہ دی اور اس کی تجارتی فرم مشہور بھی ہو گئی اور اس کی ساکھ بھی عمدہ ہو گئی۔

رحیم سینھ کی بیوی اور محبوب کی ماں مریم کی بڑی خواہش تھی کہ اس کے بیٹے کی بھی شادی ہو اور اس کے آئمن میں بھی ننھے منے بچے کھبیں، مگر رحیم سینھ کا کہن تھا کہ پہلے میرے بیٹے محبوب کو کاروبار اور تجارت میں مہارت حاصل کرنے دو، اس کے بعد ہی اس کی شادی کا سوچنا۔ محبوب دولت مند والدین کا اکھوتا بیٹا تھا۔ اس کے لیے رشتوں کی کوئی کمی نہ تھی۔ شہر بھر کے دولت مند سینھ اپنی بیٹیوں کو محبوب کی بیوی بنانا چاہتے تھے۔ کئی لوگوں نے تو منہ کھول کر محبوب کو اپنا داماد بنانے کی خود پیش کش کی تھی۔



GUJRATI ADAB

آخر جب رحیم سینٹھ کو اندازہ ہو گیا کہ اب محبوب تمام کاروباری رموز سیکھ چکا ہے تو اس نے ایک قریبی رشتے دار کی بیٹی شہناز سے محبوب کا رشتہ طے کر دیا۔ چٹ منگنی پٹ کے بیوا کے مصداق جلد ہی یہ شادی بھی ہو گئی۔ گھر میں بہو آئی تو محبوب کی ماں مریم بہت خوش ہوئی۔ شادی کے ایک سال کے اندر اندر شہناز اور محبوب ایک بیٹے کے ماں باپ بن گئے۔ دادا، دادی بھی پوتے کی آمد پر بہت خوش تھے۔ اس موقع پر بڑے جشن کا اہتمام کیا گیا۔ بڑی بڑی دعوتیں کی گئیں اور ہر طرح کی خوشی کا اظہار کیا گیا۔

مگر ابھی یہ بچہ 8 یا 9 ماہ کا ہوا تھا کہ رحیم سینٹھ کو بارٹ ایک ہو اور وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اب تمام کاروبار کی ذمہ داری محبوب پر آ گئی، مگر چونکہ وہ اپنے باپ کا تربیت یافتہ تھا، اس لیے جلد ہی اس نے تمام کاروبار کو سنبھال لیا۔

اس طرح آٹھ نو برس بیت گئے۔ اس دوران محبوب کی بیوی شہناز کے ہاں دو بیٹیاں پیدا ہوئیں اور آخر میں ایک بیٹا۔ آخری بچے کی آمد کے ساتھ ہی محبوب کی بیوی بھی چل بسی۔ اس صدمے نے محبوب کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ اس کی بیوی چار بچے چھوڑ کر دنیا سے چلی گئی تھی، جنہیں سنبھالنا محبوب کے لیے بہت مشکل کام تھا۔ اگرچہ اس موقع پر محبوب کی ماں مریم نے بچوں کی ذمہ داری سنبھال لی تھی، مگر وہ بوڑھی ہو چکی تھی، اس لیے محبوب نے ان کی مدد کے لیے دونوں کرائیاں بھی رکھ لی تھیں، مگر چاروں بچوں کی فکر اسے بے چین رکھتی تھی۔ بیٹے کو پریشان دیکھ کر اس کی ماں مریم نے اسے سمجھایا کہ تم اپنے کام پر توجہ دو، بچے میرے ساتھ ہیں اور میری مدد کے لیے دونوں کرائیاں بھی ہیں، اس لیے تم بچوں کی طرف سے بالکل بے فکر ہو جاؤ۔ مریم بوڑھی ہونے کے باوجود محبوب کے بچوں اور اپنے پوتا پوتی کی پوری دیکھ بھال کرتی تھی۔ یہ دیکھ کر محبوب مطمئن ہو گیا۔ ویسے بھی اس کے پاس روپے پیسے کی کوئی کمی نہیں تھی۔ بچوں کے لیے جس چیز کی ضرورت ہوتی، فوراً حاصل کر لی جاتی تھی، ان کی ہر فرمائش زبان سے نکلتے ہی پوری کر دی جاتی تھی۔ محبوب کے بڑے بیٹے کا نام عدنان تھا۔ اس سے چھوٹی زین اور اس کے بعد روینہ تھی، جبکہ سب سے چھوٹا بیٹا انور تھا جسے جنم (پیدائش) دیتے ہی شہناز دنیا سے رخصت ہو گئی تھی۔ شہناز کے انتقال کے چھ سات ماہ بعد اس گھر میں محبوب کی دوسری شادی کے چرچے ہونے لگے۔ مریم اپنے بیٹے کے لیے دوسری بیوی لانا چاہتی تھی، مگر اس نے ابھی تک اس سلسلے میں محبوب سے کوئی بات نہیں کی تھی۔

اسی دوران مریم پر فالج کا حملہ ہو گیا اور وہ بے چاری معدوم کر ستر سے لگ گئی۔ ماں کی اس حالت کو دیکھ کر محبوب پریشان ہو گیا، کیونکہ وہی تو اس کے بچوں کی خبری گیری اور نگہداشت کر رہی تھیں۔ اب بچوں کو کون دیکھے گا؟ یہ سوال محبوب کو پریشان کرتا رہا۔ اس نے اپنی ماں کے علاج معالجے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ مہنگے مہنگے ڈاکٹروں کو دکھا یا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مریم ٹھیک ہو گئی، لیکن اسے چھنے پھرنے میں تھوڑی بہت تکلیف

پاکستانی گجراتی ادب

1947 - 2008

انتخاب شاعری - افسانہ

مرتب: کھتری عصمت علی پشیل



اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد

ہوتی تھی۔ اس بیماری کے بہانے مریم کو محبوب سے اس کی دوسری شادی کے حوالے سے بات کرنے کا موقع مل گیا۔ ایک رات مریم نے محبوب سے کہا: ”بیٹا! میری حالت تو تم دیکھ ہی رہے ہو، نہ جانے کب اللہ کے ہاں سے بلاوا آجائے۔ سنا ہے کہ ایک بار کسی کو فوج ہو جائے تو وہ زندگی بھر اس کے زیر اثر رہتا ہے۔ میں جیتے جی بھی مردہ ہوں، جسمیں چلتی پھرتی ضرور نظر آتی ہوں، عمر زندہ نہیں ہوں۔“

”یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں؟“ محبوب نے ماں سے شکوے کے انداز میں کہا: ”آپ ٹھیک ہو جائیں گی، آپ کا علاج چل تو رہا ہے، کچھ دن میں مزید ٹھیک ہو جائیں گی۔ اور ایک بات یہ کہ آپ مرنے (موت) کی باتیں نہ کیا کریں۔“

”مگر مجھے تمہارے بچوں کی فکر ہے۔“ مریم نے کہا تو محبوب سر جھکا کر رہ گیا۔ پھر اس نے جلدی سے کہا: ”آپ ان کی فکر نہ کریں، بس

اپنا خیال کریں۔ بچوں کو میں خود دیکھ لوں گا۔ آپ ٹھیک ہوں گی تو سب کچھ ٹھیک رہے گا۔“

”چلو تم اپنے بچوں کی فکر کرنے کو منع کر رہے ہو، نہیں کرتی مگر میرے بچے کی تو مجھے فکر ہے نا؟“ مریم نے کہا تو محبوب چونک کر ماں کی

طرف دیکھنے لگا۔ ”آپ کا بچہ؟“ اس نے حیرت سے پوچھا۔ ”مجھے اپنے بچے یعنی تمہاری فکر ہے بیٹا؟“ مریم نے کہا تو محبوب ہنسنے لگا۔

”ہنسو نہیں، بچہ سو سال کا بھی ہو جائے تب بھی ماں کے لیے بچہ ہی رہتا ہے۔“ مریم نے خٹکی سے کہا اور سر واہ بھری۔

”بہر حال اب تمہیں میری اور اپنے بچوں کی خاطر دوسری شادی کرنی ہوگی۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔“ کچھ دیر بعد مریم نے کوہ فیصلہ سنا دیا۔

”مگر امی! آنے والی عورت میرے بچوں کے ساتھ سوتیلی ماں والا سلوک کرے گی۔“ محبوب نے کہا: ”اور میں ہرگز یہ برداشت نہیں

کروں گا، میں اپنے بچوں کو کسی بھی طرح کا ذہنی صدمہ نہیں دینا چاہتا۔ مجھے شادی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ ہیں نا۔۔۔“

”میرا کیا بھروسہ کہ کب مر جاؤں۔“ مریم نے دکھ بھرے لہجے میں کہا: ”مگر مرنے سے پہلے مجھے تمہارا دوبارہ گھر بسانا ہے بس!“ مریم

نے حتمی انداز سے کہا: ”سوتیلی ماں سوتیلی ہوتی ہے۔۔۔“ محبوب نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا: ”میں تیرے لیے ایسی اچھی بیوی تلاش کروں گی جو

اخلاق اور کردار میں لا جواب ہوگی اور آنے والی میرے بچوں کو اصل ماں بن کر دکھائے گی، یہ میرا تقصیر سے وعدہ ہے محبوب بیٹا!“ مریم نے پر مز

لہجے میں کہا: ”اسی لیے میں نے سوچ لیا ہے کہ دولت مند گھرانے کے بجائے کسی غریب گھرانے کی لڑکی لوں گی تاکہ جب آنے والی کو ہر طرح کا

سکھ ملے گا تو اس کے بدلے وہ بھی ہمارے بچوں کو اپنا سمجھے گی اور بس۔۔۔“

”ٹھیک ہے جیسی آپ کی مرضی!“ محبوب نے بیزارگی سے کہا۔ محبوب کا یہ جواب سنتے ہی مریم نے اس کے لیے لڑکی تلاش کرنی شروع

کر دی۔ دولت مند گھرانوں کی کئی لڑکیاں موجود تھیں، مگر مریم کو کوئی پسند نہیں آئی۔ چند ماہ ایسے ہی بیت گئے۔ اچانک مریم کو اپنے دور پرے کے

ایک رشتے دار کا خیال آیا جس کا نام یعقوب تھا۔ وہ ایک گاؤں میں رہتا تھا اور بہت فریب تھا۔ وہ گاؤں میں ایک دکان پر ملازمت کرتا تھا اور بڑی

مشکل سے گزار بسر کرتا تھا۔ اس کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں، مگر اس کے پاس اتنا پیسہ نہیں تھا کہ بیٹیوں کی شادیاں کر کے انہیں ان کے گھر کا

پاتا۔ جب مریم نے یعقوب کو خط لکھ کر اسے اپنے گھر بلوایا تو یعقوب حیران رہ گیا۔ دو حیران اس بات پر تھا کہ اس دولت مند رشتے دار مریم کو اس کی

یاد کیسے آئی۔ بہر حال وہ چلا آیا۔ مریم نے یعقوب سے آتے ہی دو نوک بات کی اور کہا: ”میرا بیہوشی ہے اس کے چار بچے ہیں جن کی دیکھ

بھال کرنے والا کوئی نہیں۔ میں اپنے بیٹے محبوب کی دوسری شادی کرنا چاہتی ہوں، مگر ڈرتی ہوں کہ سوتیلی ماں بچوں کے ساتھ بد سلوک نہ کرے،

تمہاری بڑی بیٹی پر دین مجھے پسند ہے۔ کیا تم اس کے لیے میرے محبوب کا رشتہ قبول کرو گے؟“

دراصل مریم نے یعقوب کی دونوں بیٹیوں کو ایک شادی میں دیکھا تھا۔ اتفاق سے یعقوب بھی اس شادی میں اپنے بیوی بچوں کو لایا تھا۔ اس سے یعقوب کی بڑی بیٹی پسند آگئی تھی۔ ”تم ایسا کرو اپنے بیوی بچوں کو کسی وقت یہاں ہمارے گھر لے آؤ، پروین بھی محبوب کو دیکھ لے گی اور محبوب بھی پروین کو سمجھ لے گا۔ اس کے بعد اگر بات بنتی ہے تو ہم اس بات کو آگے بڑھائیں گے۔“ مریم نے یعقوب سے کہا۔ پھر کچھ دیر رک کر وہ بولی: ”دوسرے یہ کہ میں چاہتی ہوں کہ تم اپنے گاؤں اور اطراف کے دیہات کے لیے محبوب کی تمہنی کی اجنبی لے لو۔ اس سے ہم دونوں کو فائدہ ہوگا اور کسی کا کسی پر احسان بھی نہیں ہوگا۔“

یعقوب نے مریم کی پوری بات سنی اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ سوچ کر ہی جواب دے سکے گا۔ کچھ عرصے بعد یعقوب اپنی بیوی بچوں سمیت مریم کے گھر آ گیا۔ محبوب نے اپنی ماں مریم کے کہنے پر یعقوب کی بیٹی پروین سے مختصر بات کی اور اسے بتایا کہ ”یہ شادی میں اپنے لیے نہیں بلکہ اپنی ماں کے اصرار پر اپنے بچوں کے لیے کر رہا ہوں۔ اگر تم بچوں کی ذمہ داری اٹھا سکو تو اس شادی کے لیے ہائی بجرناور نہ تمہیں پورا اختیار ہے کہ صاف صاف انکار کر دو۔ مجھے بچوں کے لیے سوتیلی ماں کی نہیں بلکہ ایک سگی ماں کی ضرورت ہے۔“

پروین نے بڑی توجہ اور غور سے محبوب کی بات سنی اور اپنا سر جھکا لیا۔ یہ گویا ظہار رضامندی تھا۔

کچھ ہی عرصے بعد محبوب اور پروین کی شادی ہو گئی۔ پروین نے محبوب سے کیا گیا وعدہ نبھایا اور بچوں کو سگی ماں سے بھی بڑھ کر پیار دیا۔ شروع میں بڑے بچے عدنان اور زریں، پروین سے دور رہے مگر بعد میں ان کی بھجک ختم ہو گئی۔ چھوٹے بچے روین اور انور پہلے ہی دن سے پروین کے قریب ہو گئے اور اسے سگی ماں ہی سمجھتے تھے۔ مریم بھی بہو سے خوش تھی اور محبوب بھی بیوی سے مطمئن تھا۔ وقت گزرنے لگا اور چاروں بچے پروین اور مریم کی محبت کے سائے میں پروان چڑھنے لگے۔ دن بھر خوشی گزر رہی تھی۔ چھ ماہ بعد اس گھر پر ایک اور آزمائش آئی اور ایک روز مریم انتقال کر گئی۔ محبوب کے لیے یہ ناقابل برداشت صدمہ تھا۔ پروین ابھی تک بے اولاد تھی۔ ویسے محبوب کو کوئی خواہش نہیں تھی کہ اس کے ہاں بچہ ہو، مگر کہتے ہیں کہ عورت بچے کے بغیر ادھوری ہوتی ہے، اس لیے محبوب نے پروین کا علاج کرایا۔ اسے اچھے سے اچھے ڈاکٹر کو دکھایا، مگر سب نے مایوسی کا اظہار کر دیا۔ ایک ماہر ڈاکٹر نے تو یہ تک کہہ دیا کہ پروین ساری زندگی ماں نہیں بن سکتی۔ پروین کو یہ سن کر دھچکے تو لگا مگر اس نے محبوب کا دل رکھنے کے لیے کہہ دیا: ”اگر میرے نسب میں اولاد کو جنم دینا نہیں تو کوئی بات نہیں، میں اللہ کی رضا میں خوش ہوں، ویسے بھی یہ چاروں بچے میرے ہی تو ہیں۔“

محبوب نے پروین کی زبان سے یہ بات سن کر سکون کا سانس لیا اور وہ مطمئن ہو گیا کہ پروین اس کے بچوں کو ہی اپنے بچے سمجھتی ہے۔ پروین اب سارے گھر کی مالک تھی۔ اپنی ساس کے انتقال کے بعد سب کچھ اس کا ہی تو تھا۔ وہ بچوں کا بہت خیال رکھتی تھی۔ سبھی وہ بچھی کہ چاروں بچے باپ سے زیادہ ماں کی طرف زیادہ راغب تھے اور ہمیشہ اس کے ساتھ لگے رہتے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے وقت گزرتا گیا اور چاروں بچے جوان ہو گئے۔ اب پروین کو دونوں بڑے بچوں عدنان اور زریں کی شادی کی فکر ہوئی۔ ان دونوں کے لیے اچھے رشتے پروین نے ایک سگی ماں بن کر ہی تلاش کیے، کیوں کہ محبوب نے اسے پورا اختیار دے دیا تھا کہ وہ جو چاہے کرے اور جہاں چاہے ان بچوں کی شادیاں کرے۔

زریں بیاہ کر اپنی سسرال چلی گئی اور عدنان کی شادی سلمہ سے ہو گئی۔ مگر سلمہ نے آتے ہی سب سے پہلے پروین کو یہ بتایا کہ وہ اس کی اصل اور سگی ساس نہیں، بلکہ سوتیلی ہے۔ یہ سن کر پروین کو دکھ تو بہت ہوا مگر وہ اسے کسی نہ کسی طرح برداشت کر گئی۔ اسی دوران اس نے روین کو بھی

رخصت کر دیا اور ساتھ ہی انور کی شادی بھی کر دی۔ دو ایک اور بہو کو بیاہ کر اپنے گھر لے آئی۔ ادھر محبوب خوش تھا کہ اس کے چاروں بچوں کے فرائض منجھی سے نٹ گئے۔ اس نے اپنی فیکٹری کا سارا کاروبار عدنان اور انور کے حوالے کر دیا اور خود ریٹائرڈ زندگی گزارنے لگا۔ گھر سے یہ آرام زیادہ دن نصیب نہیں ہوا۔ ایک روز اپنی کار کے ایک حادثے میں وہ انتقال کر گیا۔ محبوب کی وفات کے چند روز بعد ہی پروین نے اپنے چاروں بچوں عدنان، زریں، انور اور نورین کو بلا کر ان سے کہا: ”بچو! میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ اپنے باپ کی دولت اور جائیداد کے مسئلے کو آپس میں نمناؤ، جتنی دیر ہوگی اتنے ہی وراثت کے اختلافات بڑھتے جائیں گے۔“

عدنان نے کہا: ”امی! ابو نے وصیت پہلے ہی لکھ دی تھی جو وکیل صاحب کے پاس رکھی ہے۔ انہوں نے مجھے بتا دیا تھا کہ وصیت کی رو سے آپ کو کل دولت و جائیداد میں سے آٹھواں حصہ ملے گا۔ اس کے بعد باقی کے چار مساوی حصے ہوں گے۔ آپ کے لیے 50 لاکھ روپے الگ رکھے ہیں۔“ ”بیٹا! مجھے وہ من دولت سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔“ پروین نے کہا: ”150 لاکھ بھی تم سب آپس میں تقسیم کر لو۔“

گھر بچے اپنی ماں کے اس فیصلے پر راضی نہ ہوئے۔ آخر کافی بحث و مباحثے کے بعد پروین کے لیے 50 لاکھ روپے سے ایک بینک اکاؤنٹ کھولا گیا اور باقی تمام ورثہ حسب وصیت ان بچوں میں تقسیم ہو گیا۔ اس دوران نہ تو کوئی جھگڑا ہوا نہ لڑائی، نہ کوئی شور و غل مچا اور نہ دنیا کو تماشا دیکھنے کا موقع مل سکا۔ گھر دونوں بہوئیں عدنان کی بیوی سلمہ اور انور کی بیوی شائستہ مسلسل سازشوں میں لگی رہیں اور پروین کے خلاف اپنے شوہروں کے کانوں میں زہر اگلتی رہیں۔ زریں اور روینہ تو اپنے شوہروں کے ساتھ اپنے گھروں میں ایسی گم ہوئیں کہ انہوں نے پٹ کر بھی نہیں دیکھا کہ ان کی اس سوتیلی ماں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے جس نے انہیں سنگی ماں سے بڑھ کر چاہا تھا۔

آخر طے شدہ منصوبے کے تحت ایک دن سلمہ اور شائستہ نے پروین سے خوب بدتمیزی کی اور جب ان دونوں کے شوہر آئے تو انہیں یہ تاثر دیا کہ یہ عورت چونکہ ان کی سنگی ساس نہیں ہے، اس لیے انہیں برداشت نہیں کر پارہی اور چاہتی ہے کہ ہم سب اسے چھوڑ کر اپنے گھر الگ بسالیں۔ عدنان اور انور نے ماں سے تصدیق کیے بغیر ہی الگ رہنے کا فیصلہ کر لیا اور ایک دن اس فیصلے پر عمل بھی کر ڈالا۔ اس وقت پروین نے ان دونوں کو بہت سمجھایا کہ دو اتنے بڑے گھر میں تنہا نہیں رہ سکتے گی، مگر انہوں نے اس کی کوئی بات نہیں سنی اور اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

اب پروین اپنے گھر میں بالکل تنہا تھی، صرف ایک کام کرنے والی ملازمہ اس کے ساتھ تھی۔ اس کے علاوہ اس کے گھر ایک پنجرہ بھی تھا جس میں اس کا پالتو طوطا رہتا تھا۔ پروین سارا دن اس سے باتیں کرتی رہتی تھی۔ گھر کا سنا سنا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ وہ گھر کے در و دیوار کو بڑی حسرت سے دیکھتی تھی۔ جس گھر میں کبھی تقبیبے گونجتے تھے، وہاں اب ویرانی تھی۔ ساس اور شوہر کے بعد اس کے وہ بچے بھی اسے تنہا چھوڑ گئے تھے جو اس کے تھے ہی نہیں۔ اس نے انہیں اپنا بنانے کی بہت کوشش کی تھی، مگر انہوں نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ اس کی اولاد نہیں ہیں۔

”مٹھو! میں تجھے قید رکھ کر کیوں مزادوں!“ ایک روز پروین نے اپنے پالتو طوطے سے مخاطب ہو کر کہا: ”جب وہ سب مجھے چھوڑ کر چلے گئے جن کے لیے میں نے اپنی جان تک خاک میں ملا دی تو تجھے قید میں کیوں رکھوں؟ جا میرے مٹھو! آج سے تو بھی آزاد ہے۔“ یہ کہہ کر اس نے پنجرے کا دروازہ کھولا اور طوطا تیزی سے اڑ گیا۔ پروین اسے کھلی فضا میں پرواز کرتے دیکھ کر زور زور سے تقبیبے لگانے لگی۔

بشکر یہ کتاب ”پاکستانی نثراتی ادب“ شائع کرود: اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد

انتخاب، ترتیب و تدوین: کمترین عصمت علی ٹیل ماٹو صفحہ 237 تا 246



آج کے نوجوانوں کے نئے خیالات، نئی تحقیقی سوچ،
اعلیٰ صلاحیتیں نت نئی سرگرمیاں معاشرے کو امن کا گہوارہ بنا دیتی ہیں

نئی نسل معاشرے کو ترقی پانڈہ بنانے میں اہم رول ادا کرتی ہے

تحریر: جناب مصطفیٰ جنید بھوری



دنیا امن کے لیے معرض وجود میں آئی، لیکن بد قسمتی سے موجودہ دور میں تباہ کاریاں بڑھ گئی ہیں۔ ہر طرف بے سکونی، نا انصافی، انسانی حقوق کی تذلیل اور قانون کی ناپائیداری جیسے سنگین مسائل کی بناء پر معاشرہ لغزوں کا گڑھ بنتا جا رہا ہے، جس سے موجودہ نسل اور آنے والی نسلیوں کے لیے غیر محفوظ ماحول جنم لے رہا ہے۔ کسی بھی ملک میں امن و امان کا ماحول پیدا کرنے میں نوجوانوں کا کردار کلیدی ہوتا ہے، لیکن یہ اس وقت ممکن ہے جب نوجوانوں کو مکمل دنیاوی و دینی تربیت دی جائے جو نہ صرف ان کو اچھا انسان بنائے بلکہ ان کے اچھے کردار سے معاشرے میں امن کی چھاپ بیٹھ جائے۔ آج دہشت گردی، تشدد اور تمام تر تازہ عادت معاشرے کو گم راہ کر رہے ہیں، خاص طور پر نوجوانوں سے غلط راہ کا تعین کر دیا ہے ہیں اور آہستہ آہستہ یہ معاشرہ برائیوں کا مسکن بنتا جا رہا ہے۔ معاشرے میں امن قائم کرنے کے لیے نوجوانوں سے زیادہ توقعات وابستہ ہوتی ہیں، ان کے نئے خیالات، نئی تحقیقی سوچ، اعلیٰ صلاحیتیں، نت نئی سرگرمیاں معاشرے کو امن کا گہوارہ بنا دیتی ہیں، بشرطیکہ ان کی سوچ و جستجو مثبت ہو۔ ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ آج بھی نوجوانوں کی اکثریت کو بے روزگاری، غربت، تعلیم کا فقدان و تعلیمی دوسائیاں کی کمی وغیرہ جیسے کئی بنیادی مسائل کا سامنا ہے۔

نوجوان کو کیا کرنا ہے؟ نوجوان نسل کے لیے تعلیمی اور ترقیاتی اداروں کی فراہمی انتہائی ضروری عمل ہے تاکہ ان میں یہ شعور بیدار ہو

سے کہ وہ اپنا قیمتی وقت اور توانائی ملک میں امن قائم کرنے اور معاشرے کو تازعات سے پاک رکھنے کے لیے صرف کریں۔ نوجوان نسل کو جس بلڈنگ کا حصہ بنانے کے لیے یہی سیرجی تعلیم ہے تاکہ وہ پڑھ لکھ کر بہتر طریقے سے پسماندہ طبقوں اور دیہی علاقوں میں تعلیم کو فروغ دے سکیں کیونکہ تعلیم و معلومات کی کمی کے نتیجے میں ہی معاشرے میں بیشتر برائیاں جنم لیتی ہیں۔ تعلیم نوجوانوں کو نہ صرف روشن خیال بناتی ہے بلکہ ان میں معاشرے میں رہنے کا سلیقہ، ایک دوسرے کی عزت کرنا اور دنیا میں متحد رہنے کا ذہن بھی سیکھاتی ہے۔

تعلیم امن کی پھلی سیڑھی: یوتھ جیس بلڈنگ کے فروغ کے لیے زیادہ وسائل و ذرائع کا ہونا اہم عمل ہے تاکہ نوجوانوں میں موثر تبدیلیاں رونما کی جاسکیں، جیسا کہ ایجوکیشنل پروگرامز اور ایسے نیت ورک جو نوجوانوں کے آپس کے تازعات پر قابو پاسکیں اور ان کی اسی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے معاشرے کی بلڈنگ کے لیے مددگار ثابت ہوں۔ اس زمرے میں گورنمنٹ، نجی و فلاحی اداروں کو چاہیے کہ نوجوانوں کی دلچسپی کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف مہم و ٹریڈنگ پروگرامز کا آغاز کریں، مختلف شعبوں و موضوعات سے منسلک سیمینار، ورک شاپ وغیرہ نیشنل و انٹرنیشنل لیول پر منعقد کروائیں جس سے نوجوانوں کو نہ صرف بہت کچھ سیکھنے کے مواقع ملیں گے بلکہ یوں نیشنل و انٹرنیشنل سطح پر ایک دوسرے کے ساتھ تعلق بھی مضبوط ہوگا۔

تعلیم و تربیت پھلی ترجیح ہو: کسی بھی معاشرے میں نوجوان ریزہ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں آج دنیا کہاں سے کہاں پہنچ چکی ہے یہ جواں سوج و جستجو ہی ہے جس نے دنیا کو زمین سے آسمان تک پہنچا دیا۔ درستی کتابوں کے علاوہ شعبہ ہائے زندگی کے مختلف شعبوں میں پرنٹ ریپلیشن شپ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، آئی ٹی پروگرامز، کھیل کا میدان، سیاحت و سیاست کا میدان بالخصوص موجودہ دور کی اولین ترجیح میڈیا، یہ ایسے شعبہ جات ہیں جس سے نوجوانوں کو روشناس کروانا ضروری ہے، تاکہ ان کے لیے امن کی راہ تلاش آسان عمل بن جائے۔

سوشل میڈیا کا اہم کردار: بالخصوص سوشل میڈیا نے دور جدید میں جہلکا مچا دیا ہے، جسے استعمال کرنے والوں میں 70 سے 80 فیصد نوجوان طبقہ شامل ہے، ان میں کچھ ایسے نوجوان بھی ہیں جو غلط سرگرمیوں میں ملوث ہر کر اپنے وقت کا زیاں کرنے میں لگن ہیں، جن کے لیے سوشل میڈیا سے منسلک تمام ترویجی سائنس محض تفریح فراہم کرنے کا ذریعہ ہیں لیکن ان ہی میں بعض نوجوان ایسے بھی ہیں جو صحیح معنوں میں ان ویب سائنس کا مثبت استعمال کرتے ہوئے پوری دنیا میں امن کی روشنی پھیلا رہے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سوشل میڈیا ایسی طاقت اور موجودہ دور کی ایسی اہم ضرورت ہے جس کا سہارا لے کر نوجوان نسل آنے والی کئی نسلوں کے لیے امن کی ایسی اعلیٰ مثالیں قائم کر سکتی ہے، جو اب تک نہ کی گئی ہوں۔ جہاں سوشل میڈیا کو محض تفریح کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے وہیں اس کا مثبت استعمال کرتے ہوئے مختلف فلاحی پروگرام منعقد کیے جاسکتے ہیں جن سے ہم اپنی زبان، کچھ منہ بے، حالات حاضرہ پر سوج و خیالات کا تبادلہ کر کے انٹرنیشنل لیول پر نوجوانوں کو جس بلڈنگ کا اہم و بنیادی حصہ بنا سکتے ہیں۔

فیس بک کی سحر انگیزی: فرانس میں ٹویٹ آنے والے حالیہ سانحہ کے بعد سوشل میڈیا کی سائنس بالخصوص فیس بک پر مقلدوں کے ساتھ اظہارِ بیچگتی کے لیے دنیا بھر سے اس کے users نے اپنی تصویر (D.P) پر فرانس کے جھنڈے کی تصویر لگا کر یہ بات واضح کی کہ وہ ان کے غم میں برابر شریک ہیں جس میں اکثریت نوجوان یوزر بھی کی ہے، جو یہ بات ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ یوتھ پوری دنیا سے دہشت گردی کا خاتمہ کر کے امن و امان کے خواہاں ہیں۔ اسی سلسلے میں فیس بک استعمال کرنے والے کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ یہ عمل اس وقت نہیں کیا گیا جب عراق، شام

میں داعش کی جانب سے لاکھوں جانوں کا قتل عام ہوا، اور نہ ہی اس وقت جب ساتھ پشاور میں معصوم بچوں کو خون میں نہلایا گیا۔ نوجوانوں کے اس آن لائن اظہار خیال نے اکثریت کو اپنی سوچ کے تابع کر لیا جس مثبت رد عمل اس صورت میں سامنے آیا کہ ہمیں بک کے بانی مارک زکر برگ نے خود اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے کہ "ہم گزشتہ دوہفتوں کے لیے معذرت چاہتے ہیں کہ ان باتوں پر پہلے توجہ مرکوز نہیں کی گئی لیکن اب ہماری ویب سائٹ ہر فرقہ، ہر ذات و نسل کے ساتھ یکساں سلوک برتے گی۔ بے شک امن کی دوڑ میں یہ نوجوانوں کی معمولی سی کاوش ہے تو دنیا میں پہلی دہشت گردی و تہذیب کا خاتمہ کر کے اپنی نئی سوچ و نگرش سے معاشرے میں امن کی روشنی منور کرنے میں بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہے، بشرطیکہ نوجوانوں کو امن کی راہ میں بہتر و موثر رہنمائی فراہم کی جائے۔"

بانٹوا مبین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے منصوبوں اور سرگرمیوں کے متعلق آپ کی واقفیت ضروری ہے

بانٹوا مبین جماعت کراچی

زکوٰۃ اور مالی عطیات کے سلسلے میں اپیل

الحمد للہ بانٹوا مبین جماعت (رجسٹرڈ) کی مجموعی کارکردگی آپ کے بہترین تعاون اور کارکنوں کی انتھک کوششوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر ہم اپنی جماعت کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ لیں تو ہمیں یہ جان کر خوشی ہوگی کہ پچھلے سالوں میں جماعت نے آپ کے تعاون کی وجہ سے خصوصاً مالی امداد میں کافی اضافہ کیا ہے۔ آپ کی جانب سے دی جانے والی زکوٰۃ اور مالی معاونت کی رقم برادری کے غریب ضرورت مند بھائیوں اور بہنوں کی شادی مدد، آباد کاری، مالی امداد اور تعلیمی امداد کے سلسلے میں بانٹوا مبین جماعت کو بھجوانے کی گزارش کرتے ہیں۔ آئیے ہم سب مل کر جماعت کو مضبوط سے مضبوط بنا لیں اور اس نعمت میں ہم آپ سے بھرپور اپیل کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور امداد کو جاری و ساری رکھنے کے لئے بڑھ چڑھ کر امدادیں۔ شکریہ

آپ کے تعاون کا طلب گار

انور حاجی قاسم محمد کارپریا

اعزازی جنرل سیکرٹری بانٹوا مبین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بلتھہ بانٹوا مبین جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول، یاقوب خان روڈ نزد لہجہ مینشن کراچی

Website : www.bmjnr.net

E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

فون نمبر: 32728397 - 32768214

ایک دلچسپ گجراتی تحریر کا ترجمہ

سائنس کی بے پناہ ترقی اور ہماری نئی نسل

گجراتی تحریرو: عبدالغفار عبدالرحمن کھانانی (موجودہ) عرف اے جی دائاری

ذرا رکے!!... ذرا رکے تو صحیح!! ارے آپ تو سنتے ہی نہیں!! میں کرسی پر بیٹھا ٹیبل کی

طرف جھک کر مضمون لکھنے میں مگن تھا کہ ایک انتہائی آواز سنائی دی، ذرا رکے!!... رک

جائیے!!... میں آواز کی سمت دیکھنے لگا مگر کوئی دکھائی نہیں دیا!! آواز بھی مسلسل آ رہی تھی!! اب مجھ

سے رہا نہ گیا! حیرانی اور غصہ کے مارے سخت الفاظ میں اسے میں نے پوچھا، آپ ہیں کون؟

سامنے کیوں نہیں آتے؟ چھپتے کیوں ہو؟ میں ادھر ہی ہوں!! بالکل آپ کے سامنے! ذرا غور سے

دیکھو! اس نے مکمل یقین اور اعتماد سے کہا اور میں نے بھی غور سے نظر جمائے دیکھا تو!! کیا دیکھا

؟؟ اف!! میں نے اپنے ہاتھ کی انگلی دانتوں سے کاٹ کر اپنے ہوش و حواس کا یقین کر لیا۔ مجھے

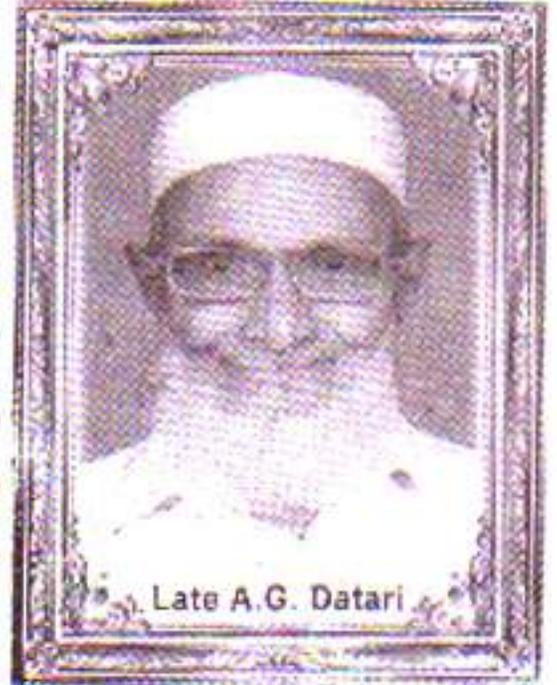
آوازیں دینے والا اور کوئی نہیں میرا ہم شکل ہی میرے سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا!! اور میرا حال یہ تھا

کہ انتہائی حیرانی کے عالم میں گم ہو کر میں اسے دیکھ رہا تھا وہ بولا ٹھہراؤ نہیں۔ میں اور کوئی نہیں!

آپ ہی کے وجود کا ایک حصہ ہوں اور آپ ہی کے ساتھ ہر وقت رہتا ہوں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ آپ کو بیرونی طور پر ہر کوئی دیکھ سکتا ہے۔ مجھے

بیرونی اور جسمانی طور پر نہ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ نہ کوئی اور!! میرا مقام اندرونی طور پر آپ کے قلب میں پنہاں ہے!! اس وقت بھی آپ کے سامنے

صرف میرا ہی خوبصورت نگس ہے۔



Late A.G. Datari

نگس ہو کر میرے کھنسنے میں خلل کیوں ڈال رہے ہو؟ مجھے روک کیوں رہے ہو؟ میں نے سختی سے پوچھا؟ وہ بولا بے صبرے نہ ہونا! ممبر قلم

پر ہی میں آپ کو پہچاننا چاہتا ہوں! بلکہ کچھ لکھو! چاہتا ہوں!! تعجب ہے میں بھی اسی موضوع پر لکھنے جا رہا تھا! آپ جو لکھنے جا رہے تھے وہ مجھے سب

معلوم ہے مگر میں آپ کو کیا لکھوانے جا رہا ہوں وہ آپ کو نہیں معلوم! اب آپ میری بات غور سے سنئے اور لکھتے جائیے! بیچ میں بولنا نہیں! بس لکھتے

جائیے! وہ ہوا! آج کل کسی پڑھے لکھے سے ممبر قلم کی بات کرو تو وہ بگڑ جاتا ہے کہنے لگتا ہے کیا بات کرتے ہو؟ دنیا آئی ٹی دور میں برقی رفتار سے

بھی تیز ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں کی جانب بڑی دھوم سے رواں دواں ہے ایسے میں کون صبر کرے گا؟ نئی نسل تو پیک جھپکانے میں ہی

کمپیوٹر کے ذریعے دنیا کے کونے کونے میں نہیں بھی بسے ہوئے اپنے عزیز ورشتہ دار سے چہرہ سے چہرہ دیکھ کر گفتگوں تک باتیں کر لیتی ہے۔ ٹھیک

ہے!

سائنس کی بے پناہ ترقی کی بات ہے مگر؟ وہ یہاں ایک لمحہ کے لئے رک کر پھر بول! کمپیوٹر کی چوبیس گھنٹہ تہ ذرا گھماتے اور ناپ کے

بن بڑی تیزی اور مہارت سے منج کرتے ہوئے کمپیوٹر دماغ سے ایک ٹپا میں سب کچھ جو چاہا کام لے لیا، دنیا بھر کی معلومات بھی حاصل کر لی ہیں۔

بھی کمالیہ۔ اپنی کامیابی پر پھولے نہیں سمائے۔ چمک جھپکاتے ہی بڑی آسانی سے جو کچھ حاصل کیا اس کا سارا کریڈٹ اپنے آپ کو دیا۔ اب اس مقام پر ہی وہ ذرا رک کر بولا... دراصل تھوڑا صبر و تحمل نہایت ہی ضروری ہے کہ ایک لمحہ کے لئے سوچیں کہ کمپیوٹر میں فیڈنگ غلط ہو جائے!! سو فٹ ویئر کی سیٹنگ غلط ہو جائے کچھ نہیں تو بٹن غلط دب جائے! اچانک کام کے دوران ہی بجلی چلی جائے! اس میں سے کوئی ایک بھی غلطی ہو گئی تو فوری نتیجہ حاصل نہیں ہوگا! دیر لگے گی! اس لئے نئی نسل کو ہر کام، ہر تجربہ اور ہر سوچ میں اور ہر عمل کرنے سے پہلے اپنے مزاج میں تھوڑا ٹھہراؤ، تھوڑا تحمل ضرور پیدا کرنا چاہیے۔ ہر کام، ہر عمل شروع کرنے سے پہلے ایک پل اس کو چیک کرنے میں لگانے سے وقت خراب نہیں ہوتا، عجلت میں کام بگڑ سکتا ہے۔ پھر اسے ٹھیک کرنے میں گھنٹے بھی لگ سکتے ہیں اور پریشانی الگ اٹھانی پڑتی ہے! پھر اندھا دھند کام کرنے کی عادت پڑ جائے تو انسان ادھورے پن کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ کام تو پھرتی سے کر لیتا ہے...! مگر؟ کام میں خامیاں بہت رہ جاتی ہیں! وہ اس سے آگے کچھ کہتا! مگر میں نے قلم بند کر کے اس کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا! جہاں سچ موبائل نے آسانیاں پیدا کی ہیں وہاں خرافات کو جنم دیا ہے جو معاشرے کی گراؤت کا سبب بنا ہے۔ اس لئے ہر چیز کے استعمال سے پہلے ہر کام ہر عمل شروع کرنے سے پہلے تمام جہانوں کے مالک کو یاد کرنا چاہیے اور جدید دور کے فراہم شدہ تمام جدید ترین اسباب و سامان کا استعمال ٹھنڈی اور تجربہ کاری سے مکمل طور پر کر لینے کے بعد ہمارے حقیقی مالک سے کامیابی کی دعا بھی مانگنی چاہیے کیونکہ کامیابی تو اللہ ہی دیتا ہے تب ہی ملتی ہے! اور کامیابی دینے پر اس کے شکر گزار رہنا چاہیے۔

مجھے معلوم تھا کہ آپ سچ میں ضرور بولیں گے مگر آپ نے نئی نسل کے لئے بلکہ سب مسلمانوں کے لئے بہت اچھی باتیں کہی ہیں جو ہدایات اور رہنمائی سے بھر پور ہیں۔ نئی نسل کے لئے ایک بات تو طے ہے کہ وہ بہت ہی ذہین ہے۔ پھرتی، جستجو، جوش و جذبہ، اعلیٰ تعلیم حصول ہدف میں دوڑ دھوپ وغیرہ سے سرشار ہے... مگر! مزاج میں تھوڑا ٹھہراؤ، تحمل، صبر، احساس، مشاوری، مفاہمت، معاملہ فہمی وغیرہ میں ابھی تک وہ پیچھے ہے۔ اس لئے عملاً عجلت، جلد بازی، ادھورا پن اور ان سب کی وجہ سے کاموں میں بہت ساری غلطیوں کا ہو جانا کوئی ایسی معمولی بات نہیں۔ میری باتیں آپ کو صحیح لگی ہوں تو آج سے بلکہ ابھی سے ہی اس پر غور و فکر کر کے انہیں درست کر لیں۔ اس نے یہاں پر بات ختم کی اور غائب ہو گیا وہاں سے پھر پل بھر کے بعد میرے اندر سے ایک آواز آئی کہ نئی نسل پروردگار سے علم مانگئے تو نیک اور نفع بخش مانگئے اور اپنے ماں باپ کی خدمت اور بزرگوں کا احترام کرے۔ احکام دین فراموش نہ کرے۔

(اردو ترجمہ: محترمی عصمت علی پنیل۔ بشکر یہ روز نامہ وطن کجراتی کراچی۔ مطبوعہ اپریل 1919ء)

آپ کے تعاون کے بغیر سماج میں غلط رسم و رواج کے

خانے کے لیے جماعت کی کوششیں

کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتیں

نئے سال کا عہدہ

غصے کی آتش میں جلیں گے، نہ جلا میں گے

نفرت اور غصے سے گھریلو تنازعات پیدا ہوتے ہیں

”اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔“

یہ جہنم کی آگ کا ذکر ہے۔ لیکن ایک آگ ہمارے اندر بھی ہے جو غصے، حسد اور کینے کی آگ ہے۔ یہ آگ ہتے ہتے گھروں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ یہ آگ گھروں سے شروع ہوتی ہے اور پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اس حوالے سے خاتون خانہ پر بڑی اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ پرسکون رہے اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے۔ اگر کوئی انہیں برا بھلا کہے تو سمجھ لیں کہ انہیں برا کہنے والا ہی اصل میں برا ہے۔ ایک انگلی کسی کی طرف اٹھاؤ تو چار انگلیاں اپنی طرف اٹھتی ہیں۔

غصہ دراصل تکبر کی پیداوار ہے اور رائی برابر تکبر بھی انسان کو تباہ کر دیتا ہے۔ یہاں کا طریقہ یہ ہے کہ دو چار حروف کیا سیکھ لیے، وہ ہیں عقل کل بن بیٹھے۔ ہمارے ہاں تنہید یعنی کسی کی اچھائی یا برائی کا اظہار کرنا برا سمجھا جاتا ہے مگر تنقید اتنی ہی ضروری ہے جتنا سانس لینا۔ اگر کوئی ہماری خامیوں کی نشان دہی نہیں کرے گا تو ہمیں کیسے پتا چلے گا کہ ہمارے اندر کیا کمی ہے۔ لیکن تنہید وغیرہ دوستانہ ماحول میں ہونی چاہیے۔ ہم سب چھوٹی موٹی بنے رہتے ہیں۔ جہاں کسی نے کچھ کہا اور ہمیں غصہ آ گیا۔ ہمارا پیار گھر اس وقت پرسکون اور پر امن رہ سکتا ہے جب ہم غصے کو اپنے پاس ہرگز نہ آنے دیں۔ یہ ہماری صحت کے لیے بھی مضر ہے کیونکہ غصے کی وجہ سے ہمارے جسم میں ایسے خطرناک اینزائم پیدا ہو جاتے ہیں جن سے مختلف بیماریاں جنم لیتی ہیں جیسے بلڈ پریشر، کمر اور گردن کا درد۔۔۔ ان سب سے بچاؤ کے لیے ضروری ہے کہ چاہے کوئی کچھ بھی کہتا رہے آپ ”جیواور جینے دو“ کے اصول پر عمل کریں۔ ایک چپ سو کو ہراتی ہے۔ خاموشی اس کا بہترین حل ہے۔

ہمارا مذہب بھی غصے پر قابو پانے کی تلقین کرتا ہے۔ جب کبھی غصہ آئے تو پانی پی کر اسے ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اگر کھڑے ہوں تو بیٹھ جائیں اور بیٹھے ہوں تو لیٹ جائیں۔ پھر سکون کے ساتھ سوچیں کہ ہم سے کب کہاں اور کیسے غلطی ہوئی ہے۔ انسان خطا کا پتلا ہے اور غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کی بات کو توجہ سے سنیں اور کبھی کے ساتھ عزت اور احترام کے ساتھ پیش آئیں۔ یاد رکھیے کہ باادب بانصیب اور بے ادب بے نصیب ہوتا ہے۔ اس لیے یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ احترام آدمیت سبھی اصول ہے جس پر عمل پیرا ہونا بہت ضروری ہے۔ اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کا بھی ادب کریں اور اپنوں سے چھوٹوں کے ساتھ پیار، محبت اور شفقت کا برتاؤ کریں۔

وقت کی پابندی کو زندگی کا اصول بنائیں۔ ہر کام وقت پر انجام دیں۔ سب لوگوں کے ساتھ مل جل کر پیار محبت سے رہیں۔ عزت کریں اور عزت کروائیں۔ اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھیں۔ انہیں ایسا بنائیں کہ ان میں ہوا اور روشنی کا بھی گزر ہو اور اچھی آوازیں بھی آتی رہیں تاکہ آپ ہر طرح سے باخبر رہیں اور بالکل انجان نہ بنے رہیں۔ خود بھی صاف ستھرے رہیں اور اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی صاف ستھرا رہنے کی تلقین کریں۔ خود غرضی ایک بہت بری بیماری ہے۔ اس سے دور رہیں اور دوسروں کے لیے ہمدردی کا اظہار کریں۔ ایک دوسرے کے کام آئیں۔ اگر

سپ نے کسی کی کوئی سپردت کی ہے، اس کے کام آئے ہیں یا اس کو کچھ کھلا پناہ دیا ہے تو اس پر اس کا احسان نہ جتا میں۔ اگر آپ نے مذکورہ کام نکلی کے جذبے کے تحت کیا ہے تو وہ جذبہ ہی چتا رہے گا۔ خود بھی خوش رہیں اور دوسروں میں بھی خوشیاں بانٹنے کی کوشش کریں۔

ہمارے بزرگ ہمارے گھروں کی رونق ہیں۔ ان کی وجہ سے ہمارے گھروں میں بہار بھی ہوتی ہے اور برکت بھی۔ ان کا خیال رکھیں۔ اگر ان سے اپنے بڑھاپے کے باعث کوئی غلطی ہو جائے تو اسے نظر انداز کرنے کی عادت اپنائیں، بزرگوں کی دعائیں لیں، انہیں دکھ نہ دیں۔ بزرگوں کا احترام ہم سب کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ خود بھی بزرگ و برتر ہے اور بزرگی کو پسند کرتا ہے۔ پرسکون اور پیارا گھر اچھے اعمال سے ہی بنتا ہے۔ پتھر اینٹ سے گھر نہیں مکان بنتے ہیں۔

ذرا غور کریں کہ ہرگز رتا برس ہا رتی زندگی کو مسلسل کمر کر رہا ہے۔ ہم اس دنیا میں اسی مقام اسی وقت حاصل کر سکتے ہیں جب یہاں اچھے کام کریں۔ نیا سال آچکا ہے۔ اس میں ہمیں مہد کرنا ہوگا کہ: کبھی کسی حال میں بھی غصے یا اشتعال کو اپنے قریب نہیں پھیلنے دیں گے۔ کسی کی حق تلفی نہیں کریں گے اور کسی کی دل آزاری بھی نہیں کریں گے۔ اس کے بعد ہا را یہ سال بہت اچھا اور کامیاب گزرے گا اور ہم اس سال میں بے شمار نیکیاں سمیٹ چکے ہوں گے۔

بانٹو راحت کمیٹی اور بانٹو انجمن حمایت اسلام کے رابطے کے لئے ٹیلی فون نمبر

فون نمبر 32312939

بانٹو راحت کمیٹی

فون نمبر 32202973 - 32201482

بانٹو انجمن حمایت اسلام

موبائل نمبر 0336-2268136

نا آشنا ہے قاعدہ روزگار سے

شاخ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ تو

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ

ملت کے ساتھ رابطہ رکھیے

علامہ اقبال نے ان اشعار میں فردیت کے اس رجحان پر سخت تنقید کی ہے جو فرد کو جماعت سے الگ حقیقت سمجھنے پر زور دیتا ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے کئی ہوئی شاخ کی مثال دی ہے کہ جب شاخ پیڑ سے کٹ جاتی ہے تو بہت جلد مرجھا جاتی ہے۔ لیکن جب تک وہ پیڑ سے جڑی رہتی ہے اس پر بہار آنے کی امید برقرار رہتی ہے اسی طرح جب تک فرد اپنی ملت سے رشتہ باقی رکھتا ہے وہ زندگی میں کامیاب رہتا ہے اور اگر وہ اپنی ملت سے کٹ جاتا ہے تو کئی ہوئی شاخ کی طرح جلد ختم ہو جاتا ہے۔



پیغام امروز



ہڈیوں کی مضبوطی، ناخون اور بالوں کی افزائش کے لئے بے حد مفید

ہرا دھنیا

ممتاز ماہر طب سید رشید الدین احمد مرحوم کی ایک تحریر

دنیا میں اکثر و بیشتر کھانوں میں استعمال ہونے والا "ہرا دھنیا" اپنے اندر عمل غذائی افادیت رکھتا ہے، مغربی اور مشرقی کھانوں میں اسے مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔ دھنیے کو CILANTRO بھی کہا جاتا ہے۔ یہ DIETARY فائبر، میگنیشیم، آئرن اور میکیز کا بہت بڑا ذریعہ سمجھا جاتا ہے جبکہ اس کے پتوں میں وٹامن K, C کے ساتھ پروٹین کی بھی بھرپور مقدار ہوتی ہے۔ جبکہ ٹیاشیم، فاسفورس، پوٹاشیم، THIAMIN اور پروٹین کم مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں اسے CILANTRO کہہ کر پکارا جاتا ہے جبکہ برصغیر میں اسے "دھنیا" کا نام دیا گیا ہے۔ ہرے دھنیے کا تعلق APLACCEAE سے ہے اور اس کا سائنسی نام CORIANDRUM SATIVUM ہے، اس پودے کی افزائش MEDITERRANEAN ایشیا اور ترکی میں بڑے پیمانے پر کی جاتی ہے اس کا پودا شدید گرمی میں زرخیزی میں خوب پھلتا پھوتا ہے۔ اس کی لمبائی نو سے پندرہ انچ تک ہوتی ہے جبکہ عمل طور پر یہ پودا 5 سے 7 فٹ تک لمبا ہو سکتا ہے۔ دھنیے کے پودے پر سفید یا لگے لگے گلابی رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول آگتے ہیں۔ ان کی افزائش موسم گرما کے درمیانی حصہ میں ہونا شروع ہوتی ہے۔ اس کے پھولوں کی ساخت گول، بیضوی یا مختلف طرح کی ہوتی ہے۔ ہرے دھنیے کے پتے گہرے سبز، انتہائی نرم و ملائم ہوتے ہیں، اس کے پتوں کے ساتھ ساتھ دھنیے کی ٹہنیوں میں بھی ذائقہ ہوتا ہے اور یہ رسی بھری محسوس ہوتی ہیں۔ اس کا بیج چھوٹا اور بگنے پیلے یا زرد براؤن رنگ کا ہوتا ہے اور اس کا ذائقہ CITRUS کے لئے ہوتا ہے۔

ہرے دھنیا میں بہت کم مقدار میں کیلوریز پائی جاتی ہیں اور نہ ہی اس میں کولیسٹرول پایا جاتا ہے۔ اس کے پتوں میں اعلیٰ OXIDANT کی بڑی مقدار موجود ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں ESSENTIAL آئل، وٹامنز اور ڈائٹری فائبر بھی پایا جاتا ہے جو کہ LDL یعنی خراب کولیسٹرول کو خون میں درست رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کے پتوں اور بیجوں سے نئی اقسام کے VOLATILE آئل تیار کیے جاسکتے ہیں۔ جن میں PINENE, CYMENE, TERPINEOL آئل نمایاں ہیں۔ یہ جڑی بوٹی یا قدرتی ہر بھراؤں سے ماہاں ہے۔

جیسے پوٹاشیم، کیلشیم، میگنیز، آئرن اور میکینیشم اس میں بھرپور تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ پوٹاشیم خلیات کا اہم جزو مانے جاتے ہیں جو کہ ہارٹ بیٹ اور بلڈ پریشر کو نارمل رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ جبکہ دھنیے میں موجود آئرن سرخ خلیات بناتے ہیں۔

اس میں کئی اہم اور وائٹل قسم کے وٹامنز بھی پائے جاتے ہیں جیسا کہ فولک ایسڈ، وٹامن A اور NIACIN، C، RIBOFLAVIN شامل ہیں، وٹامن C ایک انتہائی طاقتور آکسیجنی OXIDANT ہے۔ انسانی جسم کی روزانہ ضرورت کے حساب دھنیے کے سوگرام پتے تین فیصد وٹامن سی فراہم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پتوں کی یہ ہی مقدار روزانہ کی ضرورت کے مطابق انسانی جسم کو 225 فیصد تک وٹامن اے فراہم کرتی ہے۔ دھنیہ وٹامن K کا بھی سب سے اہم ذریعہ ہے۔ یہ آپ کی روزانہ کی ضرورت کی مناسبت سے 58 فیصد تک وٹامن K فراہم کرتا ہے۔ وٹامن K ہڈیوں کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ جن افراد کو ALZHEIMER'S یعنی حافظہ کی کمزوری کی بیماری ہے، وہ دھنیہ کا اگر مسلسل استعمال کریں تو یہ ان کے دماغ کو مضبوطی عطا کرے گا۔ ہرے دھنیے کے سوگرام پتے 23 فیصد کیلوریز فراہم کرتے ہیں۔ ہر ادھنیہ پورا سال ہی دستیاب ہوتا ہے اور اسے لمبے عرصہ کے لیے محفوظ بھی کیا جاسکتا ہے لیکن ہمیشہ فریش اور تازہ دھنیہ ہی مکمل غذا بنیٹ دینا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ان تازہ پتوں کا ذائقہ بھی بہترین ہوتا ہے۔ ہمیشہ مکمل ہرے رنگ کا ہی دھنیہ خریدیں یہاں تک کہ اس کی ٹہنی کارنگ بھی گہرا گہرا ہو۔ ایسا دھنیہ جس پر ہلکے ہلکے زرد یا پیلے رنگ کے نشان ہوں یا اس کے کچھ پتوں میں پیلا پن آ گیا ہو تو انہیں ہرگز استعمال نہ کریں۔ ہرے دھنیے کو محفوظ کرنے کے لیے اسے پہلے اچھی طرح دھو کر اس کا پانی نتھار لیں اور خشک ہو جانے پر اسے زپ والے پاؤچ میں ڈال کر ریفریجریٹر میں رکھ دیں یا پھر اسے DAMP پچر ناول میں لپیٹ کر بھی محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ اس کا رنگ اور ذائقہ تبدیل ہونے سے پہلے پہلے اسے استعمال کر لینا بہتر ہے۔ ہرے دھنیے کے دیگر فوائد بھی حیرت انگیز ہیں۔

ہذا جلد کی حفاظت کرتا ہے اور ہر قسم کے انفیکشن اور الرجی سے بچانے میں مدد دیتا ہے۔ اس میں ESSENTIAL آئل کے گیارہ اجزاء پائے جاتے ہیں ساتھ ہی اس میں LINOLEIC ایسڈ بھی پایا جاتا ہے۔ یہ جسم پر ہونے والی کسی بھی قسم کی سو جن کو ختم کرتا ہے۔ ایسیا سے بچاتا ہے۔ جسم سے تیزابیت اور فاضل مادوں کے اخراج کا بھی سبب بنتا ہے۔ جلد پر ہونے والے کسی بھی قسم کے مسائل جیسے انفی سپیک، الرجی، ایگزیم، DRYNESS اور داغ دھبوں کے ساتھ ساتھ جھائیوں کا بھی خاتمہ کرتا ہے۔ دھنیے کا پیسٹ بنا کر اس میں چند قطرے لیموں کے رس کے شامل کر کے اسے چہرے پر ماسک کے طور پر بھی لگایا جاتا ہے۔ یہ ماسک چہرے پر قدرتی نکھار لانے اور رنگ صاف کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ہرے دھنیہ میں ESSENTIAL آئل کے چند ایسے اجزاء، جیسے BORNEOL اور LINALOOL پائے جاتے ہیں جو جگر کے فنکشن کو بہترین طریقہ سے فعال رکھتے ہیں اس کے علاوہ ڈائریا کے مرض میں بھی اس کے استعمال سے شفاء ملتی ہے۔ دست اور تکی کی شکایت کو بھی دور کرتا ہے۔ بلڈ پر بشر کی شکایت، اب عام ہو چکی ہے اس لیے ایسے افراد جنہیں ہاہیر مینشن کی شکایت رہتی ہو انہیں چاہئے کہ وہ اپنی نڈا میں ہرے دھنیے کا استعمال بڑھا دیں، اسے RAW حالت میں ٹہنیوں سمیت کھائیں۔ بہت جلد ان کا ہائی پریشر نارمل حالت میں آ جائے گا۔ ہرے دھنیے میں موجود CHOLINERGIC اور CALCIUM IONS جو کہ ESSENTIAL آئل کا اہم جزو ہے ایک زبردست انفی سپیک ہے، یہ منہ کے السر میں آرام پہنچاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ سانس کی ناگوار بدبو کو بھی دور کرتا ہے۔ کئی صدیوں قبل جب دانشوں اور منہ کی صفائی کے لیے ٹوٹر پیسٹ ایجاد نہیں ہوا تھا، اس وقت لوگ منہ کے درد اور منہ میں ہو جانے والے السر سے بچنے کے لیے ہر ادھنیہ چھاپا کرتے تھے۔

ڈوکا، دھونیاے، دھونیاے تھکی ویاسی
 مسکا لگائے، لگائے نے تھکی ویاسی
 چچے جو لقب سوائے کرو ملیو؟
 ہاں میں ہاں ملانے، ملانے نے تھکی ویاسی
 پھی برتھ ڈے ٹو یو وگائے وگائے نے تھکی ویاسی
 موہبتیوں نے بوجھائے بوجھائے نے تھکی ویاسی
 کیک جی کلڑی تے زندگی کی نکرے مائیر
 پھونکنا، پھولائے، پھولائے نے تھکی ویاسی
 نعرہ آئیں جا لگائے، لگائے نے تھکی ویاسی
 جھنڈا آئیں جا فرکائے، فرکائے نے تھکی ویاسی
 ہارٹ اٹیک ہے سوائے کر دلیو آساکے؟
 دل آں سے لگائی، لگائی نے تھکی ویاسی
 آئیں ہے لیے، کمائے، کمائے نے تھکی ویاسی
 ناڑاں آئیں جا بچائے، بچانے نے تھکی ویاسی
 آسان ہے بھاگ میں، دھوم دام سوائے کرو آویو؟
 روپیا آئے آئیں ہا پینک میں رکھائے، رکھائے نے تھکی ویاسی



تھکی ویاسی



گجراتی کلام: یونس قیس (مرحوم)
 اردو ترجمہ: کہتری عصمت علی پٹیل



سبزیوں کی سلاد

اجزاء: آلو (ابلے ہوئے ہوں) ایک عدد (چوکور کاٹ لیں)، پھول گوہی (ابلی ہوئی) ایک عدد (درمیانے سائز کے کٹڑے کر لیں)، اوبیا (ابلے ہوئے) آدھا کپ، کاجر (باریک کئے ہوئے) دو عدد، کالا نمک آدھا چائے کا چمچ، کھیر ایب عدد (چوکور کٹی ہوئی)، ہونی ایک عدد (چوکور کٹی ہوئی)، سویا ساس ایک کھانے کا چمچ، سیب کا سرکہ دو کھانے کے چمچ، کالی مرچ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، زیتون کا تیل دو کھانے کے چمچ، لیموں کا رس دو چائے کے چمچ۔

ترکیب: تمام بھنیوں کو چوکور شکل میں کٹ لیں پھر کالا نمک، سویا ساس، سیب کا سرکہ، کالی مرچ، زیتون کا تیل، لیموں کا رس شامل کر کے کٹڑی کے چمچ سے مکس کریں۔

مرغ مکھنی

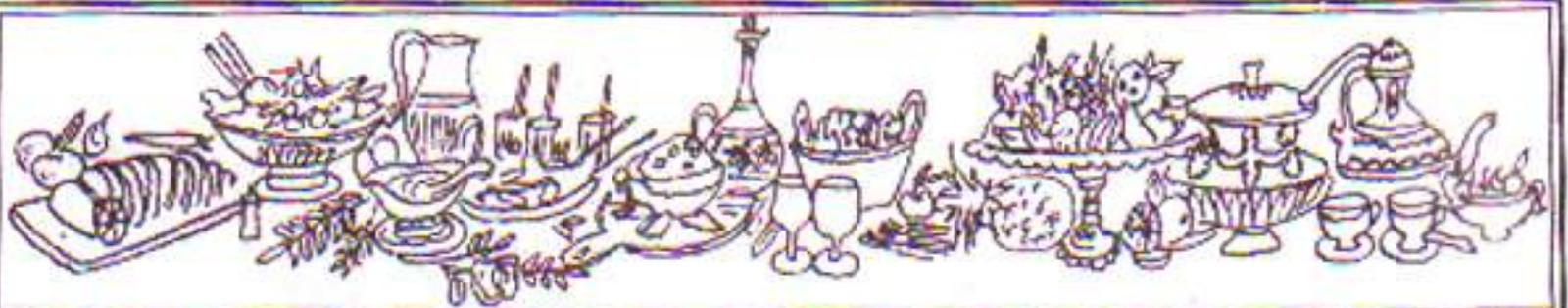
اجزاء: چکن ایک کلو، باریک کٹی ہوئی پیاز دو عدد، دہی آدھا کلو، کریم آدھا کپ، بھن سوگرام، گرم مصالحہ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، ہلدی آدھا چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، کارن فور آدمی پیالی، چکن کیوب ما ہوا میدہ ایک کھانے کا چمچ، تیل، تلنے کے لئے تیل حسب ضرورت، ٹھنڈا پانی

چمچ، بھن مرچیں اور بھن دھنیا باریک کٹنا ہوا حسب ضرورت۔

ترکیب: ایک کڑا ہی میں تیل اور نمک ڈال کر ساتھ ہی چکن بھی ڈال دیں اور تیز آگ پر اتنا فرائی کریں کہ چکن کا رنگ سفید ہو جائے پھر پیاز بھی ڈال دیں اور ڈھک کر اچھا کھا ہونے تک پکائیں۔ پھر اس میں نمک، دھنیا، پاؤڈر، ہلدی، مال مرچ پاؤڈر، زیرہ، ادک، لہسن کا پیسٹ اور نمائز پیسٹ ڈال کر مکس کریں اور دہی کو بھی پا کا سا پیسٹ کر ڈال دیں اور ڈھک دیں اب اتنا پکائیں کہ چکن گل جائے۔ آخر میں کریم ڈالیں اور ادر سے بھن دھنیا، بھن مرچیں، گرم مصالحہ پاؤڈر اور لہسن جوڑ ڈال کر کھانے کے لیے پیش کریں۔ مزید مرغ مہین تیار ہے۔

تلع ہوئے جھینگے ہاٹ ساس کے ساتھ

اجزاء: بڑے سائز کے جھینگے بارہ عدد، براؤن سرکہ تین کھانے کے چمچ، انڈے چار (سفیدی الگ کر کے پیسٹ لیں)، چینی ایک چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، کارن فور آدمی پیالی، چکن کیوب ما ہوا میدہ ایک کھانے کا چمچ، تیل، تلنے کے لئے تیل حسب ضرورت، ٹھنڈا پانی



چکن بخنی

دو چائے کا چمچ۔

اجزاء: مرغی کی ہڈیاں دس سے بارہ عدد، تیز پات ایک عدد، لہسن بخیر چھلے جوئے چھ عدد، کالی مرچ بارہ عدد، نمک حسب ذائقہ، پانی ڈیڑھ لیٹر۔

ترکیب: مرغی کی ہڈیاں لے کر صاف دھو لیں پھر ڈیڑھ لیٹر پانی، تھوڑا نمک، ایک تیز پات کا پتہ، لہسن کے جوئے، کالی مرچ ڈال کر بائیس پھر چھان لیں۔ چکن بخنی تیار ہے۔ یہ بخنی ہر سوپ میں استعمال ہو سکتی ہے۔

اچار گوشت

اشیاء: گوشت آدھا کلو، دہی آدھا کپ، دھنیا پاؤڈر ایک کھانے کا چمچ، بلدی پاؤڈر 1/4 چائے کا چمچ، ال مرچ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، اورک پیسٹ ایک چائے کا چمچ، لہسن پیسٹ ایک چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، بڑی ہری مرچیں دس عدد، کلوئی ایک چائے کا چمچ، میتھی دانہ آدھا چائے کا چمچ، مابت سفید زیرہ دو چائے کا چمچ، تیل آدھا کپ، نمٹا ٹرکا پیسٹ چار کھانے کے چمچے۔

ترکیب: گوشت کو دہی، دھنیا پاؤڈر، بلدی پاؤڈر، ال مرچ پاؤڈر، اورک لہسن پیسٹ اور نمک لگا کر ایک گھنٹہ رکھ دیں۔ کلوئی، میتھی دانہ، سفید زیرہ، مونا مونا کاٹ لیں۔ ہری مرچ پر کٹ لگا کر یہ مصالحہ بھر دیں۔ تیس گرم کریں اس میں گوشت ڈال کر بھون لیں اس کے بعد پانی ڈال کر گوشت کو گھنے دیں جب گوشت گل جائے تو نمٹا ٹرکا پیسٹ ڈال کر بھون لیں اس کے بعد تھوڑا پانی ڈالیں اور ہری مرچ ڈال کر دم پر رکھ دیں۔ تیار ہو جائے تو گرم گرم سرد کریں۔

ہاٹ ساں بنانے کا اجزاء: ہری پیاز تین عدد (پتے الگ کر لیں سفید حصہ کھل میں)، اورک ایک چائے کا چمچ (باریک کٹی ہوئی)، لہسن چھلے جوئے چھ عدد، بارک کچے ہوئے، تیل کا تیل چند قطرے، گاڑھا سویا ساں دو کھانے کے چمچ، نمک حسب ذائقہ، کارن فلور ایک کھانے کا چمچ، چکن بخنی ایک پیالی، سفید مرچ کئی ہوئی ایک چائے کا چمچ، کالی مرچ کئی ہوئی ایک چائے کا چمچ، شہد آدھا کھانے کا چمچ، تیل دو کھانے کے چمچ۔

ترکیب: جھینکوں کے صاف کرنے اور marinate کا طریقہ آپ کو پتا ہوگا۔ اس ترکیب میں صرف اتنا فرق ہے کہ marinate کرنے سے پہلے براؤن سرکہ لگائیں۔ ڈیڑھ گھنٹے بعد سفیدی کو خوب پھینٹ میں پھر دو چائے کے چمچ شہد، پانی، کارن فلور اور چٹنی ملا دیں۔ ایک ایک جھینکے کو نیچے کی طرف سے پکڑ کر آمیزے میں ڈبو کر بلکی آچھی میں ڈیپ فرائی کریں جب گولڈن براؤن ہو جائیں تو نکال کر ایک اخبار پر پھیلا دیں تاکہ پکنائی جذب ہو جائے۔ ساں بنانے کے لئے ایک فرائنگ بین میں تیل گرم کریں جب گرم ہو جائے تو پیاز، اورک لہسن ڈال کر پکا سا بھون کر سویا ساں، سفید اور کالی مرچ ڈال دیں اب بخنی میں کارن فلور اور شہد ملا کر ساں میں ڈال دیں۔ لکڑی کا چمچ چھاتے رہیں جب ساں گاڑھی ہو جائے تو تیل کا تیل ڈال دیں ساں تیار ہے۔ جب کھانے کے لئے پیش کرنا ہو تو ساں کو خوب تیز گرم کریں اور تیلے ہوئے ایک ایک جھینکے کو ڈبو کر ڈش میں رکھتے جائیں گرم گرم پیش کریں۔





نوری سال کے فاصلے پر ہے؟ لڑکا: میں نہیں جانتا سر۔ پروفیسر صاحب (غصے سے) اچھا یہ بتاؤ نظریہ اصناف کسے کہتے ہیں؟ لڑکا مجھ نہیں معلوم۔ پروفیسر صاحب: اللہ تعالیٰ کی پناہ تمہیں فرانس کی بنیادی باتیں بھی معلوم نہیں؟ اسکول کا بچہ بھی ان سوالوں کے جواب دے سکتا ہے۔ لڑکا (بے زاری سے) میرا فرانس سے کیا تعلق۔ جناب امیں اس کمرے کا پگھلا ٹھیک کرنے آیا تھا۔ الیکٹریشن ہوں۔

شادی

ہذا کلرک: مہربانی فرما کر میری تنخواہ بڑھادیں کل میری شادی ہے۔ منیجر: بڑی مشکل ہے ہم دفتر سے باہر ہونے والے حادثوں کی ذمہ داری نہیں لے سکتے۔

بریک

ہذا سپاہی (اسکوٹر سوار سے) رک جاؤ تمہارے اسکوٹر کی لائٹ نہیں ہے۔ اسکوٹر سوار: رک نہیں سکتا جناب! اس کی بریک بھی نہیں ہے۔

ہفتہ

ہذا ایک آدمی کسی محفل میں گیا اور کہنے لگا: مجھے پتہ ہے کل کیا ہوگا۔ محفل میں موجود ایک آدمی نے پوچھا: اچھا بتاؤ کل کیا ہوگا؟ اس آدمی نے کہا: آج جمعہ ہے کل ہفتہ ہوگا۔

چھٹیاں

ہذا ٹیچر بچہ آپ تین ماہ کی چھٹیاں گزار کر آئے ہیں اور چھٹیوں کے بعد

سترہویں صدی

ہذا استاد شاگرد سے: ”بتاؤ تم سترہویں صدی کے تاریخ دانوں کے متعلق کیا جانتے ہو؟ شاگرد: یہی جناب کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔“

مگن

ہذا باپ: بیٹے اتنی رات کو کتنے بجے تک پڑھتے رہے ہو۔ بیٹا: ابو بارو بجے تک۔ باپ (حیرانی سے) لیکن آج کل تو لوڈ شیڈنگ ہے اور بجلی روز نو بجے چلی جاتی ہے۔ بیٹا: گھبراتے ہوئے ابو جان! دراصل میں پڑھنے میں اتنا مگن رہتا ہوں کہ بجلی کے جانے کا پتہ نہیں چلتا۔

سیل

ہذا ایک بے وقوف آج چاند اتنا روشن کیوں ہے؟ دوسرا بے وقوف: تمہیں نہیں معلوم کہ آج چاند میں نئے سیل ڈالے گئے ہیں۔

لوگ

ہذا ایک دوست نے دوسرے دوست سے کہا: یار کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ لوگ ہمیشہ مجھے یاد رکھیں۔ دوسرے دوست نے جواب دیا: قرض لے لو تو ہمیشہ یاد رکھے جاوے گے۔

الیکٹریشن

ہذا پروفیسر صاحب نے کلاس میں پیچھے کھڑے ایک لڑکے سے سوال کیا: بتاؤ نیٹون نے لائف ٹرویٹی کب ٹیس کیا تھا؟ لڑکا: مجھے نہیں معلوم سر۔ پروفیسر (ناگواری سے): اچھا یہ بتاؤ زمین سورج سے کتنے

گھا؟ ڈاکٹر: ہاں کیوں نہیں۔ مریض: بڑی خوشی کی بات ہے ویسے تو مجھے زندگی بھر پڑھنا نہیں آیا۔

ٹاس

بہن! ایک دوست دوسرے سے: آج میں نے صبح ٹاس کیا کہ مجھے شکار کھیلنے جانا چاہیے یا کالج۔ پھر دوسرا بولا: یار چار دفعہ ٹاس کیا تب جا کر شکار کے حق میں فیصلہ ہوا۔

قربانی

بہن! تقریر کرتے ہوئے ایک شخص بولا: میرے بھائی! میں آپ کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دوں گا۔ ہاں میں سے آواز آئی: بھئی آپ کی قربانی جائز نہیں۔ مقرر صاحب بولے: کیوں جائز نہیں؟ ہاں میں سے دوسری آواز آئی: آپ کا ایک کان کٹا ہوا ہے۔

دوا

بہن! ایک بار ملا نصیر الدین دواخانہ کھول کر بیٹھ گئے۔ ایک من چنے کو شرارت سوچھی وہ بولا: حکیم صاحب! مجھے کوئی دوا تجویز فرمائیں۔ جب میں سونے کے لیے آنکھیں بند کر کے ایٹتا ہوں تو بھوک نہیں لگتی۔ ملاجی فوراً بولے: یہ دو پڑیاں لو، ایک صبح جاگنے سے پہلے اور دوسری رات کو سونے کے بعد کھا لینا۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔

دبلا

بہن! موٹاپا کم کرنے کے لئے ایک موٹے آدمی کو ڈاکٹر نے گھڑ سواری کا مشورہ دیا۔ کچھ دن بعد ڈاکٹر نے اپنے مریض سے ٹیلی فون پر پوچھا: کچھ فرق پڑا؟ موٹے آدمی نے جواب دیا: میں تو نہیں الہستہ گھوڑا بے حد دبلا ہو گیا ہے۔

بوڑھی خاتون

بہن! ایک بوڑھی خاتون کو جو فٹ پاتھ پر گر گئیں، تمہیں۔ ایک لڑکے نے آگے بڑھ کر جلدی سے اٹھایا۔ تو انہوں نے وعادیتے ہوئے کہا: بیٹا! جیسے تو نے مجھے اٹھایا ہے۔ اللہ تجھے بھی ایسے ہی اٹھائے۔

آج آپ کا اسکول میں پہلا دن ہے، اگر مجھ سے کوئی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھئے۔ ایک بچہ (کھڑا ہو کر) میڈم دوبارہ کب چھٹیاں ہوں گی؟

بوٹل

بہن! تم نے اپنی کار کا ناز اس بری طرح کیسے پتھر کر لیا۔ میری گاڑی ایک بوتل پر سے گزر گئی تھی۔ اچھا! تو گویا تمہیں وہ بوتل نظر نہیں آئی؟ بوتل نظر کیسے آتی۔ وہ تو اس آدمی کی جیب میں تھی۔

کار

بہن! ایک ہار دو آدمی بجلی کے تار ٹھیک کرنے کے لیے کھبے پر چڑھ رہے تھے۔ اتنے میں ایک کار وہاں سے گزری۔ کار والے نے جب دیکھا تو بولا: مجھے دیکھ کر اس طرح کھبے پر چڑھ گئے ہیں جیسے مجھے کار چھانی نہیں آتی۔

کہانا

بہن! ڈاکٹر مریض سے: اب تم کو بھوک لگتی ہے یا نہیں؟ مریض: جناب! اب بھی نہیں لگتی۔ ڈاکٹر: تو پھر اپنا کھانا میری طرف بھیج دیا کرو۔

وکیل

بہن! وکیل: بیٹا! میری خواہش ہے کہ تم بڑے ہو کر وکیل بنو۔ بیٹا: وہ کیوں ابا جان؟ وکیل: تاکہ میرا کال کوٹ تمہارے کام آجائے۔

انعامی بانڈ

بہن! ایک صاحب نے پچاس روپے والے دو انعامی بانڈ خریدے۔ بانڈ کا نتیجہ آنے پر اپنے بیٹے سے کہا: ارے پو! فرسٹ اور سیکنڈ پرائز میں یہ نمبر دیکھنا۔ بیٹے نے نتیجے کے نمبروں سے بانڈ کے نمبر ملائے اور کہا: ابا! بینک والوں نے ہمارے بانڈ کے چھ کے چھ نمبر بدل دیے ہیں۔

پڑھنا

بہن! مریض (ڈاکٹر سے) کیا بینک لگوانے کے بعد میں پڑھ سکوں



دسمبر 2020ء

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
یکم دسمبر 2020ء	عمار رضوان حاجی احمد نئی کارشتہ لائیبہ محمد یونس ابا عمر کھڑا والا سے طے ہوا	1
2 دسمبر 2020ء	امان اللہ محمد شفیع عبدالعزیز نی نی کارشتہ سارہ عبد البہار عبدالستار ایدھی سے طے ہوا	2
2 دسمبر 2020ء	محمد حسن محمد یوسف حاجی محمد اسماعیل ایدھی کارشتہ عمادہ محمد ناصر احمد چککے سے طے ہوا	3
2 دسمبر 2020ء	زریاب زہیر عبدالستار بھرم چاری کارشتہ علیشاہ محمد فیصل محمد الیاس کوٹھاری سے طے ہوا	4
2 دسمبر 2020ء	محمد سعد عبدالرزاق عبدالستار مومن کارشتہ صفا محمد فیصل محمد الیاس کا پڑیا سے طے ہوا	5
3 دسمبر 2020ء	محمد سعد محمد آصف محمد صدیق بلوانی کارشتہ شفا عمران حاجی عزیز جاگڑا سے طے ہوا	6
5 دسمبر 2020ء	افراز محمد امتیاز باعلی بھورا کارشتہ ہسمہ محمد مختار عبدالستار کا پڑیا سے طے ہوا	7
5 دسمبر 2020ء	حسین محمد ہارون سلیمان بھوری کارشتہ فریال بانو محمد یونس عبدالغفار شیوانی سے طے ہوا	8
7 دسمبر 2020ء	عبدالباسط محمد جاوید عبدالرحمن میسور والا کارشتہ فلک عرفان عبدالغفار بھڈا سے طے ہوا	9
8 دسمبر 2020ء	محمد یاسین حاجی انیس حاجی قاسم کسبانی کارشتہ نفیسہ محمد مناف عبدالعزیز ایدھی سے طے ہوا	10
8 دسمبر 2020ء	محمد احمد رضا عبدالکریم محمد عمر تابانی کارشتہ سندس سہیل جان محمد اکھانی سے طے ہوا	11
8 دسمبر 2020ء	محمد فہیم محمد رفیق عبدالستار ایدھی کارشتہ عائشہ عثمان حاجی ابراہیم میوہ والا سے طے ہوا	12
10 دسمبر 2020ء	محمد علی محمد رفیق سلیمان ایدھی کارشتہ علیشاہ علی محمد علی مشتاق احمد اکھانی سے طے ہوا	13
10 دسمبر 2020ء	بابر کمال محمد یونس محمد صدیق کارشتہ عائشہ محمد حنیف حسین بلوانی سے طے ہوا	14
12 دسمبر 2020ء	محمد شا کر جاوید عبدالغفار ایدھی کارشتہ عائشہ محمد سہیل عبدالرزاق موسانی سے طے ہوا	15
12 دسمبر 2020ء	عثمان عبدالرشید محمد صدیق اکھا والا کارشتہ زبیدہ محمد مجید عبدالغفار سواریا سے طے ہوا	16
14 دسمبر 2020ء	تالش محمد منیر عبدالعزیز دیوان کارشتہ وسیدہ محمد صدیق نور محمد اوسا والا سے طے ہوا	17
15 دسمبر 2020ء	نعمان عبدالحمید جان محمد پھول والا کارشتہ عائشہ محمد شعیب عبدالستار تولہ سے طے ہوا	18

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر
15 دسمبر 2020ء	احسن محمد امین حاجی قاسم دھارواڈوالا کارشتہ لائبہ عبداللہ عبدالستار بکالی سے طے ہوا	19
15 دسمبر 2020ء	فیضان محمد انیس ابو بکر کوٹکا ناوالا کارشتہ لائبہ محمد شعیب حاجی محمد بھونڈی سے طے ہوا	20
16 دسمبر 2020ء	نائب محمد سلیمان کھانانی کارشتہ مسکان محمد امین عبدالعزیز پولانی سے طے ہوا	21
17 دسمبر 2020ء	محمد ارسلان محمد حنیف ولی محمد جاگڑا کارشتہ عائشہ نوید عرفان محمد یوسف تابانی سے طے ہوا	22
17 دسمبر 2020ء	محمد علی عبدالغفار محمد عمر ڈنڈیا کارشتہ نادیہ محمود عبدالعزیز سلاٹ سے طے ہوا	23
18 دسمبر 2020ء	محمد نعیم محمد حنیف جان محمد موتی کارشتہ آمنہ محمد عرفان عبدالعزیز طیب ایدھی سے طے ہوا	24
18 دسمبر 2020ء	سعد محمد شاہد امان اللہ رابڈیا کارشتہ عمادہ کھیل گل محمد بھروچ والا سے طے ہوا	25
18 دسمبر 2020ء	وقاص محمد عارف داؤد او ساوالا کارشتہ فرحت ناز یوسف رحمت اللہ بھوسرا سے طے ہوا	26
18 دسمبر 2020ء	محمد عمیر محمد عارف محمد احمد ایدھی کارشتہ الف محمد شعیب عبدالستار ولی سومار سے طے ہوا	27
19 دسمبر 2020ء	وقاص عبدالغنی عثمان کوڈاوی کارشتہ میری محمد امین محمد حسین فانیسا سے طے ہوا	28
19 دسمبر 2020ء	دانیال محمد جاوید عبدالستار ناویڈیا کارشتہ صبا آصف عبدالعزیز کھانانی سے طے ہوا	29
21 دسمبر 2020ء	حزہ محمد الیاس محمد اسماعیل موان کارشتہ جویریہ حاجی محمد عارف حاجی تار محمد منٹوڑی والا سے طے ہوا	30
22 دسمبر 2020ء	کاشف محمد عارف عبدالرحمن ادجری کارشتہ سعید محمد شعیب حاجی جان محمد واگیر سے طے ہوا	31
23 دسمبر 2020ء	محمد عزیز طفیل سلیمان پدھا کارشتہ عمادہ محمد آصف امان اللہ داویڈیا سے طے ہوا	32
23 دسمبر 2020ء	محمد علی محمد حنیف نور محمد پارکچہ کارشتہ توبا محمد اویس محمد عمر موسانی سے طے ہوا	33
26 دسمبر 2020ء	رفیع عبدالرشید عبدالستار داوانی کارشتہ زینب محمد یعقوب عبدالستار محنتی سے طے ہوا	34
26 دسمبر 2020ء	بلال محمد نعیم حاجی عبداللہ موان کارشتہ قاطر محمد عثمان محمد بارون خمیسہ سے طے ہوا	35
28 دسمبر 2020ء	محمد سلمان محمد امین عبدالستار پولانی کارشتہ مریم محمد منیر محمد صدیق کیسویا سے طے ہوا	36
28 دسمبر 2020ء	سعود محمد انور حاجی علی محمد کھانانی کارشتہ فائزہ محمد اشرف عبدالرحمن راوڈا سے طے ہوا	37
28 دسمبر 2020ء	محمد وقاص پیر محمد صدیق لوبھیا کارشتہ بسملہ محمد آصف سلیمان کھانالا والا سے طے ہوا	38
28 دسمبر 2020ء	فراز محمد انور حاجی علی محمد کھانانی کارشتہ شفا عمران عبدالغفار بداس سے طے ہوا	39
28 دسمبر 2020ء	مزل عبدالظہور عبدالرحمن وکیری والا کارشتہ افتخار محمد ابراہیم عبدالعزیز دھواں سے طے ہوا	40
29 دسمبر 2020ء	اسامہ الطاف حاجی جان محمد بلوانی کارشتہ لائبہ وقاص عبدالغفار پولانی سے طے ہوا	41

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
29 دسمبر 2020ء	مرتنسی محمد اشرف جان محمد فیانی کا رشتہ لائبہ محمد اشرف حاجی موسیٰ سوریہ سے طے ہوا	42
30 دسمبر 2020ء	حسب محمد حنیف قاسم گاندھی کا رشتہ رابعیہ بانو نظیر احمد جاگڑا سے طے ہوا	43
30 دسمبر 2020ء	سعد محمد سلیم حاجی جان محمد کا پڑیا کا رشتہ مہک محمد فاروق عبدالغفار بھوت سے طے ہوا	44
31 دسمبر 2020ء	زبیر محمد حنیف حاجی ابا حسین کوڑو والا کا رشتہ انعم محمد امین محمد شفیع صیسانی سے طے ہوا	45
31 دسمبر 2020ء	محمد طلحہ طاہر عبدالستار بندو کڑا کا رشتہ سار محمد ناصر حاجی سلیمان بھنگڑا سے طے ہوا	46
31 دسمبر 2020ء	احمد محمد اقبال حاجی عمر بالا گام والا کا رشتہ حفصہ محمد آصف عبدالستار جاگڑا سے طے ہوا	47

ہائٹوا مبین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی دفتری اوقات



ہائٹوا مبین برادری کو مطلع کیا جاتا ہے کہ 6 جون 2020ء سے ہائٹوا مبین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے دفتری اوقات درج ذیل کر دیئے گئے ہیں۔

پیر تا جمعرات اور ہفتہ: دوپہر 1:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک

جمعہ المبارک دوپہر 3:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک

اتوار اور عام تعطیلات کے دنوں میں جماعت آفس بند رہے گا

اعزازی جنرل سیکریٹری

ہائٹوا مبین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی



ضروری ہدایات

قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی ﷺ آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہوں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔



جو رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے (شادی خانہ آبادی)

دسمبر 2020ء

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
4 دسمبر 2020ء	سلطان محمود غزنوی آدم مائے مٹی کی شادی مہرون نساء محمد علی عبداللہ منارہ سے ہوئی	1
6 دسمبر 2020ء	یوسف محمد جاوید محمد یوسف لودھا والا کی شادی ہمنامہ نعیم ابو بکر محمد بھیریا سے ہوئی	2
11 دسمبر 2020ء	حسین محمد یاسین محمد شریف ٹیل کی شادی حافظہ محمد اقبال حاجی موسیٰ بکالی سے ہوئی	3
11 دسمبر 2020ء	محمد اکبر محمد جاوید عبدالرحمن ویکری والا کی شادی تو با محمد یاسین محمد عمر گلا سے ہوئی	4
11 دسمبر 2020ء	بلال احمد آفتاب احمد عبدالستار ایدھی کی شادی ایمین محمد ربیس عبدالرحمن پوٹھیا والا سے ہوئی	5
11 دسمبر 2020ء	محمد بلال محمد ارشاد جان محمد راؤ ذاک کی شادی عائشہ محمد اشرف طیب موسانی سے ہوئی	6
13 دسمبر 2020ء	محمد صفوان الطاف حاجی حسین ورنہ کی شادی مریم محمد امین عیسیٰ ٹھہ سے ہوئی	7
17 دسمبر 2020ء	انس محمد جمیل عبدالکریم تولہ کی شادی رابعیہ محمد عمران محمد الیاس ڈنڈیا سے ہوئی	8
18 دسمبر 2020ء	محمد محمود محمد یاسین حاجی رحمت اللہ بکیا کی شادی نمرہ محمد توفیق ابو بکر لدھا سے ہوئی	9
18 دسمبر 2020ء	عبدالحمید محمد انیس حاجی یوسف جاگڑا کی شادی ماہین محمد امین عبدالعزیز لدھا سے ہوئی	10
18 دسمبر 2020ء	محمد حیدر محمد ہاشم محمد صدیق آکھا والا کی شادی عائشہ عبدالعزیز محمد صدیق آکھا والا سے ہوئی	11
18 دسمبر 2020ء	محمد حمزہ محمد ہاشم محمد صدیق آکھا والا کی شادی وردا محمد ایوب محمد یعقوب سے ہوئی	12
18 دسمبر 2020ء	فیضان محمد انیس ابو بکر کوٹکنا والا کی شادی الما سہ محمد شعیب حاجی محمد بھونڈی سے ہوئی	13
18 دسمبر 2020ء	محمد فیاض محمد انیس ابو بکر کوٹکنا والا کی شادی ربیہ عابد عبدالعزیز کھانانی سے ہوئی	14
20 دسمبر 2020ء	عبد المنان مناف عبدالستار جاگڑا کی شادی عائشہ محمد ناصر محمد اعظم سے ہوئی	15
21 دسمبر 2020ء	عبد الجیب محمد اسحاق عبداللہ دیوان کی شادی حدیقہ حاجی محمد جاوید حبیب ایدھی سے ہوئی	16

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
23 دسمبر 2020ء	محمد آصف محمد حنیف محمد سلیمان مرسیا کی شادی مسکان محمد طارق غلام حسین بہرا سے ہوئی	17
25 دسمبر 2020ء	صبح حسین محمد سلیم رحمت اللہ سرمد والا کی شادی اومامہ عبد الجبار محمد اسماعیل بلوانی سے ہوئی	18
25 دسمبر 2020ء	عبد القادر محمد عارف محمد عمر کوٹھاری کی شادی بشریٰ محمد فیصل حاجی قاسم آکھائی سے ہوئی	19
25 دسمبر 2020ء	حسین محمد شریف حاجی احمد ایدھی کی شادی یسریٰ محمد حبیبہ عبدالرزاق ایدھی سے ہوئی	20
25 دسمبر 2020ء	فیضان عبدالغفار عبدالستار پوپٹ پوپٹ کی شادی ارم محمد یوسف عبداللہ بخاری سے ہوئی	21
25 دسمبر 2020ء	انٹق نوید عبدالرزاق تھا پلا والا کی شادی شمرہ ثاقب ہارون کیسودیا سے ہوئی	22
25 دسمبر 2020ء	محمد عادل نوید عبدالرزاق تھا پلا والا کی شادی مریش فیصل حاجی موسیٰ ہیکھیدا سے ہوئی	23
25 دسمبر 2020ء	مصطفیٰ محمد علی ابو بکر کوٹھانا والا کی شادی ہادیہ عبدالوہاب عبدالستار کھانانی سے ہوئی	24
25 دسمبر 2020ء	محمد بلال محمد یونس محمد موسیٰ ایدھی کی شادی طیبہ الطاف عبدالستار بھنڈا سے ہوئی	25
25 دسمبر 2020ء	حزہ محمد الیاس محمد اسماعیل مون کی شادی جویریہ حاجی محمد عارف حاجی تار محمد منجوری سے ہوئی	26
27 دسمبر 2020ء	حسین عبد العزیز ابراہیم ناویڈیا کی شادی غزل محمد سلیم حاجی موسیٰ سے ہوئی	27
31 دسمبر 2020ء	ہاشم پرویز عبد العزیز بلوانی کی شادی فاطمہ یونس محمد میراج والا سے ہوئی	28
31 دسمبر 2020ء	فرقان محمد یوسف محمد دیوان کی شادی عریشا عمران عبدالکریم بھوری سے ہوئی	29
31 دسمبر 2020ء	زاہد عبدالرؤف حبیب بلوانی کی شادی حسنہ عبدالرؤف محمد اسماعیل شیوانی سے ہوئی	30

کچی منگنی

دسمبر 2020ء

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
5 دسمبر 2020ء	محمد حزہ عبدالرزاق محمد کچی کارشتہ ایقہ محمد اسلم محمد احمد بدو سے طے ہوا	1
7 دسمبر 2020ء	حسین عبد العزیز ابراہیم ناویڈیا کارشتہ غزل محمد سلیم حاجی موسیٰ سے طے ہوا	2
10 دسمبر 2020ء	عبد المنان مناف عبدالستار جاگتزا کارشتہ عائشہ محمد ناصر محمد اعظم سے طے ہوا	3
30 دسمبر 2020ء	غلام فرید محمد یوسف حبیب کیریا کارشتہ مہوش سلیم محبوب خان یوسف زکی سے طے ہوا	4



بانتوا بین سماج کی برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

دسمبر 2020ء

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
10 دسمبر 2020ء	بابر کمال محمد یونس محمد صدیق کا رشتہ عائشہ محمد حنیف حسین ہلوانی سے طے ہوا	1
31 دسمبر 2020ء	محمد ظفر طاہر عبدالستار بندو کڑا کا رشتہ سارہ محمد ناصر حاجی سلیمان بھنگڑا سے طے ہوا	2

منگنی مبارک

☆ فرقان محمد یوسف عبدالستار تولہ کا رشتہ رابعیہ محمد ایاز عبدالستار جگندا سے طے ہوا 26 ستمبر 2020ء

☆ --- Furqan Muhammad Yousuf Abdul Sattar Tola 26-09-2020
with Rabia Muhammad Ayaz Abdul Sattar Jangda

☆ انیق عبدالصمد عبدالرزاق لاثیا کا رشتہ سیرنی سبتین جاوید محمد یونس ڈاکٹر سے طے ہوا 14 اکتوبر 2020ء

☆ --- Anique Abdul Samad Abdul Razzak Lathia 14-10-2020
with Yusra Sibtain Jawed Muhammad Younus Docter

☆ سفوان الطاف جان محمد ہوائی کا رشتہ آمنہ محمد شہد عبدالعزیز لدھا سے طے ہوا 17 ستمبر 2020ء

☆ --- Safwan Altaf Jan Muhammad Bilwani 17-09-2020
with Amna Muhammad Shahid Abdul Aziz Ladha

Printed at: **Muhammed Ali -- City Press**

OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. PH : 32438437

Honorary Editor: **Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia**

Published by: **Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu**

At **Bantva Memon Jamat (Regd.)**

Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajjani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.

Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327

Website : www.bmj.net Email: donate@bmj.net



بانتوا بین سماج
قیام 20 ستمبر 1950ء

وہ جو ہم سے بھڑکے

(انتقال پر ملال)

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں۔ اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جائے والے ہیں۔

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا گجراتی سے ترجمہ

ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام 32202973

یکم دسمبر 2020ء --- 31 دسمبر 2020ء

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

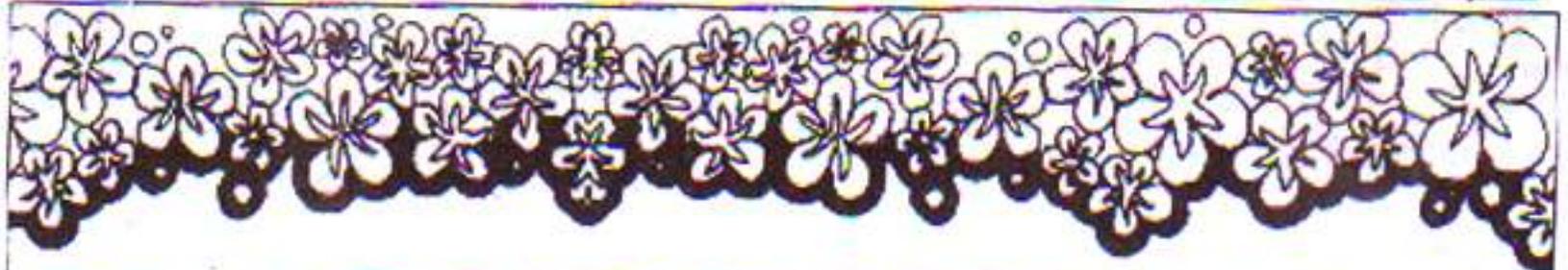
صدر، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا مہین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے "شعبہ جمعیہ و تکفین" کے اندراج کے مطابق ترجمہ کر کے شائع کئے جا رہے ہیں۔

نمبر	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت لزوجیت	عمر
1-	یکم دسمبر 2020ء	محمد ہارون احمد مانو دروالا	61 سال
2-	2 دسمبر 2020ء	حاجی یوسف سلیمان حاجی شکور ایڈھی باوا ڈوسا	94 سال
3-	3 دسمبر 2020ء	محمد یوسف محمد عمر پیر محمد لو بھیا	68 سال
4-	4 دسمبر 2020ء	زیب النساء حاجی ستار حاجی ہاشم پوانانی زوجہ باعلی کا پڑیا	85 سال
5-	4 دسمبر 2020ء	فرزانہ بانو محمد عمر کھانہانی زوجہ محمد عارف ایڈھی	55 سال
6-	4 دسمبر 2020ء	عبدلطیف رحمت اللہ کندوکی	81 سال
7-	4 دسمبر 2020ء	حمیرا عبدالمکریم ^{تھنڈ} پھرا ازوجہ بانو محمد کندوکی	88 سال
8-	4 دسمبر 2020ء	حاجی حنیف حاجی عمر مومن	66 سال
9-	6 دسمبر 2020ء	رقیہ عبدالحجیب مکن ازوجہ موسیٰ عبدالرحمن ہارون	90 سال
10-	8 دسمبر 2020ء	نسیم نور محمد کوڈ واوی زوجہ محمد رفیق درویش	62 سال
11-	8 دسمبر 2020ء	ایبشا دم سورتی زوجہ عبدالرزاق ڈنڈیا	80 سال
12-	9 دسمبر 2020ء	فرید علی محمد عثمان سلاٹ زوجہ عبدالغفار کلٹری والا	70 سال

نمبر	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت لزوجیت	عمر
-13	13 دسمبر 2020ء	روشن عبدالکریم بی بی زوجہ رفیق موسیٰ کھاناٹی	45 سال
-14	14 دسمبر 2020ء	ہارون سلیمان جاگلڑا (افمن والا)	79 سال
-15	16 دسمبر 2020ء	زبیدہ عبدالرحمن سودی زوجہ عبدالرزاق بلا	75 سال
-16	16 دسمبر 2020ء	عامر عبدالعزیز وکیل	48 سال
-17	17 دسمبر 2020ء	حفیف جان محمد شیخا	64 سال
-18	17 دسمبر 2020ء	حاجی محمد صدیق عبداللطیف مائے مینی	78 سال
-19	18 دسمبر 2020ء	کیہ محمد آصف اڈوالی	24 سال
-20	18 دسمبر 2020ء	حاجی ہارون ولی محمد چشتی	81 سال
-21	18 دسمبر 2020ء	الطاف حسین صالح محمد طیب ڈنڈیا	61 سال
-22	19 دسمبر 2020ء	ہاشم اسماعیل ڈھیزد	92 سال
-23	20 دسمبر 2020ء	عبدالستار رحمت اللہ بوبھیا	75 سال
-24	20 دسمبر 2020ء	پروین حسین کسبانی زوجہ محمد رفیق حسین ایدھی	55 سال
-25	20 دسمبر 2020ء	غلام حسین عبدالستار علی محمد بدی	78 سال
-26	21 دسمبر 2020ء	بلقیس حاجی عثمان پونھیا والا زوجہ عبدالرزاق ڈنڈیا	78 سال
-27	22 دسمبر 2020ء	نہیب اسماعیل ونگاریا (بکسرا) زوجہ یوسف سوہرا	96 سال
-28	23 دسمبر 2020ء	حور بانو عمر جاگلڑا زوجہ موسیٰ ایدھی	92 سال
-29	23 دسمبر 2020ء	محمد الطاف محمد بلوانی	60 سال
-30	23 دسمبر 2020ء	عنایت اللہ اباعلی کوٹری والا	63 سال
-31	23 دسمبر 2020ء	محمد الطاف عبداللہ کھاناٹی	62 سال
-32	23 دسمبر 2020ء	خیر النساء اسماعیل پولانی زوجہ حبیب بھوت	75 سال
-33	23 دسمبر 2020ء	محمد جنیدہ عبدالمجید مینڈھا	42 سال
-34	24 دسمبر 2020ء	زیب النساء طیبہ بی بی کھاناٹی زوجہ محمد عمر موسانی	72 سال
-35	24 دسمبر 2020ء	آمنہ عبدالرحمن ڈنڈیا زوجہ موسیٰ جاگلڑا	86 سال
-36	24 دسمبر 2020ء	عبدالرزاق ابوبکر جاگلڑا	75 سال
-37	24 دسمبر 2020ء	حاجی محمد الیاس حاجی صالح محمد کالیہا	77 سال

عمر	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	تاریخ وفات	نمبر نم
79 سال	نہب صالح محمد کسبانی زوجہ جان محمد بھوڑی دہا	26 دسمبر 2020ء	-38
68 سال	فریدہ حاجی اسماعیل لوئی زوجہ امان اللہ گنگ	26 دسمبر 2020ء	-39
84 سال	اقبال سلیمان حاجی ہاشم باؤدوسا (ایدھی)	27 دسمبر 2020ء	-40
80 سال	عبدانقریر اللہ رکھارضا	27 دسمبر 2020ء	-41
70 سال	محمد یوسف رحمت اللہ حاجی ہاشم موٹی	27 دسمبر 2020ء	-42
76 سال	نجمہ عبدالستار مانڈویا زوجہ حاجی قاسم بندھالی	28 دسمبر 2020ء	-43
62 سال	خانمشہ محمد عثمان آموزی ماسوڑی زوجہ عبدالعزیز مسون	28 دسمبر 2020ء	-44
70 سال	نور جہاں عبدالستار کا پڑیا زوجہ اقبال ڈنڈیا	29 دسمبر 2020ء	-45



تبسم میں نے اس ماہ کا بھرت پورا کر دیا ہے
تسام خریداری ہوئی لیکن رقم کم پڑی۔



انسپیکٹر صاحب!! کیا حال ہیں مہنگائی کب کم کریں گے۔

ڈاکٹر صاحب، میں غریب آدمی ہوں۔
 بھلا آپ کو کیا انعام دے سکتا ہوں۔
 البتہ میں گورنمنٹ (قبر کھودنے والا) ہوں۔
 اگر میں ٹھیک ہو گیا تو اپنے لائق خدمت
 ضرور کر دوں گا۔

اگر میں تمہارا مرض دور کر دوں اور تم
 بالکل صحت مند ہو جاؤ تو مجھے کیا انعام دو گے؟



S.No.	Date	Name	Age
16	16-12-2020	Aamir Abdul Aziz Wakil	48 years
17	17-12-2020	Hanif Jan Muhammad Sheikha	64 years
18	17-12-2020	Haji Muhammad Siddiq Abdul Latif Maimini	78 years
19	18-12-2020	Makiya Muhammad Asif Advani	24 years
20	18-12-2020	Haji Haroon Wali Muhammad Chatni	81 years
21	18-12-2020	Altaf Hussain Saleh Muhammad Tayyab Dandia	61 years
22	19-12-2020	Hashim Ismail Dheedh	92 years
23	20-12-2020	Abdul Sattar Rehmatullah Lobhia	75 years
24	20-12-2020	Parvin Hussain Kasbat w/o Muhammad Rafiq Hussain Adhi	55 years
25	20-12-2020	Ghulam Hussain Abdul Sattar Ali Muhammad Badi	78 years
26	21-12-2020	Bilquis Haji Usman Pothiawala w/o. Abdul Razzak Dandia	78 years
27	22-12-2020	Zainab Ismail Vilkaria (Bagasrawala) w/o. Yousuf Sojra	96 years
28	23-12-2020	Hoor Bai Umer Jangda w/o Moosa Adhi	92 years
29	23-12-2020	Muhammad Altaf Muhammad Bliwani	60 years
30	23-12-2020	Inayatullah Aza Ali Kotriwala	63 years
31	23-12-2020	Muhammad Altaf Aboullah Khanani	62 years
32	23-12-2020	Khairun-nisa Ismail Polani w/o. Habib Bhoot	75 years
33	23-12-2020	Muhammad Junaid Abdul Majid Mencha	42 years
34	24-12-2020	Zebun-nisa Tayyab Essa Khanani w/o. Muhammad Umer Moosani	72 years
35	24-12-2020	Amna Abdul Rehman Dandia w/o. Moosa Jangda	86 years
36	24-12-2020	Abdul Razzak AbuBaker Jangda	75 years
37	24-12-2020	Haji Muhammad Ilyas Haji Saleh Muhammad Kalia	77 years
38	26-12-2020	Zainab Saleh Muhammad Kasbat w/o Jan Muhammad Burwala	79 years
39	26-12-2020	Fanda Haji Ismail Lawai w/o. Amanullah Gung	68 years
40	27-12-2020	Iqbal Suleman Haji Hashim Bawadosa (Adhi)	84 years
41	27-12-2020	Abdul Qadeer Allah Rakha Raza	60 years
42	27-12-2020	Muhammad Yousuf Rehmatullah Haji Hashim Moti	70 years
43	28-12-2020	Naima Abdul Sattar Mandvia w/o. H. Qasim Bandani	76 years
44	28-12-2020	Aisha M. Usman AmodiMamodi w/o. A. Aziz Moor.	62 years
45	29-12-2020	Noor Jahan Abdul Sattar Kapadia w/o. Iqbal Dandia	70 years

BANTVA ANJUMAN HIMAYAT-E-ISLAM DEATH LIST

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

1st December to 31st December 2020

Bantva Anjuman Himayat-e-Islam

Contact No. 32202973 - 32201482

S No.	Date	Name	Age
1	01-12-2020	Muhammad Haroon Ahmed Manodrawala	61 years
2	02-12-2020	Haji Yousuf Suleman Haji Shakoora Adhi Bawadosa	94 years
3	03-12-2020	Muhammad Yousuf Muhammad Umer Pir Muhammad Lobhia	88 years
4	04-12-2020	Zebunnisa Haji Sattar Haji Hashim Polani w/o. Abba Ali Kapadia	85 years
5	04-12-2020	Farzana Bano Muhammad Umer Khanani w/o. Muhammad Arif Adhi	55 years
6	04-12-2020	Abdul Latif Rehmatullah Kandhoi	81 years
7	04-12-2020	Humera Abdul Karim Chichra w/o. Wali Muhammad Kandhoi	88 years
8	04-12-2020	Haji Hanif Haji Umer Moon	66 years
9	06-12-2020	Rukaya Abdul Habib Makna w/o. Moosa Abdul Rehman Haroon	90 years
10	08-12-2020	Nasima Noor Muhammad Kodvavi w/o. Muhammad Rafiq Durvesh	62 years
11	08-12-2020	Amina Adam Surti w/o. Abdul Razzak Dandia	80 years
12	09-12-2020	Farida Ali Muhammad Usman Silat w/o. Abdul Ghaffar Cutlerwala	70 years
13	13-12-2020	Roshan Abdul Karim Nini w/o. Rafiq Moosa Khanani	45 years
14	14-12-2020	Haroon Suleman Jangda (Afinwala)	79 years
15	16-12-2020	Zubeda Abdul Rehman Modi w/o. A. Razzak Billa	75 years

کچی مگوئی

DECEMBER 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Muhammad Hamza Abdul Razzak Muhammad Cutchi with Aniq Muhammad Aslam Muhammad Ahmed Biddu	05-12-2020
2	☆.....Hasnain Abdul Aziz Ibrahim Navadia with Ghazal Muhammad Saleem Haji Moosa	07-12-2020
3	☆.....Abdul Manan Munaf Abdul Sattar Jangda with Aisha Muhammad Nasir Muhammad Azam	10-12-2020
4	☆.....Ghulam Fareed Muhammad Yousuf Habib Gheria with Mehwish Saleem Mehboob Khan Yousuf Zai	30-12-2020

رزق کی قدر کیجئے

اتنا ہی نکالیں تھالی میں۔۔۔ بے کار نہ جائے نالی میں
گھر کا دسترخوان ہو یا شادی بیاہ کی تقریبات ہم میں سے اکثر لوگ اپنی
ضرورت سے زیادہ کھانا نکالتے ہیں۔ کھانا بچنے کے بعد ضائع ہو جاتا ہے
نعمتوں کی قدر کیجئے۔ رزق ضائع نہ کیجئے
سوچئے کتنے لوگوں کو ایک وقت کا کھانا بھی میسر نہیں



Engagement



DECEMBER 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Ammar Rizwan Haji Ahmed Sakhi with Laiba Muhammad Younus Aba Umer Khadiawala	01-12-2020
2	☆.....Amanullah Muhammad Shafi Abdul Aziz Nini with Sarah Abdul Jabbar Abdul Sattar Adhi	02-12-2020
3	☆.....Muhammad Hassan Ahmed Muhammad Yousuf Haji Muhammad Ismail Adhi with Umama Muhammad Nasir Ahmed Charkla	02-12-2020
4	☆.....Zaryab Zubair Abdul Sattar Bharamchari with Alishba Muhammad Faisal Muhammad Ilyas Kothari	02-12-2020
5	☆.....Muhammad Saad Abdul Razzak Abdul Sattar Moon with Safa Muhammad Faisal Muhammad Ilyas Kapadia	02-12-2020
6	☆.....Muhammad Saad Muhammad Asif Muhammad Siddiq Bilwani with Shifa Imran Haji Aziz Jangda	03-12-2020
7	☆.....Afriz Muhammad Imtiaz Aba Ali Bhura with Bisma Muhammad Mukhtar Abdul Sattar Kapdia	05-12-2020
8	☆.....Hasnain Muhammad Haroon Suleman Bhuri with Faryal Bano Muhammad Younus Abdul Ghaffar Shiwani	05-12-2020
9	☆.....Abdul Basit Muhammad Jawed Abdul Hannan Mysorewala with Falak Irfan Abdul Ghaffar Bhatda	07-12-2020

S.NO	NAMES	DATE
10	☆.....Muhammad Yaseen Haji Anas Haji Qasim Kasbati with Nafisa Muhammad Munaf Abdul Aziz Adhi	08-12-2020
11	☆.....Muhammad Ahmed Raza Abdul Karim Muhammad Umer Tabani with Sundus Sohail Jan Muhammad Lakhani	08-12-2020
12	☆.....Muhammad Fahim Muhammad Rafiq Abdul Sattar Adhi with Aisha Usman Haji Ibrahim Mewawala	08-12-2020
13	☆.....Muhammad Ali Muhammad Rafiq Suleman Adhi with Alisha Ali Muhammad Ali Mushtaq Ahmed Lakhani	10-12-2020
14	☆.....Babar Kamal Muhammad Younus Muhammad Siddiq with Aisha Muhammad Hanif Hussain Bilwani	10-12-2020
15	☆.....Muhammad Shakir Javed Abdul Ghaffar Adhi with Alisha Muhammad Sohail Abdul Razzaq Moosani	12-12-2020
16	☆.....Usman Abdul Rasheed Muhammad Siddiq Akhawala with Zubaida Muhammad Majeed Abdul Ghaffar Suriya	12-12-2020
17	☆.....Tabish Muhammad Munir Abdul Aziz Diwan with Waseeqa Muhammad Siddiq Noor Muhammad Osawala	14-12-2020
18	☆.....Noman Abdul Hameed Jan Muhammad Phoolwala with Ayesha Muhammad Shoaib Abdul Sattar Tola	15-12-2020
19	☆.....Ahsan Muhammad Amin Haji Qasim Dharawadwala with Laiba Abdullah Abdul Sattar Bakali	15-12-2020
20	☆.....Faizan Muhammad Anis AbuBaker Koylanawala with Laiba Muhammad Shoaib Haji Muhammad Bhundi	15-12-2020

S.NO	NAMES	DATE
21	☆.....Saqib Muhammad Suleman Khanani with Muskan Muhammad Amin Abdul Aziz Polani	16-12-2020
22	☆.....Muhammad Arslan Muhammad Hanif Wali Muhammad Jangda with Aisha Naveed Irfan Muhammad Yousuf Tabani	17-12-2020
23	☆.....Muhammad Ali Abdul Ghaffar Muhammad Umer Dandia with Nadia Mehmood Abdul Aziz Silat	17-12-2020
24	☆.....Muhammad Fahim Muhammad Hanif Jan Muhammad Moti with Amna Muhammad Irfan Abdul Aziz Tayyab Aghi	18-12-2020
25	☆.....Saad Muhammad Shahid Amanullah Rabdia with Imama Shakil Gul Muhammad Bharuchwala	18-12-2020
26	☆.....Waqas Muhammad Arif Dawood Osawala with Farhat Naz Yousuf Rehmatullah Fusra	18-12-2020
27	☆.....Muhammad Umair Muhammad Arif Muhammad Ahmed Adhi with Illaf Muhammad Shoaib Abdul Sattar Wali Sommar	18-12-2020
28	☆.....Waqas Abdul Ghani Usman Kodvavi with Yusra Muhammad Amin Muhammad Hussain Fansiya	19-12-2020
29	☆.....Daniyal Muhammad Jawald Abdul Sattar Navadia with Saba Asif Abdul Aziz Khanani	19-12-2020
30	☆.....Hamza Muhammad Ilyas Muhammad Ismail Moon with Javeria Haji Muhammad Arif Haji Tar Muhammad Manjevriwala	21-12-2020
31	☆.....Kashif Muhammad Arif Abdul Rehman Ozri with Saniya Muhammad Shoaib Haji Jan Muhammad Vagher	22-12-2020
32	☆.....Muhammad Uzair Tufail Suleman Piddah with Umama Muhammad Asif Amanullah Avedla	23-12-2020
33	☆.....Muhammad Ali Muhammad Hanif Noor Muhammad Parekh with Tooba Muhammad Owais Muhammad Umer Moosani	23-12-2020

S.NO	NAMES	DATE
34	☆.....Rafee Abdul Rasheed A. Sattar Advani with Zainab Muhammad Yaqoob Abdul Sattar Mahenti	26-12-2020
35	☆.....Bilal Muhammad Naeem Haji Abdullah Moon with Fatima Muhammad Usman Muhammad Haroon Khamisa	26-12-2020
36	☆.....Muhammad Salman Muhammad Amin Abdul Sattar Polani with Marium Muhammad Munir Muhammad Siddiq Kesodia	28-12-2020
37	☆.....Saud Muhammad Anwer Haji Ali Muhammad Khanani with Faiza Muhammad Ashraf Abdul Rehman Rawda	28-12-2020
38	☆.....Muhammad Waqas Peer Muhammad Siddiq Lobhia with Bisma Muhammad Asif Suleman Khamblawala	28-12-2020
39	☆.....Faraz Muhammad Anwer Haji Ali Muhammad Khanani with Shifa Imran Abdul Ghaffar Bidda	28-12-2020
40	☆.....Muzammil Abdul Zahoor Abdul Rehman Vakriwala with Uffaq Muhammad Ibrahim Abdul Aziz Dhuvav	28-12-2020
41	☆.....Usama Altaf Haji Jan Muhammad Bilwani with Laiba Waqas Abdul Ghaffar Polani	29-12-2020
42	☆.....Murtaza M. Ashraf Jan Muhammad Nini with Laiba Muhammad Ashraf Haji Moosa Suriya	29-12-2020
43	☆.....Haseeb Muhammad Hanif Qasim Gandhi with Rabia Bano Nazir Ahmed Jangda	30-12-2020
44	☆.....Saad Muhammad Saleem Haji Jan Muhammad Kapdia with Mehak Muhammad Farooq Abdul Ghaffar Bhoot	30-12-2020
45	☆.....Zubair Muhammad Hanif Haji Aba Hussain Kodvavwala with Anum Muhammad Amin Muhammad Shafi Essani	31-12-2020
46	☆.....Muhammad Talha Tahir A. Sattar Bandokra with Sara Muhammad Nasir H. Suleman Bhangda	31-12-2020
47	☆.....Ahmed M. Iqbal Haji Umer Balagamwala with Hafsa Muhammad Asif Abdul Sattar Jangda	31-12-2020

Wedding

DECEMBER 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Salman Mehmood Ghaznavi Adam Maimini with Mehrunisa Muhammad Ali Abdullah Munara	04-12-2020
2	☆.....Yousuf Muhammad Jawaid Muhammad Yousuf Lodhawala with Hamna Muhammad Naeem AbuBaker Muhammad Bherla	06-12-2020
3	☆.....Hasnain Muhammad Yasin Muhammad Sharif Patel with Hafiza Muhammad Iqbal Haji Moosa Bakali	11-12-2020
4	☆.....Muhammad Akber Muhammad Jawed Abdul Rehman Vakriwala with Tooba Muhammad Yasin Muhammad Umer Galla	11-12-2020
5	☆.....Bilal Ahmed Aftab Ahmed Abdul Sattar Adhi with Aeman Muhammad Raees Abdul Rehman Pothiawala	11-12-2020
6	☆.....Muhammad Bilal Muhammad Irshad Jan Muhammad Rawda with Aisha Muhammad Ashraf Tayyab Moosani	11-12-2020
7	☆.....Muhammad Safwan Altaf Haji Hussain Varind with Mariam Muhammad Amin Essa Lath	13-12-2020
8	☆.....Anas Muhammad Jamil Abdul Karim Tola with Rabbiya Muhammad Imran Muhammad Ilyas Dandia	17-12-2020
9	☆.....Muhammad Mehmood Muhammad Yasin Haji Rehmatullah Bikiya with Nimrah Muhammad Taufiq AbuBaker Ladha	18-12-2020

SNO	NAMES	DATE
10	☆.....Abdul Moiz Muhammad Anis Haji Yousuf Jangda with Mahin Muhammad Amln Abdul Aziz Ladha	18-12-2020
11	☆.....Muhammad Haider Muhammad Hashim Muhammad Siddiq Akhawala with Ayesha Abdul Aziz Muhammad Siddiq Akhawala	18-12-2020
12	☆.....Muhammad Hamza Muhammad Hashim Muhammad Siddiq Akhawala with Warda Muhammad Ayub Muhammad Yaqoob	18-12-2020
13	☆.....Faizan Muhammad Anis AbuBaker Koylanawala with Laiba Muhammad Shoaib Haji Muhammad Bhundi	18-12-2020
14	☆.....Muhammad Fayyaz Muhammad Anis AbuBaker Koylanawala with Rabisha Abid Abdul Aziz Khanani	18-12-2020
15	☆.....Abdul Manan Munaf Abdul Sattar Jangda with Aisha Muhammad Nasir Muhammad Azam	20-12-2020
16	☆.....Abdul Mujeeb Muhammad Ishaq Abdullah Diwan with Hadiqa Haji Muhammad Jawed Habib Adhi	21-12-2020
17	☆.....Muhammad Asif Muhammad Hanif Muhammad Suleman Marsia with Muskan Muhammad Tariq Ghulam Hussain Behra	23-12-2020
18	☆.....Sabih Hussain Muhammad Saleem Rehmatullah Surmawala with Omama Abdul Jabbar Muhammad Ismail Bilwani	25-12-2020
19	☆.....Abdul Qadir Muhammad Arif Muhammad Umer Kothari with Bushra Muhammad Faisal Haji Qasim Akhal	25-12-2020
20	☆.....Hasnain Muhammad Sharif Haji Ahmed Adhi with Yusra Muhammad Junaid A. Razzaq Adhi	25-12-2020
21	☆.....Faizan Abdul Ghaffar Abdul Sattar Popatpotra with Erum Muhammad Yousuf Abdullah Bhukhari	25-12-2020

S.NO	NAMES	DATE
22	☆.....Anique Naveed Abdul Razzaq Thaplawala with Simra Saqib Haroon Kesodia	25-12-2020
23	☆.....Muhammad Adil Naveed Abdul Razzaq Thaplawala with Arisha Faisal Haji Moosa Pankhida	25-12-2020
24	☆.....Mustafa Muhammad Ali AbuBaker Koylanawala with Hadia Abdul Wahab Abdul Sattar Khanani	25-12-2020
25	☆.....Muhammad Bilal Muhammad Younus Muhammad Moosa Adhi with Tayyaba Altaf Abdul Sattar Bhatda	25-12-2020
26	☆.....Hamza Muhammad Ilyas Muhammad Ismail Moon with Javeria Haji Muhammad Arif Haji Tar Muhammad Manjevriwala	25-12-2020
27	☆.....Hasnain Abdul Aziz Ibrahim Navadia with Ghazal Muhammad Saleem Haji Moosa	27-12-2020
28	☆.....Hasham Parvez Abdul Aziz Bilwani with Fatima Younus Muhammad Mirajwala	31-12-2020
29	☆.....Furqan Muhammad Yousuf Muhammad Diwan with Areesha Imran Abdul Karim Bhuri	31-12-2020
30	☆.....Zahid Abdul Rauf Habib Bilwani with Husna Abdul Rauf Muhammad Isamil Shiwani	31-12-2020

درخت کی حفاظت کیجئے

درخت آپ کی صحت اور زندگی کی حفاظت کریں گے۔ درخت اگائیے۔
درختوں کو نقصان نہ پہنچائیے۔ یہ ہوا صاف کرتے ہیں، سایہ دیتے ہیں۔



باشا مین برادری کے بچوں کا رشتہ

دیگر برادری میں طے ہوا

DECEMBER 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Babar Kamal Muhammad Younus Muhammad Siddiq with Aisha Muhammad Hanif Hussain Bilwani	10-12-2020
2	☆.....Muhammad Talha Tahir Abdul Sattar Bandukra with Sara Muhammad Nasir Haji Suleman Bhangda	31-12-2020

شادی مبارک

☆ محمد فیضان عبدالجباری طیب موسانی کی شادی صابرہ بانو ذیشان احمد اقبال کسباتی سے ہوئی 7 فروری 2020ء

☆..... Muhammad Faizan A. Majeed A. Tayyab Moosani 07-02-2020
with Sabira Bano Zeeshan Ahmed Iqbal Kasbati

☆ معاذ منیر عبدالستار جنگڑا کی شادی رحیمہ محمد آصف جان محمد جگڑا سے ہوئی 7 فروری 2020ء

☆..... Maaz Munir Abdul Sattar Jangda 07-02-2020
with Rahima Muhammad Asif Jan Muhammad Jangda

☆ محمد خرم محمد یوسف محمد قاسم ابو بھینا کی شادی منا محمد جاوید حاجی اسحاق راؤ ڈا سے ہوئی 7 فروری 2020ء

☆..... Muhammad Khurram Muhammad Yousuf M. Qasim Lobhia 07-02-2020
with Hina Muhammad Javed Haji Ishaq Rawda

☆ معین آصف حاجی سلیمان بلوانی کی شادی یسری حاجی حفیظہ محمد کھانی سے ہوئی 7 فروری 2020ء

☆..... Moin Asif Haji Suleman Bilwani 07-02-2020
with Yusra Haji Hafeez Muhammad Khanani

☆ محمد انس محمد الیاس عبدالعزیز کوزواوی کی شادی حبیبہ محمد اسحاق جگڑا سے ہوئی 7 فروری 2020ء

☆..... Muhammad Anus M. Ilyas Abdul Aziz Kodwavi 07-02-2020
with Hiba Muhammad Aslam Ishaq Jangda

બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજી.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દુ-ગુજરાતી માસિક

Memon Samaj

Honorary Editor:

Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia

Published by:

Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu

THE SPOKESMAN OF
BANTVA MEMON JAMAT
(REGD.) KARACHI

Graphic Designing

A. K. Nadeem

Hussain Khanani

Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press

Muhmmmed Ali Polani

Ph : 32438437

January 2021 Jamadi-ul-Sani 1442 Hijri - Year 66 - Issue 01 - Price 50 Rupees

હમ્ને બારી તઆલા

'કવસર' જુનાગઢી (મહુમ)

ભાઈ દે આ ઈલાહી ! સરહુલેં મુજ મુશ્કરમાં
ભમલ તુજને કહું કેવાજ, જગતને રાખું ઠોકરમાં
પ્રમા તારી જ બસ દેખાય છે દર એક મંજરમાં
નદીઓ, પર્વતો, ઝરણાંઓ, રણમાં ને સમંદરમાં
સૂપાઓ તારી વેરાયેલી જોઈ છું હું દર દરમાં
તું રોજી જુવડાંઓને ચ પલોચાડે છે પથ્થરમાં
છે વાસે સ્વાસમાં ઊર-દહડકાંમાં મહેક બસ તારી
કશું એવું બન ના, કે ન હો તું એના અંતરમાં
હતો અજાકત હું ! કે સાંધતો રહ્યો તને દર દર
ખબર નો'તી કે ઊભેલો છું મારાજ ઉબરમાં
ન સીમા તારી કુદરતની, ન હર છે તારી લિહમતની
તું ચાહે ફેરવી દે ! એક પળમાં ખુસ્કને તરમાં
ભાઈને શું લખું ? છે અંક કયાં તારી પ્રસરિલો
છે કપરું કામ ! કે એને સમાવું અંદ આસરમાં
શરિફ આ વિશ્વના ચેમખરો અંતે એને શું મજારો
કુબાવી દે ખુદા ! 'કવસર'ને તારા પ્રેમ સાગરમાં

ના'તે રસૂલે મકબૂલ (સ.અ.વ.)

'નાઝ' બાંટવાવી (મહુમ)

બારમીનો ચાંદ જ્યારે આભ પર દેખાય છે
ગુલમને બાતિલમાં ઢક્કની રોશની ફેલાય છે
કોઈ મારી ભાગ્ય રંજાની પરીસીમાં જુએ
બંધ આંખે રોઝએ અકદસના દર્શન થાય છે
પણ મહો એને ઉકેલે છે ગૂલામે મુસ્તુકા
પ્રશ્ન હો ગંભીર કેવો પણ ન તે અટવાય છે
ગર્વ છે મુજને રસૂલે પાકલો આશિક છું હું
અંધકારોમાં મને તો રોશની દેખાય છે
હું નહીના પ્રોકમાં એકાગ્ર જ્યારે ચાઈ છું
મારી કોરેમોરે વાયુ ખુલ્લનો વતાંય છે
ઉમતે એહમદનો દાવો ને હૃદયમાં છળકપટ
આજના દંભી જગતમાં કલમાગો એવાય છે
આ કસમ અલ્લાહનો એના ઉપર કંઈ કમ નથી
'નાઝ' સુલ્તાને મદીનાનો ગદા કહેવાય છે

ફલણાન

નસીમ ઓસાવાલા

જન્મતનો દરવાજો: દોઝખ સામે ઠાલ

નબીએ કરીમ (સ.અ.વ.) છોકરીઓના મામલામાં ઉમ્મતને જે દોરવણી આપી છે તેની સાથે, પરણવા ટાણે છોકરીના માબાપની સમાજમાં જે દુર્ગત કરવામાં આવે છે તેની સરખામણી કરી શકાય એ માટે અહીં કેટલીક લઘીસો રજૂ કરવામાં આવે છે.

જે શખ્સને છોકરીઓના મામલામાં અજમાયશમાં નાખવામાં આવે (એટલે કે બધી અથવા વધુ પડતી છોકરીઓ જે કોઈને ત્યાં જન્મતી હોય) અને તે એની સાથે સારો વર્તણૂક કરે તો તેના માટે આ વાત જલ્દનમની આગ સામે બચાવનું સાધન બની જશે. (બુખારી-મુસ્લિમ)

“જેણે બે છોકરીઓને પુખ્તવયે પહોંચવા સુધી ઉછેરી તો કયામતના દિવસે તે મારી સાથે આ રીતે આવશે” આમ ફરમાવ્યા પછી હુઝૂરે (સ.અ.વ.)એ પોતાની આંગળીઓને ભેગી કરીને દેખાડી. (મુસ્લિમ)

જેને ત્યાં છોકરી જન્મે અને તે એને ગ્રુપતી દાટે નહિ, અપમાનિત ઠાલતમાં તેને રાખે નહિ, છોકરાને તેના ઉપર સરસાઈ ન આપે તો અલ્લાહ તેને જન્મતમાં દાખલ કરશે. (અબૂ દાવિદ)

જે મુસલમાનને ત્યાં બે દીકરીઓ હોય અને તે એમને સારી રીતે રાખે તો તેઓ તેને જન્મતમાં પહોંચાડશે.

(બુખારી-અદબુલ મુહર્રદ)

ઓષધનું કામ આપતો આહાર

* તાવ ચઢ્યો છે ? દહીં ખાવ, બલ્કે ખૂબ દહીં લો. તાવ કાબૂમાં આવી જશે.

* માથું દુઃખે છે ? માછલી ખાવ, ખૂબ ખૂબ માછલી ખાવ. આદુ કે સૂંઠનો જેમ માછલી પણ શરીર પરનો સોજો તથા દર્દ ઘટાડી શકે છે. માછલીનું તેલ દર્દશામક છે. માછલી આર્યરાર્ટસની રોકથામમાં પણ મદદરૂપ થાય છે.

* ખાંસી થઈ છે ? લાલ મરચા ખાવ ! ખાંસીની દવામાં કફ-સીરપમાં જે તત્વો વપરાય છે, એ લાલ મરચામાં પણ મોજુદ છે. પણ જરા સંભાળ લે ખાજો પેટમાં બળતરા પણ થઈ શકે છે.

* દમના હુમલા થાય છે ? ખૂબ પ્યાજ (કુંગળ) ખાવ. લકીકતમાં કુંગળી સ્વાસ-નાલીકામાંની આડખીલી દૂર કરવામાં મદદગાર થાય છે. પ્યાજનો ટુકડો કાપીને છાતી પર રાખવાથી પણ સ્વાસ્થ્યસ્વાસ નિયમિત થાય છે.

* લાડકાં દુઃખે છે ? અનનાસ ખાજ. વૂટેલા લાડકાંને જોડવામાં અને દર્દ ઘટાડવામાં અનનાસની મેગેનીઝ ધાતુ ઉપયોગી થાય છે.

* ચાદદારત નબળી પડી ગઈ છે ? કાળુ માછલી (ઓઈસ્ટર) ખાવ. એ તમારા મગજમાં ઝિન્ક (જસત)ની કમીને પૂરી કરી આપશે.

* શરદી સળોખમની તકલીફ છે ? ખૂબ લસણ ખાવ. લસણ તમારા માથામાં ભરાયેલી શરદીને કાઢી આપશે. ચાદ રાખો ! કાચું લસણ કોલેસ્ટ્રોલ ઘટાડવામાં પણ મદદ કરે છે.

* પેટ બગડી ગયું છે ? કેળા ખાવ, સૂંઠ લો, કેળા તમારા પેટને વ્યવસ્થિત કરશે જ્યારે સૂંઠ લેવાથી ઉબકાં અટકી જશે.

* હૃદયરોગના હુમલાને રોકવો છે ? નિયમિત ચા પીવાનો નિયમ રાખો. રક્તવાહિનીઓમાં જામી જતી ચરબીને ચા ઓગાળી નાખે છે જેનાથી લોહીભ્રમણ નિયમિત રહે છે.

ઈસ્લામી ઇતિહાસના અમર પ્રસંગો

ઈમાનનાં મોતી

હું કાઠરપુર પ્લાન્ટ ઘોટલીમાં નોકરી કરું છું. થોડા દિવસ પહેલાં મારી મુલાકાત મારા એક જુના મિત્ર ઝકર સાથે થઈ. વીજળીના વિભાગમાં તેમની નવી નવી નિમણૂક થઈ હતી. મને પણ અહીં આવ્યે થોડાક જ દિવસો થયા હતા. એક બીજા સાથે ઓળખાણ કાઢી વાતો વાતોમાં ઝકરે બતાવ્યું કે તેઓ થોડે સમય સહી અરબમાં પણ રહી આવ્યા છે.

ખાસ વાત એ હતી કે મસ્જિદે નબવી (સ.અ.વ.)માં વીજળીનું બધું કામ તેમણે પોતાના સારીઓ સાથે મળી અંતમ આપવાની સંમતિ પણ હાંસિલ કરી હતી. હું એ બંદા તરફ ઈર્ષાભરી દ્રષ્ટિએ જોઈ રહ્યો હતો કે કેવો ખુશનસીબ માણસ છે જેણે મસ્જિદે નબવી (સ.અ.વ.)ને સંવાસ્વામાં ભાગ લીધો હતો.

વાતો વાતોમાં ઝકરે બતાવ્યું કે મસ્જિદે નબવી (સ.અ.વ.)માં વીડીયો કેમેરા સેકવવામાં આવ્યા તો એ સઘળા ક્રમનો ઈન્ચાર્જ એક પાકિસ્તાની ઈજનેર હતો જેને એક અમેરિકન ઈસાઈ ઈજનેર 'મિસ્ટર ટીમ' ટપાલ મારફત વીડીયો ટેનોલોજી સ્વિ સુચનો આપતો હતો. કારણ કે મસ્જિદે નબવી (સ.અ.વ.)માં કોઈ પણ રેસ્પુસ્લિમના પ્રવેશ પર પ્રતિબંધ છે. એ કારણે અમેરિકન ઈજનેરે ત્યાંથી બધી ટેનોલોજી પાકિસ્તાની મુસલમાન ઈજનેરને બતાવી. આપણા ઈજનેરે તેની ઉપર સંપૂર્ણ કાબુ મેળવી લીધો.

અચાહતી કુદરત જુઓ કે જ્યારે એ વીડીયો કેમેરાઓને ચાલુ કરી ઉપયોગમાં લેવાનો સમય આવ્યો તો અચાનક આપણા ઈજનેર ઉપર મસ્જિદે નબવી (સ.અ.વ.)માં જ હૃદયરોગનો હુમલો થયો અને અચાહત એ મહાન ઘરમાં જ તેની વફાત થઈ ગઈ.

હવે એક વિકટ પ્રશ્ન સામે આવ્યો. કારણ કે નિષ્ણાત ઈજનેરે 'મિસ્ટર ટીમ'ને બોલાવવા ઉપર વિચારણા થવા લાગી. પરંતુ મૂળ પ્રશ્ન એ હતો કે ટીમ ઈસાઈ હતો અને એક રેસ્પુસ્લિમ મસ્જિદે નબવી (સ.અ.વ.)માં કેમ કરી દાખલ થાય ? એ કારણે ઝવેરે પોતાના ખાસ અધિકારો વાપરી અનાયાસે મિસ્ટર ટીમને મસ્જિદે નબવી (સ.અ.વ.)માં દાખલ થવાની છૂટ આપી દીધી.

દોષ માણસને આ વાત બૂરી લાગી પરંતુ કદીયે શું શકતા હતા. અમારે મુસ્લિમ ઈજનેર તો ખુદાની રહેમને પહોંચી ગયો હતો. લોકો ત્યાં ક્રોધા હતા કે આ પહેલો ખુશકિસ્મત માણસ છે જેનો ઈતેકાલ મસ્જિદે નબવી (સ.અ.વ.)માં થયો છે. આપણા ઈજનેરના મૃત્યુનું અમને દુઃખ તો જરૂર હતું પરંતુ એ વાત ઉપર સંતોષ અને રૂવ પણ હતો કે તેનું મોત અચાહત મહાન ઘર મસ્જિદે નબવીમાં થયું હતું.

પરવાનગી મળતાં ઈસાઈ ઈજનેર આવી ગયો. સાચું પુછે તો અમે બધા એને સારું નહોતા સમજી શકા કે એક રેસ્પુસ્લિમ મસ્જિદે નબવી (સ.અ.વ.)માં દાખલ થાય. અમેરિકન ઈજનેરને પણ આ સઘળી પરિસ્થિતિની જાણ હતી. જ્યારે તે મસ્જિદે નબવી (સ.અ.વ.)માં દાખલ થવા માટે આવ્યો તો તેની સાથે સહી સહસ્તા ઉચ્ચ અધિકારીઓ પણ હતા. જેવા જ એ બધા મસ્જિદે નબવી (સ.અ.વ.)ના પ્રવેશદ્વાર ઉપર પહોંચ્યા તો મિસ્ટર ટીમના ઈલની પરિસ્થિતિ એકએક બદલાવા લાગી. તે ઈજનેર દરવાજા બહાર જ સેક્રઈ ગયો અને સહી સહસ્તા ઉચ્ચ અધિકારીઓને કહેવા લાગ્યો કે, "હું મુસલમાન થવા ચાહું છું મને ક્લેમો પઢાવો."

બધા લોકો આશ્ચર્યચકિત થઈ તેને જોઈ શકા.

“સુબ્જાનલાહ સુબ્જાનલાહ”નો નાદ સર્વત્ર ઝુંજવા લાગ્યો. મિસ્ટર ટીમને ક્લેમો પટ્ટવવામાં આવ્યો અને તે મુસલમાન બની મસ્જિદે નબવી (સ.અ.વ.)માં દાખલ થયો.

અમે બધા કિચારી રહ્યા હતા કે અહાહની હસ્તી કેટલી મહાન છે કે સફી સરકારે મજબૂરીની હાલતમાં ગેરમુસ્લિમ ઈજનેસને મસ્જિદે નબવી (સ.અ.વ.)માં દાખલ થવાની પરવાનગી આપી હતી પરંતુ અહાહને તેને ગેરમુસ્લિમની હેસિયતથી દાખલ થતા શેરી દીધો અને તે મુસલમાન થઈ મુહમ્મદે અરબી (સ.અ.વ.)ની પ્રિય મસ્જિદમાં આપ (સ.અ.વ.)નો તુલામ બનીને દાખલ થયો. આ સ્ત્રય પ્રસંગ અંતિમ નબી (સ.અ.વ.)ની પવિત્ર હસ્તી ઉપર અહાહને સેંકડો વર્ષ વીતી ગયા પછી પણ એક વધુ મોહજો ઉનારી મુસલમાનોને ગિતનનું આમંત્રણ આપ્યું હોય એમ સૂચવે છે.

(મુહમ્મદે અરબી બાજવા પસંદગી, ઘોટ્ટી)

‘ગ્રેન મુજરાતી’માંથી

અજોડ કુરબાની

કાદિયાની લડાઈમાં મરાઠુર સહાબિય્યાહ હઝરત ખુનસા (સી.) પોતાના ચારે દીકરાઓ સહિત શરીફ થયા. પોતાના દીકરાઓને છઠાહ માટે પોને પ્રોત્સાહન આપ્યું અને તેમને શહાદતનો શોખ અપાવ્યો. આપ ચારે દીકરાએ મુબ્જાં ભાત્ર લીધો અને ચારેય શહીદ થઈ ગયા.

જ્યારે માને તેના દીકરાઓની શહાદતના સમાચાર આપવામાં આવ્યા તો માર્ગે દીકરાઓની શહાદત ઉપર ક્રું “અહાહનો શુક છે, જેણે તેમની શહાદતનો મોજે મને અતા કર્યો. મને અહાહ તઆલાની જતથી આશા છે કે સુમનની છાયામાં એ ચારેય સાથે હું પણ હોઈશ.”

હદય પલ્ટો

હઝરત હસન બસરી (રહ.) એક દિવસે ક્યાંક જઈ રહ્યા હતા. માર્ગમાં તેમને એક અમીર માર્ગસ મળ્યો. તે અત્તરથી ધમધમતા કિમ્બી વસ્ત્રો પહેરીને પોતાના સેવકોની સાથે જઈ રહ્યો હતો.

હ. હસન બસરી (રહ.)એ પૂછ્યું “હે અમીર! તુ ક્યાં જઈ રહ્યો છે?”

જવાબ મળ્યો: હું “બાદશાહના દરબારમાં જઈ રહ્યો છું.”

હ. હસન બસરી (રહ.)એ ક્રું, “ને આ ખુસ્બુદાર અને યમજના વસ્ત્રો એટલા માટે પહેર્યા છે કે બાદશાહની હુજુરમાં તારે શરમાવું નહીં પડે. જો કે તે પણ તારા જેવો એક ઈન્સાન જ છે પણ જરા વિચાર તો કર તારા અહમ્માને તે ગુનાહો અને નાફરમાનીઓની ગંદકીથી સાવ બદબુદાર બનાવી મૂક્યો છે. ક્યામતના દિવસે આવી હાલતમાં અહાહના દરબારમાં હાજર થતાં હું તને શરમ નહીં આવે?”

એ વાતની તે અમીરના હદય ઉપર બહુ ઘેરી અસર થઈ તેણે તરત હ. હસન બસરી (રહ.)ના હાથ ઉપર બચાવત કરી લીધી અને અહાહની ઈબાદતમાં પરોવાઈ ગયો.

રહેમદિલી

હઝરત સલમાન શરસ્તી સીધલાહુનઆલા અન્હો બહુ જ મજબુત બાંધાના દેખાવડા અને જ્વાબદાર માણસ હતા. બૈનુલ માલથી તેમને દર મહિને ચાર હજાર દિનાર મળતા જે તે તરીબોમાં વહેંચી દેતા અને પોને પોતાના હાથે મહેનત-મજૂરી કરી ગુજરાન ચલાવતા હતા. તેઓ મદદનના હકિમ હતા એ જમાનામાં પણ, ખજૂરની ચટકરઓ વગેરે બનાવી ક્રમ ચલાવતા, પાસે કેવળ એક પાખડો હતો જેને અડધો બિદખવતા અને અડધો ઓઠી લેતા.

આખી છંદરી મકાન બનાવ્યું નહીં. જ્યાં મળી જતી ત્યાં પડી રહેતા. એક દિવસ પોતાના ખાદિમને કોઈ કામસર મોકલાવ્યો અને લોટ ગૂંવા બેસી ગયા. મુલાકાતીએ આવીને પૂછ્યું “હું આપની પાસે ખાદિમ નથી?” જવાબ દીધો, “તેને કામ માટે મોકલાવ્યો છે. મને એ વાત પસંદ નથી કે એક માણસ ઉપર બે કામ લાદી દઈ એ કારણે હું પોને જ લોટ ગૂંદી રહ્યો છું અને એમાં વાંધો પણ હું છે?”





ચાહ



Late Younus Memon

યુનુસ મેમન (મદૂમ)

“એક ચાઈ, લંબા પાની” જેવા ઓર્ડર આપણે હોટલમાં સાંભળીએ છીએ. હોટલમાં ચાહ તૈયાર હોય તેની પણ કેટલી જાતો સા નામ છે જેમકે ચેનેક, સાદા, દુધપત્તી, વગેરે ચાહ પીવામાં ડાહિયાવાડના લોકો વધારે શોખીન ગણાય. ભૂકી, અમીરી, એ-વન વગેરે નામથી રહા વેચાય. કયા સ્ટેશને સારી ચાહ

મળશે તેની માહિતી પણ ડાહિયાવાડી પાસે હોય. અંગ્રેજો ચાહ પીવાના શોખીન ખરા અને સાથોસાથ ચાહની એટીકેટનો પણ આગ્રહ રાખે. અરબ લોકોનો ચાહનો સ્વાદ વળી જુદો હોય અને નાનામાં નાની ધ્યાલીમાં અરબી ચાહ પીરસાય. બરમામાં ચાહને લેફ કહેવાય પણ ચાહ પીધા પછી એક કીતલી અને બે-ચાર નાની ધ્યાલીઓ આવે તેમાં ગરમ પાણીમાં ચાહ પત્તી થોડીક નાખેલી હોય તે મફત મલે. ચીનાઓને મેં જ્યેયું કે ટેબલ પર પાણીના ગ્લાસમાં પીળા રંગનો પીણો હોય. પૂછતા ખબર પડી કે ગરમ પાણી ઉકાળેલું છે તેની ખાત્રી કરવા તેમાં થોડીક ચાહ નાખી દેવાથી પાણીનો રંગ પીળો થાય તો પાણી ઉકાળેલો હોવાની ખાત્રી થઈ જાય.

દુનિયામાં ગરમ પીણામાં સૌથી વધુ ચાહ પીવાય છે. (જો કે અમુક જણ કોફીને એક નંબર કહે છે) ચાહનો ઇતિહાસ પાંચેક લખર વરસ જુનો ગણાય છે અને ચીનથી ચાહની શરૂઆત થઈ અને કહેવાય છે કે ચાહને દવા તરીકે વાપરવાનો રીવાજ હતો. આજે પણ ઘણાં માણસો સુસ્તી કે માથાના દુઃખાળ માટે ચાહ પીએ છે. ડોઈ પણ માણસ ભેળસેળને પસંદ ના કરે પણ ચાહમાં (અતર અને કેમીકલમાં પણ) ભેળસેળ થાય તો વધારે સ્વાદીષ્ટ થાય. દાખલા તરીકે સીલોન અને કેન્થાની ચાહમાં રંગ અને સુગંધ છે. બેઉને મોલાવીએ તો કડક સુગંધી ચાહ તૈયાર થાય. એવીજ રીતે ચાહની પેર્ડોંગમાં ખાસ ધ્યાન રાખવું પડે જેથી તેની તાજગી અને ખુશ્બુ જળવર્ધ રહે. આસામમાં ચાહના બગીચામાં હું ફર્યો છું ત્યાં ઠાળવાળી જમીન પર ચાહના ગાડ ઉગાડાય. અમુક જાતના પાંદડા જ તોડવામાં આવે. પછી સુકાવવું અને મશીનથી પ્રોસેસ થાય અને પછી તેમાં અલગ અલગ ક્વોલીટીઓની ગ્રેડોંગ થાય. મને ચાહ છે ત્યાં સુધી ઓરેન્જ પેડો સૌથી ઊંચી ક્વોલીટી ગણાય.

દુનિયામાં સૌથી મોઢી ચાહ અસલ દારુજીંગ છે. વેપાર ખાતર ઘણી ચાહ ઉપર દારુજીંગનો લેબલ લગાડી દેવામાં આવે પણ 'અસલ' દારુજીંગ બહુ જ થોડી પેદા થાય છે તેનું પ્રોડક્શન કલકત્તામાં થાય ત્યારે અંગ્રેજો કે ચીનાઓ નહીં પણ લગભગ જાપાન ખરીદી જાય છે. ચાલુ ચાહના ભાવથી લગભગ દસ ગણા ભાવે ચાહ વેચાય તે અસલી દારુજીંગ છે અને તે પણ જે લોકોને ટેસ્ટની ખબર હોય તેજ તેની કદર કરે.

દુનિયામાં સૌથી મોઢી ચાહ અસલ દારુજીંગ છે. વેપાર ખાતર ઘણી ચાહ ઉપર દારુજીંગનો લેબલ લગાડી દેવામાં આવે પણ 'અસલ' દારુજીંગ બહુ જ થોડી પેદા થાય છે તેનું પ્રોડક્શન કલકત્તામાં થાય ત્યારે અંગ્રેજો કે ચીનાઓ નહીં પણ લગભગ જાપાન ખરીદી જાય છે. ચાલુ ચાહના ભાવથી લગભગ દસ ગણા ભાવે ચાહ વેચાય તે અસલી દારુજીંગ છે અને તે પણ જે લોકોને ટેસ્ટની ખબર હોય તેજ તેની કદર કરે.

ઈન્ટરકોન્ટીનેન્ટલ હોટલ (લાલ પર્લ કોન્ટીનેન્ટલ) કરારીમાં રાજ થઈ ત્યારે એક દિવસ અમો દોસ્તોએ પૂછી લીધેલ કે બહારથી પાંચ-છ ગણા વધારે ભાવ ચાહના રા માટે છે ? તો જવાબમાં જાણવા મળ્યું કે બહાર ચોક્કીદારના ડ્રેસથી લઈને બેરા સુધીના ડ્રેસનો ખર્ચ પછી બત્તી પંખા, એરકન્ડીશનનો ખર્ચ ઊંચી જાતની કોફરીનો ખર્ચ અને ઊંચી ક્વોલિટીની ચાહ, ખાંડ, દૂધ વગેરેનો ખર્ચ બધું મળી જાય એટલે બહાર ચાહ સસ્તી મળે.

અને છેલ્લે ચીન ચાહ એટલે સઠ્ઠ ચાહ. તેમાં એક પ્યાલીમાં ચાહ માટે એક એલાયચી અને ચોડાક ટીપા લીંબુના નાખીને પીવાની જે મજા છે તે અલગ સ્વાદ છે અને તેના ફાયદા પણ માલસો ગણાવે છે.

તો હવે ચાહની ચાહત માણવાનો વખત થઈ ગયો છે ચાલો એક એક પ્યાલી ચા પી આવીએ.

કિડા-કિડા

ડો. આદમ મેમણ (મહુમ)

મેમણ મીલીને લાણે વિનન્ટા કિડા-કિડા
ભા-ભેણ લાણે અગિયા વધન્ટા કિડા-કિડા
પેલા તાં દાયરો હો તરકડી જે મુખ્તસા
લાણે વધીને પગલા ભરન્ટા કિડા-કિડા
ભારત કુરો કે યુ.કે. કુરો કે કુરો અમેરિક
ડંકા હી એકતા જ વગાન્ટા કિડા-કિડા
એસોસીયેશનું સજી દુનિયામેં થી વિસુ
મોડો ભલાઈ જે કિસન્ટા કિડા-કિડા
ઉદોગ કે તરાય ને વેપાર પણ કિસે
દુનિયામેં મેમણેજ હલન્ટા કિડા-કિડા
કેળી સફ થી કોમ વસાહતજી ચોજન
અલ્લાહ જે કરમસે વસન્ટા કિડા-કિડા
મેરેજ બ્યુરો પણ કરે મુશ્કિલ કમજે હલ
આપસમેં લાણે શિરતા જમન્ટા કિડા-કિડા
દિલમેં રખીને દીન ને દુનિયા ને આખેર
'આદમ' વધીને સોદા કરન્ટા કિડા-કિડા

મેમણી કહેવતો

- લખમેં લુલો, ને કરોળેમેં કાણું
- ખારે કુચાપ ને કમાડ ઉઘાળા
- ઢાંગલી કોસી, ને ટકો મુંડાણો
- જોગીચેકે જુમા કેરા ?
- મઠી નવ્દી, ને બાવા ઝીજજા
- ચોખે કરનાર, કણકી હુશિયાર
- ઘો કે પેટમેં બટે, ગુંદ કે ના બરે
- કુલ્લે જેરા ફક્કડ, ને બાડે કે બો

હમ્દે બારી તઆલા

અલ્લાહો અલ્લાહ

અહમદ બતાસી (મહુમ)

અલ્લાહો અલ્લાહ, અલ્લાહ અલ્લાહ
નામ મોહમ્દ સલ્લલ્લાહ
સંદેશ છે લા શરીફલ્લાહ
લા ઈલાહા ઈલ્લલ્લાહ
અલ્લાહો અલ્લાહ....

અલ્લાહના સાથે છે જેનું નામ
અલ્લાહનું ડામ છે જેનું ડામ
અલ્લાહે ડયો જેને સલામ
એ જ તો છે રસુલુલ્લાહ
અલ્લાહો અલ્લાહ....

અલ્લાહે કહ્યા જેને હબીબ
અલ્લાહે રાખ્યા જેને કરીમ
અલ્લાહો અલ્લાહ એના નસીબ
એ જ તો છે હબીબલ્લાહ
અલ્લાહો અલ્લાહ....

અલ્લાહના બંદા એના રસૂલ (સ.અ.વ.)
રહમત જ રહમત જેનો ઉસુલ
જેના સદકે દુઆ કબુલ
એ જ તો છે રહેમતુલ્લાહ
અલ્લાહો અલ્લાહ....

નામ મોહમ્દ સલ્લલ્લાહ
સંદેશ છે લા શરીફલ્લાહ
લા ઈલાહા ઈલ્લલ્લાહ
અલ્લાહો અલ્લાહ....

દેશ પાકિસ્તાન ખપે

જનાબ અબ્દુલ રઝઝાક રૂબી

પંજ દરિયા જો ખુશખુશાલ દેશ પાકિસ્તાન ખપે
ઢોંગલે-મોઈ અનાજ ઉતારેવાળો દેશ પાકિસ્તાન ખપે

અલ્લાહમીયા જી રહેમત વરસે બારે મહિને દેશમે
લીલો-છમ ઘટાદાર ધરતીવાળો દેશ પાકિસ્તાન ખપે

ઊંચી ઊંચી પહાડી જી સાંકડી વાંડી-ચૂંડી સડક મેં
દેખાય ચારે બાજુ કુદરતજો કમાલ દેશ પાકિસ્તાન ખપે

ચારે-કોર નગર રખનતા પષ્ટુન જવાન ખયબરમેં
જીવે લયેલીમેં હંમેશા રખનવાળો દેશ પાકિસ્તાન ખપે

સિંધજી પાક-જમીન મથ્થે વેઠા અઈન હુર બલાદુરો
પીરો-મુરસદજી પુફાર સદા સુલાય દેશ પાકિસ્તાન ખપે

સોના-ચાંદી ઠીરા મોતીજા ભંડાર છુપેલા બલુચિસ્તાનમેં
ધંગી ધરતી જા બલુચી જવાનેજો દેશ પાકિસ્તાન ખપે

ચાદ કર, ભાગ જે મીનારે વેઠેલ ભા-રઝઝાક
ભુલો જ મા ! બધે કે સંઘરવાળો દેશ પાકિસ્તાન ખપે

મેમણી મુક્તક

મેમણ કે સામે મિયો મેમણ ભા
કેમ છો ? ગુજરાતીમેં બોલ્યો મેમણ ભા
કેસે હો ? ઉદુમે બોલ્યો મેમણ ભા
હાઉ આર યુ ? અંગ્રેજીમેં બોલ્યો મેમણ ભા
ભા, કી અયો ? મેમણીમેં પુછયાસી તો,
શરમાય વ્યો મેમણ ભા.....

સારી અને સાચી વાતો

- ★ જ્યારે કશો વિકલ્પ નથી હોતો ત્યારે દિમાગ અદભૂત રીતે સાફ થઈ જાય છે
- ★ બાબક પુખ્ત વયનું ત્યારે બને છે જ્યારે તેને લાગે છે કે જેટલો સાચા હોવાનો તેને હક્ક છે એટલો જ ખોટા હોવાનો પણ છે.
- ★ તમારા વિચારો બદલાવો, તમારી દુનિયા બદલી જશો.
- ★ આપણે જે કંઈ છીએ તે આપણને અલ્લાહની ભેટ છે. આપણે જે કંઈ હોઈશું તે આપણી અલ્લાહને ભેટ હશે.
- ★ સુખ એકમાત્ર એવી વસ્તુ છે જે આપણી પાસે ન હોય તો પણ બીજાને આપી શકીએ છીએ.
- ★ તમે સૌથી વધારે મૂર્ખ એ સમયે હોવ છો કે જ્યારે તમે બીજાને બેવકૂફ બનાવી રહ્યા છો.
- ★ જે આપણા જીવનમાં સચ્ચાઈ હશે તો એની અસર આપોઆપ લોકો પર પડશે.

મારી વહાલી ઈકરી ! આટલું જરૂર ધ્યાન રાખજે !

૧. આજે લગ્ન પછી તું મારી પુત્રી નહિ રહે. આજ તું જે પ્રકારે મારી અને તારા પિતાની આજ્ઞા પાળતી રહી છે તે જ પ્રમાણે હવે તું તારા સાસુ સસરાની આજ્ઞાનું પાલન કરજે.
૨. લગ્ન પછી માત્ર એક પતિ જ તારો સ્વામી થશે તેની સાથે હંમેશા નમ્રતા અને મોટું મન રાખજે. પોતાના પતિની આજ્ઞાનું અદારસ પાલન કરવું એ સર્વશ્રેષ્ઠ સ્ત્રીધર્મ છે.
૩. તારા સાસરીયામાં હંમેશા વિનય અને સહનશીલતા રાખજે અને કાર્યકુશળ બનજે.
૪. સાસરીયા સાથે અણબનાવ ન કરીશ નહિતર પતિનો પ્રેમ ખોઈ બેસીશ.
૫. ક્રોધ કે ગુસ્સાનો આશરો કદી પણ ન લેતી, પતિ કંઈ અયોગ્ય કહે તો મૌન રાખજે અને પતિ શાંત થાય ત્યારે નમ્રતાથી તેમને ખરી હકીકત સમજાવજે.